Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لائبریری

اُردو ادب کی گراں مایہ قدرتی نظموں کا علمی انتخاب

تصویرِ مناظر

G.M. College of Education
Raipur, Bantalab
Jammu
Acc. No. 1591 (D)
Dated 5-4-2013

جلد اوّل

مرتبہ

مولینا تاجور نجیب آبادی پروفیسر ڈی ایس کالج ایڈیٹر اتحاد

بہ اعانت

حضرات اراکین اردو مرکز لاہور

میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز پبلشرز لاہور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لاہور

ملک کی واحد اکیڈمی (اُردو مرکز لاہور) انتخاب ہفت کشور پنجاب کے دار السلطنت لاہور میں ذیل کے اہم مقاصد کی تکمیل کے لیئے ایک بڑے سرمایہ سے قائم کی گئی ہے۔

(۱) اُردو لٹریچر کے ذخیرہ بیکراں میں سے اُس جاندار اور مفید حصے کو جو محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ حتی الامکان تاریخی ترتیب کے ساتھ مجلدات میں شائع کرنا۔

(۲) اُردو زبان کی مکمل انسائیکلوپیڈیا کی تالیف۔

(۳) ایک جامع اُردو لُغات کی ترتیب۔

(۴) اُردو مرکز کی مجلس ادبا (جو درحقیقت اردو زبان کے لئے ایک ادبی دار الافتاء ہے) کے ذریعہ علمی ضروریات کے مناسب جدید الفاظ کی اختراع و متنازع فیہ امور کے متعلق ناطق فیصلہ کرنا۔

ایک باوقار علمی جماعت جسمیں ملک کے سربرآوردہ اہلِ قلم اور منتخب انشاپرداز شریک ہیں اُردو مرکز مذکورہ بالا اہم مقاصد میں سے پہلے مقصد کی تکمیل پر اپنی تمام تر توجہ مبذول کئے ہوئے ہے اسکی پہلی زرین کوشش تیس گرانقدر مجلدات کی صورت میں قدرشناس نگاہوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ آنریبل سر شیخ عبد القادر بالقابہ۔ خان بہادر شیخ نور الٰہی آئی۔ ای۔ ایس۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی جیسے نقادانِ ادب کے مشوروں کے ماتحت یہ مجلدات جماعت اُردو مرکز نے ترتیب دئے ہیں۔ قدرشناس اہلِ نظر نے حوصلہ افزائی فرمائی۔ تو ہم کم و بیش ڈیڑھ سو مجلدات شائع کرکے اردو مصنّفین کو بڑی بڑی لائبریریوں سے بے نیاز کر دینگے۔

تاجور نجیب آبادی۔ پروفیسر دیال سنگھ کالج۔ ایڈیٹر اتحاد و چیف ایڈیٹر اردو مرکز لاہور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

نیور آرٹ پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام بابو کور انند لال صاحب مینجر چھپا۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز

اُردو کی کم مائگی اور اُس کی بے بضاعتی کی داستان اگرچہ اب ایک افسانۂ کہن ہوگئی ہے تاہم بعض ارباب علم و فن کے حلقوں میں اس کا اعادہ اب بھی اُسی سنجیدگی و بلند آہنگی سے کیا جاتا ہے جس طرح اب سے پچیس تیس برس قبل کیا جاتا تھا۔ اسکی وجہ صرف یہی نہیں کہ ممالک غیر کے انشا و ادب کی تابانیوں نے اُن کی نگاہیں خیرہ کر دی ہیں اور اُن کے نزدیک اُردو ادب و شاعری عبارت ہے چند سطحی پُر مبالغہ و بے کیف مجموعۂ نظم و نثر سے بلکہ اس کے علاوہ وہ بداہتہً یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اردو ادب و شاعری کا سب سے بڑا علمبردار بھی جب اُردو لٹریچر کی حمایت میں زبان و قلم کو جنبش دیتا ہے تو اسی سطحی نمونۂ نثر ادب پست و پامال شعریت پر گرم تولید نظر آتا ہے جسے مذاق عالیہ کی بارگاہ صرف بے توجہی و بے اعتنائی کا مستحق سمجھتی ہے ؎

واقعہ یہ ہے کہ اُردو نظم و نثر کے بیشتر نمونے ہندوستانیوں کے زمانۂ انحطاط و تنزل کی پیداوار اور ہماری پستی و نکبت کے پس ماندہ آثار و یادگار ہیں اور اس طرح اُردو ادبیات کا تمام صالح و غیر صالح سرمایہ باہم خلط ملط ہو کر رطب و یابس کا ایک انبار ضخیم بن گیا ہے۔ ان حالات میں ایک طرف تو وہ بلند علمی طبقہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس سے بد دل ہو کر اُسے قطعاً ناقابل توجہ سمجھنے لگا دوسری طرف ایک جماعت ایسی ہے جو اپنی ملکی زبان اور وطنی انشا و ادب سے والہا نہ جوش میں اس کی انتہائی حمایت پر آمادہ ہے لیکن زندگی کے دیگر مشاغل اور اُس کی شدید مصروفیتوں کے باعث اُسے اتنی فرصت نہیں کہ اس تمام ذخیرہ خس و خاشاک سے کارآمد و جاندار حصے کو الگ کر کے اردو ادب کی حقیقی قدر آشنا ہو سکے نتیجہ یہ ہے کہ آج موافق و مخالف دونوں اُس کی قدر و قیمت کے اصلی انداز سے محروم ہیں۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ اُردو کو تہی مایہ اور بے بضاعت کہنا ایک طرح پر فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ یونیورسٹیوں ٹیکسٹ بک کمیٹیوں اور کونسلوں وغیرہ میں بھی وقتاً فوقتاً اور موقع بے موقع اُس کی تہی مائیگی اور بے بضاعتی کا غلغلہ بلند کیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت آشنا اصحاب اس خیال سے کبھی متفق نہیں ہوتے۔ جن لوگوں نے اُردو کی فہرستہائے کتب پر کبھی نظر ڈالی ہے اور لائبریریوں میں جا کر نادر الوجود قلمی و مطبوعہ نسخوں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اُردو زبان ایک بحر بیکران ہے جس کا دامن نادر موتیوں کا ایک سیر حاصل جلوہ زار ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اُردو ادبیات کا دامن رطب و یابس کے بدنما داغوں سے کلیتہً پاک نہیں لیکن یہ عیب دُنیا کی اُن ترقی یافتہ زبانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ جو فی زمانہ علمی زبانیں کہلاتی ہیں۔ اگر اُردو میں پست و پامال لٹریچر کی اشاعت بڑی کثرت و سرعت سے ہو رہی ہے۔ تو انگریزی میں بھی چار آنے کے لکھنے والے مصنفین کی تعداد کسی طرح کم نہیں۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ اُن کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تصانیف بلا استثنا بتذل اور سوقیانہ انداز کی ہوتی ہیں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جہاں انگریزی لٹریچر کی فضیلت کے ثبوت میں ملٹن شیکسپیئر۔ شیلے۔ ورڈسورتھ۔ جانسن میکالے اور رانڈر ہیگرڈ وغیرہ کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ وہاں اردو ادبیات کی محفل بھی میر درد غالب۔ انیس اور دبیر۔ حسن اور نسیم۔ داغ اور حالی۔ آزاد اور نذیر احمد۔ سرشار اور شرر۔ سرسید اور شبلی۔ اکبر اور اقبال جیسی بلند پایہ شخصیتوں سے خالی نہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ اردو حکمران قوم کی زبان نہ ہونے کے باعث اس قدردانی سے محروم ہے جو ہندوستان کے بیس کروڑ باشندوں میں تبادلۂ خیالات کے آسان ترین وسیلہ کی حیثیت سے اُس کا جائز حق ہونا چاہئے مگر اُس کی بے بضاعتی کا رونا اس کی اور اُس کے اہل قلم کی ناقدری سے زیادہ ان مفروضہ اثرات پر مبنی ہے۔ جو کسی چیز کی ناقدری اور کس مپرسی کے قدرتی عواقب سمجھے جاتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ اس کا محرک یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر اردو کو بے مایہ اور تہی دامن نہ کہا جائیگا۔ تو کہنے والے کی ہمہ دانی۔ وسعت مطالعہ بلکہ خوش مذاقی پر بھی حرف آئیگا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اردو نے اس کس مپرسی کی حالت میں بھی جملہ مراحل ارتقا کو حیرت آفرین سرعت سے طے کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ خداداد اہلیت اپنے اظہار کے اسباب خود مہیا کر لیتی ہے۔ یہ ناقابل انکار صداقت ہمیشہ کے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لئے مستور نہیں رہ سکتی کہ رطب و یابس کے اِس انبار اور خس و خاشاک کے اس ذخیرہ میں جو آجکل اصطلاح عامہ میں اُردو لٹریچر کا دوسرا نام ہے۔ اس قدر مسالہ موجود ہے کہ اگر اس کی طباعت کا انتظام مناسب اہتمام کے ساتھ کیا جائے تو ممتاز سے ممتاز لائبریریوں کی زینت میں گرانبہا اضافہ ہو سکتا ہے۔

اُردو مرکز کے سلسلے میں ہمیں اُردو لٹریچر کے وسیع مطالعہ سے جو تجربہ ہوا اُس کی بنا پر علیٰ رؤس الاشہاد ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُردو لٹریچر کے منتخبات سے یونیورسٹی کے تمام اعلیٰ مدارج کے لئے کورس تیار ہو سکتے ہیں ؎

"خدمت زبان" اور "خدمت ادب" کی جو صدا تمام طول و عرض ہند میں گونجی ہوئی ہے اور ملک کے بہتر سے بہتر دل و دماغ اِس کے لئے جس طرح وقف کار و جد و جہد ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ بہت اُمید افزا ہے مگر اُسی کے ساتھ ہم اِس اظہار خیال سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ تعلیم و تربیت کے ابتدائی منازل سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ طبقات علمی کے لئے جب تک اُردو ادب کے ایسے منتخب نمونے (جو ہمارے پست دور زندگی کے زہر آگین عناصر سے بالکلیہ پاک ہوں) کی ترویج و اشاعت کا انتظام نہ کیا جائیگا اور اس طرح ملک میں جب تک ایک اعلیٰ اور صالح ذہنیت و صلاحیت نہ پیدا کیجائیگی اُسوقت تک "خدمت اُردو" کے سلسلے میں ہماری بڑی سے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بڑی سعی بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ بار آور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم کامل یقین و وثوق کیساتھ یہ خیال رکھتے ہیں کہ اردو اور اس کی ادبی خدمات کے ضمن میں سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہے کہ ایک ایسا سلسلۂ مجلدات تیار کیا جائے جسے حقیقی معنوں میں اپنا لٹریچر کہتے ہوئے ہم کوئی ندامت نہ محسوس کر سکیں۔ اس قسم کے منتخب لٹریچر کی اشاعت سے نہ صرف یہ کہ اردو میں ایک مخصوص تابناک دورِ حیات کا آغاز ہوگا بلکہ اس سے ہماری آیندہ نسلیں ادبی گمراہیوں سے محفوظ رہ کر ایک اعلیٰ ذہنیت اور معقول صلاحیّت علمی کی بھی حامل ہو سکیں گی +

"ایک اچھی لائبریری ایک ارزاں یونیورسٹی ہے"

یہ کسی یوروپین مصنف کا قول ہے جس کی بلیغ معنویت اپنے اجمال و ابہام میں بھی کسی مزید تفصیل و توضیح کی محتاج نہیں۔ اردو مرکز کے ان مقاصد عالیہ میں جو اردو مخزن العلوم کی تدوین اور اردو زبان کے دار الافتا کی تنظیم پر مشتمل ہیں اردو ادب کے نادر و کار آمد حصے کا تحفظ بھی داخل ہے چنانچہ مذکورہ خیالات کی بنا پر اس نے اپنے لائحہ عمل کی اولین دفعہ یہی رکھی ہے کہ اردو زبان نے اپنی موجودہ مدتِ حیات میں جو صالح اور جاندار ذخیرۂ ادب تیار کیا ہے اسے مسلسل مجلدات میں ترتیب دے اور اس طرح اس یوروپین مصنف کے مذکورۂ بالا قول میں خفیف سی ترمیم کر کے

"ایک اچھی یونیورسٹی ایک ارزان لائبریری کی شکل میں"

ملک کے سامنے پیش کر دے +

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تجاویز اور اسکیم بازی "خوش فکر دماغوں" کا ایک عملِ تعیّش ہے اصل سوال "ہو تو کیونکر ہو" کا ہے۔ اسلئے ہم نے سب سے پہلے ملک کے بعض مشاہیر سے اس باب میں استمزاج کیا۔ اردو مرکز کے نمایندگانِ خصوصی نے زحمتِ سفر برداشت کر کے بعض بزرگوں سے بالمشافہ گفتگو کی اور طریق انتخاب و طریق کار کے متعلق اُن سے نہایت مفید مشورے بھی حاصل کئے اُن بزرگوں میں سے مندرجہ ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں :-

علامہ عبد الحلیم شرر مرحوم - علامہ عمادی - مولینا عبد الماجد بی-اے مصنف فلسفہ جذبات و فلسفہ اجتماع - مرزا اعجاز حسین دہلوی بی-اے ایل-ایل-بی وکیل - مولینا سید غلام بھیک نیرنگ بی-اے وکیل پروفیسر رشید احمد صدیقی ایم-اے لکچرار مسلم یونیورسٹی و مدیر سہیل علیگڈھ پروفیسر کشوری موہن مترا ایم-اے-ایم-آر-اے-ایس (لنڈن) مولینا سید جالب دہلوی ایڈیٹر "ہمدم" لکھنؤ - ڈاکٹر شانتی سروپ ایم-ایس-سی-ڈی-ایس سی یونیورسٹی پروفیسر - میاں بشیر احمد بی اے آکسن بیرسٹرایٹ لا ایڈیٹر ہمایون - خان بہادر ڈاکٹر سر میاں محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا کے سی ایس-آئی-سی-آئی-ای-ایل ایل-ڈی -

مولینا سید راشد الخیری دہلوی ایڈیٹر رسالہ عصمت دہلی - چودھری فتح دین ایم اے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن - مولینا سید ناصر نذیر فراق دہلوی - چودھری محمد حسین صاحب بی اے پی-ای-ایس

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈی - آئی منٹگمری - شیخ ظہور الدین صاحب بی - اے - پی - ای - ایس
ڈی - آئی - لائل پور - خان بہادر مولوی خورشید احمد صاحب بی اے
ریٹائرڈ ڈویژنل انسپکٹر راولپنڈی - راجہ فاضل محمد خان صاحب بی اے
بی - ای - ایس ڈپٹی انسپکٹر راولپنڈی ڈویژن - چودھری غلام رسول
صاحب شوق ایم - اے پی - ای - ایس - ڈی - آئی ڈیرہ غازیخان
خواجہ دل محمد صاحب ایم - اے - ایم - آر - اے - ایس (لندن) پروفیسر
اسلامیہ کالج لاہور - مولینا وحید الدین سلیم پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی
ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم ایم - اے - پی - ایچ - ڈی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی
مولانا سالک ایڈیٹر انقلاب - مولینا حافظ احمد علی خان صاحب
منصرم کتب خانہ ریاست رام پور - مولینا خلیقی دہلوی -
حضرت ہوش بلگرامی ایڈیٹر ذخیرہ ÷

اس کے علاوہ اور اکثر خوش مذاق حضرات سے جو اردو ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں تبادلہ خیالات کا موقع آتا رہا مگر مذکورہ اصحاب میں سے خصوصیت کے ساتھ جس نے اُردو مرکز کے کاموں سے دلچسپی کا اظہار فرمایا وہ علامہ شرر مرحوم کی ذات تھی - موصوف نے نہ یہ کہ طریق کار کے متعلق مشورے عنایت فرمائے بلکہ بعض صحبتوں میں اپنا گراں بہا وقت فراہمی مواد اور مشکلات انتخاب کے حل کرنے میں بھی صرف فرمایا موصوف کا یہ وعدہ بھی تھا کہ آخر جنوری تک لاہور تشریف لاکر اور کچھ دنوں قیام فرما کر اُردو مرکز کے کاموں میں اعانت بھی فرمائینگے مگر افسوس مرحوم کی اچانک موت نے ان

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تمام حوصلوں کو بار آور ہونے نہیں دیا۔

یہ صحیح ہے کہ ہمنے اخبارات و رسائل میں اپنی ان تجاویز و عزائم کا کوئی شور نہیں مچایا اسلئے کہ ؎

"عشق کاریست کہ بے آہ و فغان نیز کنند"

صرف مخصوص ارباب قلم کی خدمت میں ایک ایک مطبوعہ تحریر بھیجکر اُن سے میٹر (مواد) اور مفید مشوروں کی التجا کی تھی۔ اس تحریر کی نقل بجنسہٖ درج ذیل ہے :-

جناب محترم !

یہ امر جناب سے پوشیدہ نہیں کہ ملک کا ہی خواہ اور علم دوست طبقہ ایک مدّت سے اُردو کو دُنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی سطح پر لانے کیلئے بیقرار ہے۔ اس حیثیت سے موقت الشیوع جرائد و رسائل اور ملک کی چھوٹی بڑی علمی جماعتیں اور انجمنیں جو کچھ کر رہی ہیں انکا کافی احترام رکھتے ہوئے ہمیں اس حقیقت کے اظہار بغیر چارہ کار نہیں کہ کام کی اہمیت اس تنگنائے فکر سے گذر کر مزید وسعتِ عمل کی محتاج ہے "اُردو مرکز" ملک کی واحد اُردو اکاڈمی جو دُنیائے ادب کے مشاہیر اہل قلم کی گرانقدر مجلس کی نگرانی میں ایک بڑے سرمایہ سے قائم کی گئی ہے اسنے اس امر کو ملحوظ رکھکر اپنے مجوزہ نظام عمل کے لئے حسب ذیل دفعات مقرر کئے ہیں :-

(۱) اُردو کے اُس حصہ ادب و شاعری کو (جو محفوظ رکھنے کے قابل

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہے اور جو در اصل اُسکی آیندہ ترقیات کا اصلی ہیولیٰ بھی ہے جلد سے جلد انتخاب کے بعد مستقل مجلّدات کی صورت میں ترتیب دینا +

(۲) اُردو میں ایک مخزن العلوم (انسائیکلو پیڈیا) تیار کرنا +

(۳) اردو زبان کے فتوحات ادبیہ کا ایک منتخب مجموعہ سال بسال مجلّدات کی شکل میں پیش کرتے رہنا + (۴) گرانقدر نایاب مطبوعہ و غیر مطبوعہ اُردو کتابوں کی ترتیب و تہذیب اور حسبِ استطاعت ہر قسم کی علمی و ادبی اردو تصنیفات و تالیفات کی اشاعت +

(۵) اردو مرکزی مجلس مشاورت (جو درحقیقت اُردو زبان کیلئے ایک ادبی دارالافتاء ہے) کے ذریعہ علمی ضروریات کے مناسب جدید الفاظ کی اختراع اور متنازعہ فیہ امور ادبیہ کے متعلق ناطق فیصلہ +

ان فعات کی اوّلین قسط یہ ہے کہ نظم و نثر کے اس بہترین حصہ کو جسے اُردو ادب اپنی موجودہ مدّتِ حیات میں فراہم کر سکا ہے ایک باقاعدہ و منتظم صورت میں ملک کے سامنے پیش کر دے۔ یہ مجموعہ جہاں ایک طرف اُردو ادب و شاعری کا حاصل و عطر ہوگا وہیں یہ امر بھی مدنظر ہے کہ حتی الامکان اس میں ایک حد خاص تک ترتیب تاریخی بھی ملحوظ ہے تاکہ ہر دور کے خصوصیات اور ادبی دماغ کے ارتقائی مدارج کا بھی سرسری طور پر اندازہ ہو سکے۔ اس التزام کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی پیش نظر ہے کہ شعرا اور اُدبا کی تصاویر اور اُن کے حالات سے بھی (جس قدر دستیاب و میسر ہو سکیں) ان مجلّدات کی رونق و زینت میں اضافہ کیا جائے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ان بلند اور وسیع عزائم کی اہمیت اور ان کے مشکلات کا جناب
خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں۔ اُردو مرکز لاہور نے خدا کا نام لیکر
اس کام کو شروع کر دیا ہے جسے ارباب ذوق کی مشہور و قابل قدر جماعت
نہایت سرعت سے انجام دے رہی ہے بلکہ اس کام کا ایک بڑا
حصہ پریس میں بھی جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے مشہور فضلا و ادیب
بھی اپنے زریں مشوروں اور آعزازی خدمات سے اُردو مرکز کی اعانت
فرما کر خدمت زبان کا غیر فانی ثبوت دے رہے ہیں لیکن مشرقی اخلاق
و ذہنیت کی ناقابل تردید عظمت یہ ہے کہ یہاں کے کاموں کی
تمام مشکلات کو صرف سرمایہ و مالیات ہی کے زور پر حل
نہیں کیا جا سکتا اسلئے کہ ملک میں بحمد اللہ ایسے غیور و عالی حوصلہ
بزرگوں کی کمی نہیں جو ملک کے مفید کاموں کی اعانت و حوصلہ
افزائی کو مادی "سود و زیان" سے آلودہ کرنا پسند نہیں کرتے
اور صرف بے غرضانہ اعانت کو اپنی خدمات کا حقیقی نعم البدل
تصور کرتے ہیں۔ نظر بران جناب سے بکمال ادب گذارش ہے کہ
اپنی نظم و نثر کا ایک منتخب اور خوشخط مجموعہ مع اپنے حالات
اور بلاک کے (اور اگر بلاک موجود نہ ہو تو تصویر) اردو مرکز
انار کلی لاہور کے نام ارسال فرمائیں۔ اسی کیساتھ ہمارے کاموں کے
متعلق اگر کوئی مفید مشورہ بھی عنایت فرمائینگے تو اسے بھی نہایت شکریہ
کیساتھ قبول کیا جائیگا۔ اُردو نظم و نثر کی کوئی ایسی کارآمد تصنیف و

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تالیف جو ابتک کنج گمنامی میں پڑی ہوئی ہو اسکے منتخب حصے معہ
مصنف یا مؤلف کے حالات کے اگر دستیاب ہو سکیں تو وہ بھی براہ عنایت
ارسال کئے جائیں۔ اس قسم کی زریں امداد دینے والے حضرات کا اس
تاریخی سلسلہ میں شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا جائیگا! اسکے علاوہ
کارکنان اردو مرکز ایسے تمام حضرات سے جنہوں نے اردو ادب و
شاعری کی کوئی خدمت انجام دی ہو یہ امید کرتے ہیں کہ وہ خود بھی
اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے اسلئے کہ ان کے حالات
اور گرانمایہ کارنامے اگر اردو ادب و شاعری کے اس مستقل اور مبسوط
ریکارڈ اور مخزن میں نہ آئے تو یہ امر بڑی حد تک طرفین کیلئے قابل
افسوس ہوگا ÷ **المُلتَمِس** مہتمم اردو مرکز۔ انارکلی لاہور

چنانچہ اس درخواست پر اطراف ملک سے ہماری جسقدر حوصلہ افزائی کی
گئی وہ ہماری امیدوں سے کہیں زیادہ تھی۔ انتہا یہ کہ بعض کرمفرماؤں نے تو
اپنے مستقل کارنامہائے علمی ہمیں انتخاب و طباعت کیلئے مرحمت فرمادئے جن سے
گو ہم بقدر ضرورت ہی متمتع ہو سکے تاہم انکی مخلصانہ اعانت کے تہ دل
سے معترف و سپاس گذار ہیں ÷

اُردُو اَدَب اَور اُس کا سَرمایۂ علمی

ابتدائی انتظامات مکمل ہو چکنے کے بعد ہم نے پانچ ہزار روپیہ
کے صرف سے ایک لائبریری مرتب کی ہے اسمیں جو قیمتی بیش

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آئیں وہ بہت صبر آزما تھیں۔ مروّجہ کتب کا حاصل کرلینا تو چنداں دشوار نہ تھا کسی
مطبع یا کتبخانہ کی فہرست اٹھائی اور اسمیں سے جو کتابیں مفید مطلب نظر آئیں۔
انکی قیمت منی آرڈر کے ذریعے ارسال کردی۔ لیکن جو نادر الوجود اور عسیر الحصول
نسخے ملک کے دور افتادہ گوشوں میں قدیم مگر گمنام گھرانوں اور غیر معروف
لائبریریوں کے اندر لالۂ صحرا کی طرح اپنی جان نواز نکہت رائیگاں کر رہے ہیں
ان کے مہیّا کرنے میں صرف زر سے زیادہ تلاش و تحقیق کی ضرورت تھی بہر
حال جہاں سے اور جس طرح جو کتابیں مل سکتی تھیں ہم نے اپنی لائبریری
میں جمع کیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اردو ادب کی کل کائنات اتنی ہی نہیں
اسکی گرانبہا متاع وہ علمی مضامین ہیں جو انتہائی تلاش و کاوش سے ملک کے سربرآوردہ
ارباب فکر کے قلم سے وقتاً فوقتاً نکلتے رہے ہیں اور جنکے حقیقی سرمایہ دار ہمارے
ادبی رسائل ہیں جو ایک مدت سے غیر محسوس طور پر خدمت زبان کی انجام دہی میں
مصروف ہیں ان رسائل میں مندرجۂ ذیل خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہیں :۔

مخزن۔ معارف علیگڈھ۔ معارف اعظم گڈھ۔ اردو (دکن) الناظر لکھنؤ
زمانہ کانپور۔ اردوئے معلّٰی علی گڈھ۔ نگار بھوپال۔ علی گڈھ میگزین۔ ذخیرہ
حیدرآباد۔ دکن ریویو۔ ہمایون۔ بہارستان۔ نیرنگ خیال۔ ہزار داستان
دلگداز۔ ادیب۔ الھلال۔ کہکشاں۔ العصر۔ نوید۔ نقاد۔ شمع آگرہ
خطیب دھلی۔ تمدن دھلی۔ کوکب گونڈہ۔ عالمگیر لاہور۔ شباب اردو لاہور۔ نقیب
بدایوں۔ دلکش مراد آباد۔ صوفی۔ المعلم (دکن) پیمانہ۔ نورجہاں۔ عبرت زبان
قوس قزح۔ مرقع لکھنؤ۔ افادہ آگرہ۔ افادہ حیدرآباد۔ تحفہ حیدرآباد۔ صلائے عام دہلی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کمال دہلی - زبان اُردو لاہور - ادیب اُردو لکھنؤ - نظارہ میرٹھ
نوبہار علیگڈھ وغیرہ +

مذکورہ رسائل کی ادبی خدمات کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ آج تقریباً ہر شعبہ علم کے متعلق ہم ایک معتد بہ و معقول مواد فراہم کر چکے ہیں انہیں ہمیں ایسے مضامین بھی ملے جنمیں اس حد تک اجتہاد فکر و دقت نظر سے کام لیا گیا ہے کہ ہم انہیں اکتشافات و تحقیقات علمیہ کا درجہ دیسکتے ہیں اخبارات اور رسائل پر بیشتر سرسری نظریں پڑتی ہیں اور کسی اچھے سے اچھے مضمون کو بھی دیکھکر اردو ادب کی مجموعی حیثیت کا بالعموم اندازہ نہیں ہوتا لیکن ان تمام رسائل سے ہر موضوع اور ہر بحث کو اگر علیحدٰ علیحدٰ بالترتیب جمع کیا جائے تو معلوم ہو کہ اردو ادب کا آج کیا درجہ ہے اور وہ زبان جو محکومیت کے آغوش میں نشوونما پا رہی ہے آج کس حد تک آزاد ترقی یافتہ زبانونکے دوش بدوش چلنے کیلئے بیقرار ہے +

چنانچہ کارکنان اردو مرکز نے مستقل تالیفات و تصنیفات کے علاوہ مذکورہ رسائل کے گہرے مطالعہ و انتخاب کے بعد کئی لاکھ صفحات کا عطر کھینچ کر رکھ لیا ہے اور آج ہم اس امر کے اعلان کی جسارت رکھتے ہیں کہ تقریباً تمام شعبہ جات علم و ادب کے ہمنے ڈیڑھ سو مجلدات تیار کر لئے ہیں اور جہانتک حالات مساعدت کرینگے ہم انشاء اللہ بہ اقساط انہیں برابر شایع کرتے رہینگے - ان مجلدات سے نہ صرف یہ کہ ملک میں ایک سنجیدہ و کارآمد لٹریچر کی اشاعت ہوگی بلکہ ایک ایسی مختصر سی لائیبریری بھی بآسانی تیار ہو سکتی ہے جس سے عام مولفین و مصنفین بڑے بڑے دفاتر کی ورق گردانیوں سے بے نیاز ہو سکتے ہیں آیندہ جس کسی مصنف کو کسی اہم مضمون تصنیف و تالیف کی ضرورت ہوگی وہ اُس تصنیف یا تالیف کے متعلق اردو مرکز کے منتخبات میں ایک ہی جگہ ضروری مواد فراہم پا کر لائیبریری میں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مہینوں کی تلاش و جستجو اور ضخیم کتابوں کی ورق گردانی کی زحمت سے بچ جائیگا۔

انتخاب نظم و نثر کے متعلق ملک کے سربرآوردہ ارباب فکر کے قیمتی مشورے اور خوش مذاق کارکنوں کا طریق کار اگرچہ کام کی عمدگی کی کافی ضمانت ہے۔ تاہم شروع سے لیکر آخیر تک کمزور انسانوں ہی نے اسے انجام دیا ہے اس لیئے اسے "خطا و نسیان" سے کسی طرح مبرّا نہیں کہا جا سکتا۔ ابتدائے کار سے لیکر اسوقت تک ہمنے ہر مشورے کا کافی احترام کیا ہے۔ اور چونکہ یہ کسی فرد واحد کا کام نہیں ہے اسلیئے قدرتی طور سے بھی ضد و تعصب کی اسمیں گنجائش نہیں۔ چنانچہ ہم کامل فراخدلی کیساتھ یہ حوصلہ رکھتے ہیں کہ ان مجلّدات کی طباعت و اشاعت کے بعد بھی موافق و مخالف دوست و دشمن کی کسی صف سے جو معقول صدائے اصلاح اُٹھیگی اسکا کمال مسرت کیساتھ خیر مقدم کیا جائیگا اور دوسرے ایڈیشن میں شکریہ کیساتھ اس کی تصحیح و تلافی کر دی جائیگی۔

شعرا و مصنّفین کی تصاویر اور ان کے حالات کی فراہمی میں بھی حتی الوسع ہم نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا مگر جو التزام و اہتمام ہمارے پیش نظر تھا وہ افسوس کہ خاطر خواہ انجام نہ پاسکا۔

گذشتہ شعرا و مصنّفین میں سے بعضوں کے حالات اور اُن کی تصاویر اگر میسّر نہ آسکیں تو چنداں عجب نہیں ستم ظریفی تو یہ ہے کہ عصر موجودہ کے بعض بزرگوں کو بھی اپنے حالات و تصاویر دینے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہیں مخل و نا اہل ہوا۔ خدانخواستہ اسلئے نہیں کہ نا محرم نگاہیں اُن پر پڑینگی بلکہ انکسار کی بے کیف فرسودگی اور "میں کس قابل ہوں" کی رسم کہن کا یہی تقاضا تھا۔ حالانکہ اس سے کہیں بہتر عذر "عذر تساہل" ہے۔ جو "شان بے نیازی" کا بھی حامل ہے اور "شایانِ ذہانت بھی۔ تاہم اس باب میں ہماری کوششیں جس قدر بار آور ہو سکی ہیں وہ نذر ناظرین ہیں +

طباعت و اشاعت

اب ان مجلدات کی طباعت و اشاعت کا مسئلہ تھا جسیں خوش آیند تصوّرات کے بجائے سرمایہ مالی کی ضرورت تھی اسکے لئے ہم میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز لاہور کی فراخ حوصلگی کے رہین منت ہیں جنہوں نے ان مجلّدات کی طباعت و اشاعت کی ذمہ داریاں لیکر اردو ادب کی ایک عظیم الشان خدمت کا تہیہ کیا ہے۔ ان مجلّدات کی اشاعت پر اب تک اس فرم کا پچاس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ سو مجلدات اور تیار ہیں جو وقتاً فوقتاً استعداد حالات کے مطابق شائع کئے جائینگے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اور کس قدر روپیہ صرف کرنا پڑیگا۔ یو۔ پی میں منشی نولکشور آنجہانی کی وہ مساعی جمیلہ جو خدمت اردو کے متعلق ہیں اپنی آپ مثال ہیں۔ لیکن میسرز عطر چند کپور کی فرم کا یہ تہیّہ بھی اپنے مقام پر جسقدر حوصلہ افزا و قابل ستائش ہے وہ بھی شاید اُردو کی تاریخ میں فقید النظیر ثابت ہو۔ انکا یہ کارنامہ یہ نہیں کہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تجارتی کاروبار کے ضمن میں ایک عظیم الشان حوصلہ مندی ہے بلکہ وہ ایک اولوالعزمانہ ملکی خدمت ہے جسے دراصل جریدۂ علم وادب پر شہرتِ دوام کی مہر بنکر ثبت ہونا چاہیئے +

اُردو مرکز کا اسٹاف

ہم نے ذوق جستجو کو رہبر بنا کر مُلک کے ان منتخب اہل قلم وانشا پردازوں کی خدمات حاصل کی ہیں جن پر اُردو دنیا بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اِس گران قدر ادبی جماعت نے جس انہماک وشغف سے اُردو مرکز کے مفوضہ فرائض کو سر انجام دیا اُس کا اعتراف نہ کرنا حد درجہ کی ناانصافی ہوگی۔ درحقیقت اردو مرکز عبارت اِسی جماعت سے ہے اخباری دنیا سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو ان حضرات کی قدر و منزلت سے واقف نہ ہو۔ ان کے اسمائے گرامی اس امر کی کافی شہادت ہیں کہ اُردو مرکز ملک کے بہترین انشا پردازوں کی ایک قابل فخر جماعت ہے +

فہرست کارکنان اُردو مرکز

۱۔ حضرت اصغر مصنف نشاط روح

۲۔ سید عابد علی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ہزار داستان

۳۔ شیخ محمد ضیاء الدین شمسی جرنلسٹ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کارکنان اردو مرکز

(کرسی‌نشین حضرات دائیں سے بائیں کو) (۱)حضرات تپش (۲)شائق (۳) تاجور (۴) سلیم (۵) خالد
(استادہ حضرات بائیں سے دائیں کو) [illegible]

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

۴ میاں تصدق حسین خالد ایم - اے -

۵ مسٹر منوہر سہائے انور سہنسوانی جرنلسٹ -

۶ پنڈت میلارام وفا ایڈیٹر سوراجیہ -

۷ مولینا حامد علی خان صاحب بی - اے - (ریٹائرڈ)

۸ حضرت فاخر ہریانوی - بی - اے -

۹ شبیر علی خان صاحب سرخوش مصنف تذکرہ اعجاز سخن -

۱۰ شیخ عبد اللطیف صاحب تپش بی - اے -

۱۱ اصغر حسین خان صاحب نظیر لدھیانوی -

۱۲ حضرت جگر مراد آبادی -

۱۳ مولینا گویا جہان آبادی -

۱۴ مولینا سیماب اکبر آبادی ایڈیٹر پیمانہ -

۱۵ شیخ محمد ہادی حسین قریشی ایم - اے -

۱۶ سردار اودے سنگھ شائق بی - اے ایل ایل بی -

۱۷ مسٹر یوسف سلیم بی - اے -

اردو مرکز کی مجلس مشاورت

اردو مرکز کے کاموں میں مسلسل طور پر مشورہ کی زحمت جن حضرات نے فرمائی - ان کی التفات بے پایاں کا اعتراف بھی ہم صدق دل سے کرتے ہیں - یہ محترم حضرات صرف یہی نہیں کہ اپنا وقت عزیز پابندی کے ساتھ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اردو مرکز کے منتخبات پر ناقدانہ نظر ڈالنے پر صرف کرتے رہے۔ معیار انتخاب قائم کرنے میں اپنے زرّین مشوروں سے مسلسل طور پر ہماری امداد فرمائی۔ بلکہ اردو مرکز کے خلاف للّٰہی بغض رکھنے والی سازشی جماعت کے حملوں کے لیئے ان کی مقتدر شخصیتیں سدِّ سکندری ثابت ہوئیں۔

اَراکین مجلس مشاورت

آنریبل خان بہادر سر شیخ عبد القادر بیرسٹرایٹ لا۔ ریویونیو ممبر ایگزیکیٹیو کونسل پنجاب

خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب ایم اے۔ آئی۔ ای۔ ایس۔ انسپکٹر آف ٹریننگ انسٹیٹیوشن صوبہ پنجاب۔

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی (ادبی نقاد)

آخر میں ہم اس خدائے قادر و توانا کا شکر ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس نے نہانخانۂ غیب سے ہمارے لئے یہ اسباب و وسائل فراہم کر دیئے۔ اور اپنے لطف و کرم سے ہمیں بُری بھلی خدمتِ زبان کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن اُسی کی عادتِ جاریہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ ہر اعلیٰ و صالح تحریک کے لئے مخالفین و مزاحمین کی بھی ایک جماعت تیار کر دیتا ہے۔ ورنہ پھر نہ تو کسی پُرمغز و مخلصانہ خدمت کی قدر و قوت کا اندازہ ہو اور نہ اُسے پوری طرح پھیلنے اور کامیاب ہونے کا موقع مل سکے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مجلس مشاورت

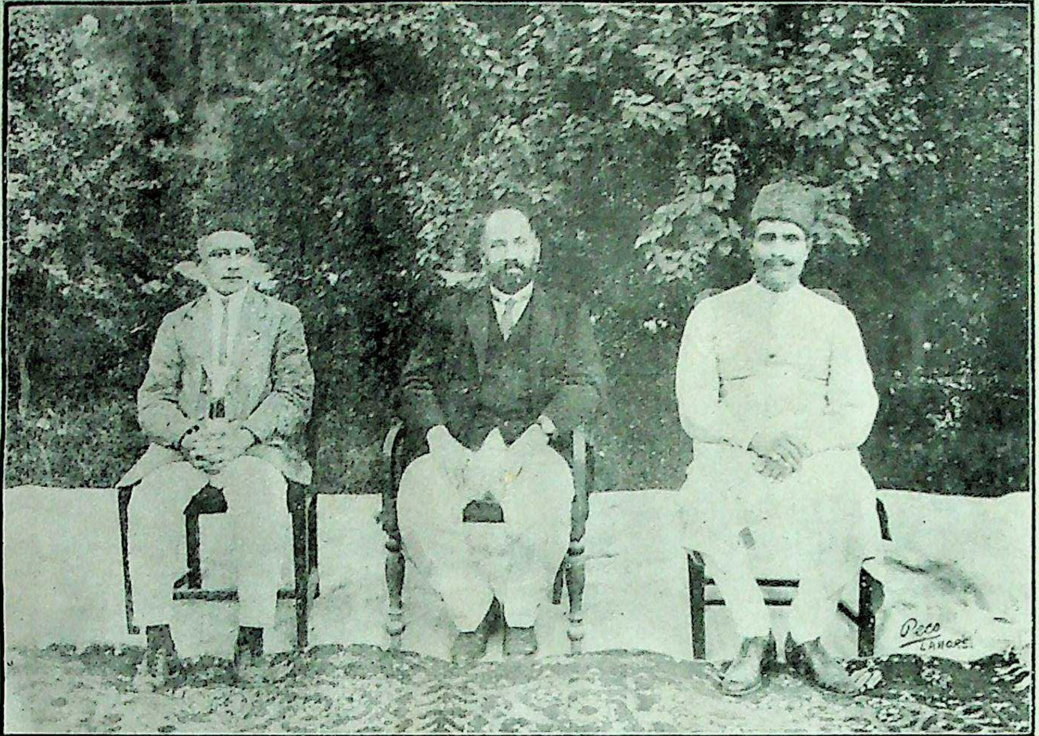

(۱) خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب آئی ای ایس (۲) سر شیخ عبدالقادر صاحب (۳) حضرت کیفی دہلوی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہندوستان میں جہاں تعمیر کے مقابلہ میں شوقِ تخریب اور بڑھانے کے عوض نیچے گھسیٹنے کا جذبہ نسبتہً زیادہ ہے۔ ہم اِس سعادت سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ چنانچہ قبل اس کے کہ اردو مرکز اپنی ناچیز خدمات کا کوئی عملی ثبوت پبلک میں پیش کرے۔ بعض حلقوں میں اس کے متعلق پیشتر ہی سے چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ غالب نے کہا تھا ؎

ندانم تا چہ برقِ فتنہ خواہد ریخت بر ہوشم
تصوّر کردہ ام بگسستنِ بندِ نقابش را

یہاں بھی اردو مرکز اور اس کے کارناموں کا "گسستنِ نقاب" تو ایک طرف محض اُس کے تصوّر ہی سے ایک تلاطمِ اضطرار پیدا ہو گیا۔ اور گھبرا گھبرا کر ہمارے دوستوں کی نگاہیں اپنے اپنے ترکشوں پر پڑنے لگیں۔ چنانچہ اردو مرکز اور اُس کے اراکین کے متعلق پرائیویٹ صحبتوں کے علاوہ اخبارات و رسائل کے صفحات میں بھی مختلف رنگ اور مختلف عنوانوں سے تنقیص و تعریض کا شریفانہ عمل شروع ہو گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ہماری طرف سے "اشتراکِ عمل" کی دعوت عام تھی بایں ہمہ بعض حلقوں میں اگر ایسی بے چینیاں موجود ہوں۔ جن کی بنیادیں ناگفتہ بہ جذبات کارفرما ہیں۔ تو شاید ہماری اور اُن کی متفقہ کوششیں بھی اُنہیں زائل نہیں کر سکتیں۔ بہرحال ہمیں اور ہمارے دوستوں کو اپنا اپنا کام کرتے رہنا چاہئے۔ انجام کار کا فیصلہ اُسی خدا پر ہے۔ جس نے محسود کو حاسد پر۔ فراخ دلی کو تنگ نظری پر۔ تعمیر کو تخریب بیجا پر ہمیشہ فتح

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دی ہے۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہ ہم لوگوں کے لئے اپنے اِس لازوال قانون میں تبدیلی ہرگز نہ کرے گا۔

ہم اپنی طرف سے اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ جس خدا نے ہمارے لئے اسباب و وسائل مہیا کر کے ہمیں تھوڑے سے کام کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اُسی نے ہمیں وہ صبر و سکون بھی (جو ہر کام کرنے والے کے لئے ضروری ہے) مرحمت فرمایا ہے۔ ہم اپنی جانب سے کسی سے الجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اپنے کرم فرماؤں کی تعریض و نکتہ چینی سے بھی (خواہ وہ کسی رنگ میں کیوں نہ ہو) صرف اپنی اصلاح و فلاح کا فائدہ اٹھانا چاہیں گے اور بس ع

بادہ گر خام شود پختہ کند شیشۂ ما

تاجور چیف ایڈیٹر

اردو مرکز لاہو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فہرست

تصویر مناظر

جلد اوّل

تمہید		۱
شمس العلما مولینا الطاف حسین صاحب حالی	برکھارُت	۳
شمس العلما مولینا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی	شام کی آمد اور رات کی کیفیت	۱۰
" " "	ابرکرم	۱۳
" " "	شب سرما	۱۴
مولینا محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی	قلعہ اکبرآباد	۱۴
" " "	شام کا جھٹ پٹا	۱۶
لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی	آب لوڈور	۱۷
" " "	جلوہ دربار دہلی	۱۹

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مولینا احمد علی صاحب شوق قدوائی لکھنوی	ہندوستان کی حسین لڑکی اور اُس کی ہنسی	۲۲
" " "	جنگل	۲۴
" " "	مور	۲۵
" " "	باغ و بہار	۲۵
" " "	بندھیاچل کی چاندنی رات	۲۶
" " "	آمدِ بہار	۲۷
" " "	جنگل کی رات	۲۹
" " "	بادل کا پھٹنا	۲۹
" " "	برسات کی شام	۳۰
ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال ایم اے پی۔ایچ۔ڈی بارایٹ لا ایم ایل سی	صحرانوردی	۳۰
" " "	جگنو	۳۱
" " "	ماہِ نو	۳۱
" " "	نمودِ صبح	۳۲
" " "	گھٹا	۳۲
" " "	چاندنی رات	۳۳
" " "	کنارِ راوی	۳۳
" " "	صبح	۳۴

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال ایم اے پی ایچ ڈی - بار ایٹ لا - ایم ایل سی	خاموشی	۳۵
〃	صبح	۳۵
〃	حُسن	۳۶
پنڈت میلا رام وفا ایڈیٹر سوراجیہ	شام غربت	۳۷
〃	کسان	۳۸
〃	ڈیک	۴۰
منشی درگا سہائے صاحب سرور جہاں آبادی	بیر بہوٹی	۴۱
〃	گنگا	۴۲
〃	جمنا	۴۴
جناب چکبست لکھنوی	برسات	۴۸
〃	کشمیر	۴۹
جناب روش صدیقی	طاؤس	۵۱
حضرت نادر کاکوری	دھرتی ماتا	۵۲
محترمہ حیا صاحبہ	سکوت شام	۵۵
حضرت مولینا ظفر علیخاں بی اے مدیر زمیندار	دھوپ اور چاندنی	۵۶
〃	طوفانِ عظیم حیدر آباد	۵۸
〃	برسات	۵۹
میر غلام بھیک نیرنگ بی اے ایل ایل بی	نیرنگ شفق	۵۹

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میر غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایل ایل بی وکیل۔	عید باراں	٦٠
"	فصل بہار	٦٠
" " "	برکھارت	٦١
حضرت جلیل قدوائی	ابر بہار	٦١
لالہ تلوک چند صاحب محروم بی اے	ہلالِ عید	٦٢
منشی مہاراج بہادر برق بی اے دہلوی	جوشِ بہار	٦٤
"	شب ماہتاب	٦٥
"	ستارہ صبح	٦٦
"	ڈیلیا کا پھول	٦٧
"	جلوہ قدرت	٦٩
مسٹر پیارے لال صاحب شاکر میرٹھی ایڈیٹر العصر	جلوہ سحر	٧٠
	مناظر	٧١
" " "		
" " "	جنگل کی برسات	٧٢
حضرت جوش ملیح آبادی۔ رکن دار الترجمہ والتالیف	آمد شباب	٧٣
" " "	شفق	٧٣
" " "	جنگل کی شہزادی	٧٤
" " "	گرمی	٧٧

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حضرت جوش ملیح آبادی ۔ رکن دار الترجمہ والتالیف	فصل بہار	۷۹
″ ″ ″	طوفانِ بے ثباتی	۸۰
″ ″ ″	زمزمہ سحر	۸۱
″ ″ ″	بہار کا نغمۂ خونیں	۸۳
″ ″ ″	مناظر سحر	۸۴
″ ″ ″	گرمی	۸۶
″ ″ ″	رات	۸۶
حضرت اصغر حسین نظیرؔ لدھیانوی	ہلال عید	۸۷
″ ″ ″	جلوہ شب	۸۸
″ ″ ″	نمود سحر	۸۹
″ ″ ″	شاعر	۹۱
سردار اودھے سنگھ شائق بی اے ایل ایل بی وکیل ۔	شاعر اور دریائے گنگا	۹۱
حضرت اختر شیرانی ایڈیٹر بہارستان	جوگن	۹۲
″ ″ ″	رات کے فرشتے	۹۵
میاں تصدق حسین خالد ایم اے پی ۔ سی ۔ ایس	ڈل دھرم سالہ	۹۷

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مولینا احسان اللہ خان صاحب تاجور نجیب آبادی پروفیسر دیال سنگھ کالج ایڈیٹر پریم واتحاد	کوہسارِ شملہ	۹۸
سید عابد علی صاحب عابدؔ بی اے ایل ایل بی وکیل ایڈیٹر ہزار داستان	تاروں بھری رات	۱۰۲
״ ״ ״	شامِ تاریک	۱۰۳
خواجہ دل محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	جامِ مہتاب	۱۰۵
״ ״ ״	تارے	۱۰۵
حضرتِ شاعر لکھنوی	صبح کی ایک عبادت گذار	۱۰۷
جناب روحی	مناظرِ برشگال	۱۰۹
جناب نامعلوم	مناظرِ قدرت	۱۰۹
محترمہ بالی صاحبہ	لالہ	۱۱۱
حضرت نازش بدایونی	بہار	۱۱۲
مسٹر چراغ حسن صاحب حسرتؔ مدیر آفتاب کلکتہ۔	برکھارت کی ایک رات	۱۱۳
حضرت ساغر نظامی اکبر آبادی مدیر پیمانہ	بادل	۱۱۵
״ ״ ״	ایک ویران آبادی میں شکستہ عبادتخانہ	۱۱۶

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حضرت سعید	گنگا اشنان	۱۱۷
پروفیسر حامد اللہ افسر بی اے میرٹھی	تربینی	۱۱۸
حضرت فاخر ہریانوی بی اے۔	سکائی لارک	۱۲۰
حضرت ناطق	میرا جھونپڑا	۱۲۳
حضرت امین	گل آخر بہار	۱۲۴
"	خمخانہ ہست	۱۲۵
جناب قریشی	برکھا رت	۱۲۵
جناب تبسم	فطرت میں ہے شانِ خودنمائی	۱۲۹
مولانا حامد علیخاں صاحب بی۔اے۔	زورقِ مہتاب	۱۳۰
"	جلوہ آرائی نظر	۱۳۱
جناب ماہر	برکھا رت	۱۳۲
مسٹر جلال الدین۔ اکبر۔ بی اے مدیر "الراعی"	ایک تصویر کو دیکھ کر	۱۳۲
"	شفقِ صبح	۱۳۳
منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	ابر بہار	۱۳۵
لسان الہند حضرت مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی	طلوعِ خورشید	۱۳۶
خان بہادر چودھری خوشی محمد ناظر بی اے	جوگی	۱۳۷

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میاں بشیر احمد صاحب بی اے (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا ایڈیٹر ہمایوں	آب جو	۱۳۸
حضرت ارشد تھانوی	سہا	۱۳۹
جناب ذوقی	باغبان کی لڑکی	۱۴۱
حضرت جگر بریلوی	پپیہا اور پی کہاں	۱۴۱
سید عابد علی صاحب عابد بی اے ایل ایل بی وکیل۔	نورِ سحر	۱۴۶
مسٹر دلاور حسین صاحب عارف بی اے	دریائے راوی	۱۴۷
جناب فہمی	تنوعات بہار	۱۴۸
جناب ظہیر	شبِ سیاہ	۱۴۹
پروفیسر شہباز	بہاؤ	۱۴۹
جناب خلیق	برسات کی بہار	۱۵۱

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تمہید

شاعر کا کام صرف "کلام موزون بالقصد" کی تنظیم و ترتیب نہیں بلکہ انفس و افاق کا ہر ہر گوشہ اس کی جولانگاہ نظر ہے۔ وہ صرف حسیات مخفیہ کا ترجمان نہیں بلکہ فطرت کے کھلے کھلے مرایا و مناظر بھی جن پر سے عامیانہ نظریں نہایت سرسری طور سے گذر جاتی ہیں۔ اس کے لئے ایک مستقل درس بصیرت ہیں۔

اردو شاعری جس کی بنیاد فارسی اور بھاشا کی شاعری پر تھی بدقسمتی سے ایسے زمانہ میں عالم وجود میں آئی۔ جبکہ عموماً طبیعتوں کا رخ خیال آرائیوں اور دور از کار موشگافیوں کی طرف ہوتا جا رہا تھا۔ نیچرل شاعری سے میری غرض "برگد کا درخت" "پیپل کے سوکھے ڈنڈ" پر کوئی بے کیف نظم نہیں ہے بلکہ میری غرض اس صحیح کیفیت کی دلکش مصوری سے ہے۔ جو کسی رنگین ذہنی حقیقت یا دلکش وجود خارجی کے مشاہدہ سے پیدا ہوتی ہو۔ غرض اصلی صحت بیان سلامت مذاق اور پر کیف طرز ادا سے ہے۔ لیکن نیچرل شاعری کا عام مفہوم اس شاعری سے ہے جس کا تعلق قدرت کے مادی مشاہد و مناظر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

سے ہو

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مولانا حالی مرحوم نے جب یہ کہا تھا کہ ؎

بُرا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے — عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے

تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے — مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے

گنہگار واں چھوٹ جائینگے سارے

جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے

تو اس سے مرحوم کی غرض اُس بیجا مبالغہ اور اس اغراق و تصنع سے تھی جس نے ہماری شاعری کو نفوذ و تاثیر کی قوتوں سے محروم کر دیا تھا۔ اس باب میں مولانا دیہ استثنا مسدس مد و جزر اسلام) کس حد تک خود کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ ایک مستقل بحث ہے۔ اور شاید یہ اس کا موقع بھی نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مقدمہ دیوان میں شعر و شاعری پر آپ نے ایک سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ نیچرل شاعری کیا ہے۔ اور اردو میں اس کے فقدان کے اسباب کیا ہیں۔ اسی زمانہ میں حضرت آزاد مرحوم نے بھی نیچرل شاعری یعنی مادی و محسوس موضوعات پر طبع آزمائی شروع کر دی۔ اور پے در پے بہت سی نیچرل نظمیں کہیں۔ لیکن ان نظموں کا بیشتر حصہ نہایت سُست ہے۔ انجمن پنجاب کے مشاعروں کی رونق یہی دونوں بزرگ تھے۔ ان مشاعروں میں عام رواج کے مطابق مصرع طرح نہیں دیا جاتا تھا۔ بلکہ نظم کے لئے کوئی عنوان تجویز کیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ رنگ پنجاب میں بہت مقبول ہو گیا۔ اور اس رنگ میں بہت سے کہنے والے پیدا ہو گئے۔ لیکن بقیہ ہندوستان نے بھی یہ رنگ قبول کر لیا۔ اور وہاں بھی اس رنگ میں کہنے والے بہت سے باکمال نظر آتے ہیں۔ مثلاً شوق قدوائی۔ اکبر الہ آبادی، چکبست، سرور جہان آبادی، جوش ملیح آبادی وغیرہ۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پنجاب میں اس رنگ کو ترقی دینے والوں میں اقبال کا نام سب سے نمایاں درجہ رکھتا ہے۔ آپ کے کلام سے نیچر کی نہایت بیش بہا مثالیں فراہم کی جا سکتی ہیں اگرچہ آپ کے کلام کا بیشتر حصہ مذہب اور فلسفہ کے مضامین سے لبریز ہے۔ مگر نیچرل پہلو ہر جگہ نمایاں ہے۔ آپ کے کلام کے ننانویں فی صدی اشعار نیچرل ہوتے ہیں۔ ہم نے اس حصہ میں ذیل کے حضرات کے نیچرل کلام کا انتخاب درج کیا ہے:۔

حالی۔ آزاد۔ اسمٰعیل۔ اکبر۔ شوق۔ اقبال۔ سرور جہاں آبادی۔ چکبست۔ نیاز۔ نادر کاکوری سالک۔ ظفر علیخاں۔ نیرنگ۔ محروم۔ برق۔ وفا۔ جوش۔ نظیر۔ شائق۔ فاخر۔ خالد۔ حامد علی۔ روش۔ ساغر۔ اثر صہبائی۔ عابد۔ عارف۔ افر اکبر وغیرہ۔

حالی

برکھا رُت

گرمی کی تپش بجھانے والی
سردی کا پیام لانے والی

قدرت کے عجائبات کی کان
عارف کے لئے کتاب عرفان

وہ شاخ و درخت کی جوانی
وہ مور و ملخ کی زندگانی

وہ سارے برس کی جان برسات
وہ کون؟ خدا کی شان برسات

آئی ہے بہت دعاؤں کے بعد
اور سینکڑوں التجاؤں کے بعد

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ آئی تو آئی جان میں جان — سب تھے کوئی دن کے ورنہ مہمان

گرمی سے تڑپ رہے تھے جاندار — اور دھوپ میں تپ رہے تھے کہسار

بھوبل سے سوا تھا ریگِ صحرا — اور کھول رہا تھا آبِ دریا

تھی لوٹ سی پڑ رہی چمن میں — اور آگ سی لگ رہی تھی بن میں

سانڈے تھے بلوں میں مُنہ چھپائے — اور ہانپ رہے تھے چارپائے

تھیں لومڑیاں زباں نکالے — اور لُو سے ہرن ہوئے تھے کالے

چیتوں کو نہ تھی شکار کی سُدھ — ہرنوں کو نہ تھی قطار کی سُدھ

تھے شیر پڑے کچھار میں سُست — گھڑیال تھے رود بار میں سُست

ڈھوروں کا ہوا تھا حال پتلا — بیلوں نے دیا تھا ڈال کندھا

بھینسوں کے لہو نہ تھا بدن میں — اور دودھ نہ تھا گئو کے تھن میں

گھوڑوں کا چھٹا تھا گھاس دانہ — تھا پیاس کا اُن پہ تازیانہ

گرمی کا لگا ہوا تھا بھبکا — اور اُنس نکل رہا تھا سب کا

طوفان تھے آندھیوں کے برپا — اُٹھتا تھا بگولے پر بگولا

آرے تھے بدن پہ لُو کے چلتے — شعلے تھے زمین سے نکلتے

تھی آگ کا دے رہی ہوا کام — تھا آگ کا نام مفت بدنام

رستوں میں سوار اور پیدل — سب دھوپ کے ہات سے تھے بیکل

گھوڑوں کی نہ آگے اُٹھتے تھے پاؤں — ملتی تھی کہیں جو روکھ کی چھاؤں

تھی سب کی نگاہ سوئے افلاک — پانی کی جگہہ برستی تھی خاک

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پنکھے سے نکلتی جو ہوا تھی — وہ بادِ سموم سے سوا تھی
بجھتی نہ تھی آتشِ درونی — لگتی تھی ہوا سے آگ دونی
سات آٹھ بجے سے دن چھپے تک — جاں داروں پہ دھوپ کی تھی دستک[1]
ٹٹی میں تھا دن گنواتا کوئی — تہ خانے میں منہ چھپاتا کوئی
بازار پڑے تھے سارے سنسان — آتی تھی نظر نہ شکلِ انسان
چلتی تھی دکان جن کی دن رات — بیٹھے تھے وہ ہات پر دھرے ہات
خلقت کا ہجوم کچھ اگر تھا — یا پیاؤ پہ یا سبیل پر تھا
تھا شہر میں قحط آدمی زاد — سلطان[2] کا اک کنواں تھا آباد
پانی سے تھی سب کی زندگانی — میلا تھا وہیں جہاں تھا پانی
تھیں برف پہ نیتیں لپکتی — فالودے پہ رال تھی ٹپکتی
پھل پھول کی دیکھ کر طراوت — پاتے تھے دل و جگر طراوت
کنجڑوں کی وہ بولیاں سہانی — بھر آتا تھا سن کے منہ میں پانی
شب کٹتی تھی ایڑیاں رگڑتے — مر پیٹ کے صبح تھے پکڑتے
اور صبح سے شام تک برابر — تھا العطش العطش زباں پر
بچوں کا ہوا تھا حال بے حال — کملائے ہوئے تھے پھول سی گال

---

۱ دھوپ کی مہربانی تھی (طنزاً کہا ہے)

۲ لاہور میں جہاں یہ مثنوی لکھی گئی تھی ایک سلطان کا کنواں مشہور ہے جس کا پانی نہایت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں وہاں آدمیوں کا نہایت ہجوم رہتا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آنکھوں میں تھا ان کا پیاس سے دم   تھے پانی کو دیکھ کرتے مم مم
ہر بار پکارتے تھے ماںؔ کو   ہونٹوں پہ تھے پھیرتے زباں کو
پانی دیا گر کسی نے لا کر   پھر چھوڑتے تھے نہ منہ لگا کر
بچے ہی نہ پیاس سے تھے مضطر   تھا حال بڑوں کا ان سے بدتر
تخصیص تھی کچھ نہ میری تیری   پانی سے نہ تھی کسی کو سیری

کل شام تلک تو تھے یہی طور   پر رات سے ہے سماں ہی کچھ اور
پُروا کی دُہائی پھر رہی ہے   پچھوا سے خدائی پھر رہی ہے
برسات کا بج رہا ہے ڈنکا   اِک شور ہے آسماں پہ برپا
ہے ابر کی فوج آگے آگے   اور پیچھے ہیں دَل کے دَل ہوا کے
ہیں رنگ برنگ کے رسالے   گورے ہیں کہیں کہیں ہیں کالے
ہے چرخ پہ چھاؤنی سی چھاتی   ایک آتی ہے فوج ایک جاتی
جاتے ہیں مہم پہ کوئی جانے   ہمراہ ہیں لاکھوں توپ خانے
توپوں کی ہے جبکہ باڑھ[1] چلتی   چھاتی ہے زمین کی دہلتی
مینھ کا ہے زمیں پر ڈیرا   گرمی کا ڈبو دیا ہے بیڑا
بجلی ہے کبھی جو کوند جاتی   آنکھوں میں ہے روشنی سی آتی
گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں   جنت کی ہوائیں آ رہی ہیں
کوسوں ہے جدھر نگاہ جاتی   قدرت ہے نظر خدا کی آتی

---

[1] باڑھ: بہت سی توپوں کا یک دم چلنا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سورج نے نقاب لی ہے منہ پر — اور دھوپ نے تہ کیا ہے بستر
باغوں نے کیا ہے غسلِ صحت — کھیتوں کو ملا ہے سبز خلعت
بٹیا ہے نہ ہے سڑک نمودار — اٹکل سے ہیں راہ چلتے رہوار
ہے سنگ و شجر کی ایک وردی — عالم ہے تمام لاجوردی
پھولوں سی پٹے ہوئے ہیں کہسار — دولھا سے بنے ہوئے ہیں اشجار
پانی سے بھرے ہوئے ہیں جل تھل — ہے گونج رہا تمام جنگل
کرتے ہیں پپیہے پیہو پیہو — اور مور جھنگھاڑتے ہیں ہر سو
کوئل کی ہے کوک جی لبھاتی — گویا کہ ہے دل میں بیٹھی جاتی
مینڈک جو ہیں بولنے پہ آتے — سنسار کو سر پہ ہیں اُٹھاتے
سب خوانِ کرم سے حق کے ہیں سیر — پانی میں مگر۔ کچھار میں شیر
زردار ہیں اپنے مال میں مست — قلاش ہیں اپنی کھال میں مست
ابر آیا ہے گھر کے آسماں پر — کلمے ہیں خوشی کے ہر زباں پر
مسجد میں ہے وردِ اہلِ تقویٰ — یَا رَبِّ لَنَا وَلَا عَلَیْنَا [١]
مندر میں ہے ہر کوئی یہ کہتا — کرپا ہوئی تیری میگھ راجا
کرتے ہیں گرد گرد گرہستی — گاتے ہیں بھجن کبیر پنتھی
جاتا ہے کوئی ملار گاتا — ہے دیس میں کوئی گنگناتا
بھنگی ہیں نشے میں گاتی پھرتی — اور بانسریاں بجاتے پھرتے
سروَن کوئی گا رہا ہے بیٹھا — چھیڑا ہے کسی نے ہیر رانجھا

[١] اے رب! ہے فائدہ مند بنا۔ غیر مفید نہ بنا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رکھ شک جو بڑے ہیں جبین مت کے ‏ ‏ ‏ ڈھکنے ہیں دیوں پہ ڈھکتے پھرتے
کرتے ہیں وہ یوں جیوں کی رکھیا ‏ ‏ ‏ تا جل نہ بجھے کوئی پتنگا

ہیں شکر گذار تیرے برسات ‏ ‏ ‏ انساں سے لے کے تا جمادات
دنیا میں بہت تھی چاہ تیری ‏ ‏ ‏ سب دیکھ رہے تھے راہ تیری
تجھ سے ہے کھلا یہ راز قدرت ‏ ‏ ‏ راحت ملتی ہے بعدِ کلفت
شکریۂ فیضِ عام تیرا ‏ ‏ ‏ پیشانیِ دہر پہ ہے لکھا
گلشن کو دیا جمال تو نے ‏ ‏ ‏ کھیتی کو کیا نہال[1] تو نے
طاؤس کو ناچنا بتایا ‏ ‏ ‏ کوئل کو الاپنا سکھایا
جب مور ہے ناچنے پہ آتا ‏ ‏ ‏ آپے سے ہے اپنے گزرا جاتا
کوئل کو نہیں قرار اک پل ‏ ‏ ‏ ایسی کوئی تو نے کوک دی کل
شب بھر میں ہوا آسماں دگرگوں ‏ ‏ ‏ کیا پڑھ دیا آکے تو نے افسوں
سوئے تو اساڑھ کا عمل تھا ‏ ‏ ‏ اٹھے تو سماں ہے ماگھ کا سا
لاہور میں شب ہوئی تھی لیکن ‏ ‏ ‏ کشمیر میں پہنچے جب ہوا دن
امرت سا ہوا میں بھر دیا کچھ ‏ ‏ ‏ اک رات میں کچھ سے کر دیا کچھ
دریا تجھ بن سسک رہے تھے ‏ ‏ ‏ اور بن تری راہ تک رہے تھے
دریاؤں میں تو نے ڈال دی جان ‏ ‏ ‏ اور تجھ سے بنوں پر آگئی شان
جن جھیلوں میں کل تھی خاک اڑتی ‏ ‏ ‏ ملتی نہیں آج تھاہ ان کی

[1] نہال سرسبز (پودے کو بھی کہتے ہیں)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اردو مرکز لاہور

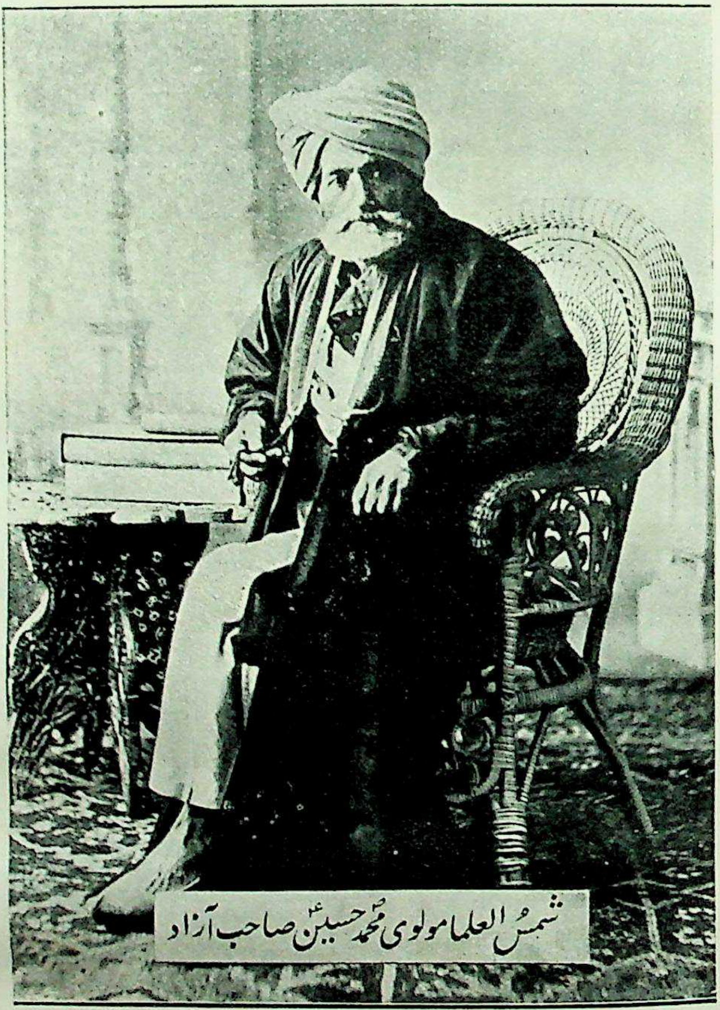

شمس العلما مولوی محمد حسینؒ صاحب آزاد

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جو دانے تھے خاک میں پریشان — سب آکے چڑھائے تو نے پروان
دولت جو زمین میں تھی مخفی — آگے ترے اُس نے سب اُگل دی
پڑتے تھے ڈلاؤ جس زمیں پر — واں سبزہ و گل ہیں جلوہ گستر
جن پودوں کو کل تھے ڈھور چرتے — باتیں ہیں وہ آسماں سے کرتے
جن باغوں میں اُڑتے تھے بگولے — وہاں سینکڑوں اب پڑے ہیں جھولے
تھے ریت کے جس زمیں پہ انبار — ہے بیر بہٹیوں سے گلنار

کہیں باغوں میں جابجا گڑے ہیں — جھولے ہیں کہ سو بسو پڑے ہیں
کچھ لڑکیاں بالیاں ہیں کم سن — جن کے ہیں یہ کھیل کود کے دن
ہیں پھول رہی خوشی سے ساری — اور جھول رہی ہیں باری باری
جب گیت ہیں ساری مل کے گاتی — جنگل کو ہیں سر پہ وہ اُٹھاتی
اِک سب کو کھڑی جھلا رہی ہے — اِک گرنے سے خوف کھا رہی ہے
ہے ان میں کوئی ملار گاتی — اور دوسری پینگ ہے چڑھاتی
گاتی ہے کبھی کوئی ہنڈولا[1] — کہتی ہے کوئی بدیسی ڈھولا[1]
اِک جھولے سے وہ گری ہی جا کر — سب ہنستی ہیں قہقہے لگا کر
ندی نالے چڑھے ہوئے ہیں — تیراکوں کے دل بڑھے ہوئے ہیں
گھڑ ناؤ پہ ہے سوار کوئی — اور تیر کے پہنچا پار کوئی

[1] گیتوں کے نام ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بگلوں کی ہیں ڈاریں آ کے گرتی — مرغابیاں تیرتی ہیں پھرتی
چھلکے ہیں یہ پاٹ ندیوں کے — دن بھر میں ہیں بیڑے جا کے لگتے
زوروں پہ چڑھا ہؤا ہے پانی — موجوں کی ہیں صورتیں ڈرانی
ناویں ہیں کہ ڈگمگا رہی ہیں — موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہیں
ملاحوں کے اُڑ رہے ہیں اوسان — بیڑے کا خدا ہی ہے نگہبان
منجدھار کی رو بھی زور پر ہے — مچھلی کو بھی جان کا خطر ہے

ابر اتنے میں اک طرف سے اُٹھا — اور رنگ سا کچھ ہوا کا بدلا
برق آ کے لگی تڑپنے پیہم — اور پڑنے لگی پھوار کم کم

آزاد

شام کی آمد اور رات کی کیفیت

اے آفتاب صبح سے نکلا ہؤا ہے تو — عالم کے کاروبار میں دن بھر پھرا ہے تو
کلفت سی دن کی ہو گیا مُنہ تیرا زرد ہی — اور ڈالی اس پہ شام نے غربت کی گرد ہی
ہوتا زمانہ بسکہ ہے وابستہ شام سی — اور تو بھی ہے تھکا ہؤا دنیا کے کام سے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دامانِ کوہسار میں اب جا کے سو رہو
دن بھر کا کام شام کو سمجھا کے سو رہو

آ اے شبِ سیاہ کہ لیلائے شب ہے تو
عالم میں شاہزادیٔ مشکیں نسب ہے تو
ہونا وہ بعدِ شام شفق میں عیاں ترا
اُڑنا وہ آبنوس کا تختِ رواں ترا
عالم پہ تو جو آتی ہے رنگ اپنا پھیرتی
ہاتھوں سے مشک اُڑاتی ہے عنبر بکھیرتی
دنیا پہ سلطنت کا تری دیکھ کر حشم
کھاتا ہے دن بھی تاروں بھری رات کی قسم
سب تجھ کو لیتے آنکھوں پہ ہیں بلکہ جان پر
پورا ہے تیرا حکم پر آدھے جہان پر
چھائی غرض خدا کی خدائی میں رات ہے
اس وقت یا تو رات ہے یا حق کی ذات ہے
گھوڑے پہ اپنے اونگھ گیا ہے سوار بھی
چوکا ہے بلکہ راہزنِ نابکار بھی
القصہ ہے امیر کوئی یا فقیر ہے
عورت ہے یا کہ مرد جواں ہے کہ پیر ہے
بچہ کہ ماں کی گود میں ہے یا کہ پیٹ میں
سب آ گئے ہیں نیند کی اس دم لپیٹ میں

ہے ہیچ ترے آگے غرور آفتاب کا
یعنی تو چھین لیتی ہے نور آفتاب کا
کھولے ہوئے شفق کا نشاں زرق برق سے
رکھ کر کرن کا تاج نکلتا ہے شرق سے
اس کے عمل کو توڑنا تیرا ہی کام ہے
سکہ ہے اب ستاروں کا اور تیرا نام ہے
محنت ثمر تھا اس کا تو راحت ہے پھل ترا
چاندی تھا اس کا حکم تو سونا عمل ترا
مزدور جا بجا تھے جو دکھ درد پائے ہے
اور پاؤں تک سروں سے پسینے بہائے ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بارِ گراں غریبوں نے سر پر اُٹھائے ہیں جب چار پیسے شام کو لے گھر میں آئے ہیں
اے شب تمام دن کی مصیبت سے ہار کے
تیرے عمل ہیں پاؤں ہیں سوئے پسار کے

اکثر امیر لیٹے ہیں نعمت کے ناز میں پر دل کو ان کے دیکھو تو ہی سوز و ساز میں
سامانِ عیش سب ہیں مہیا کئے ہوئے جو مانگئے زمانہ ہے حاضر لئے ہوئے
مخمل کا فرش ہے مگر آرام ہی نہیں
جھپکے پلک سو اس کا کہیں نام ہی نہیں

اور ان کے زیرِ سایہ پڑا اک غریب ہی دن بھر اُٹھاتا بوجھ وہ آفت نصیب ہی
تھا صبحدم کا نکلا ہوا گھر سے کام کو وہ حق حلال کرکے گھر آیا ہے شام کو
اب اپنی نانِ خشک کو پانی میں چور کر کھایا ہے اور مست پڑا ہے تنور پر
سر پر قیامت آئے تو اس کو خبر نہیں
سونا تو آنکھ میں ہے مگر پاس زر نہیں

یہ بھی نہ کہنا تم کو جو آرام عام ہے وہ سب دلوں کے واسطے غفلت کا جام ہے
بندے خدا کے ایسے یہاں بے شمار ہیں دن سے زیادہ رات کو مصروفِ کار ہیں
جی چھوڑ بیٹھے مرد یہ ہمت سے دُور ہے
قسمت تو ہر طرح ہے پہ محنت ضرور ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ابرِ کرم

چلنا وہ بادلوں کا زمیں چوم چوم کر
اور اُٹھنا آسماں کی طرف جھوم جھوم کر

بجلی کو دیکھو آتی ہے کیا کوندتی ہوئی
سبزہ کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا روندتی ہوئی

آتی اِدھر صبا ہے اُدھر سے نسیم بھی
اور ان کے ساتھ ساتھ ہے آئی شمیم بھی

لو بادل اب گرجتے ہوئے سر پہ آ گئے
اور شامیانے شرق سے تا غرب چھا گئے

کیا مست آیا جھوم کے سرشار ابر ہے
برسے گا آج خوب دھواں دھار ابر ہے

بوندوں میں جھومتی وہ درختوں کی ڈالیاں
اور سبز کیاریوں میں وہ پھولوں کی لالیاں

وہ ٹہنیوں میں پانی کے قطرے ڈھلک رہے
وہ کھاڑیاں بھری ہوئیں تھالی چھلک رہے

گرنا وہ آبشار کی چادر کا زور سے
اور گونجنا وہ باغ کے پانی کا شور سے

جل تھل ہیں کوہ و دشت میں تالاب کے
گویا چھلک رہے ہیں کٹورے گلاب کے

کوئل کا دور دور درختوں پہ بولنا
اور دل میں اہلِ درد کے نشتر گھنگولنا

املی کے اِک درخت میں جھولا پڑا ہوا
اور ساتھ اُس کے آم کا ٹپکا لگا ہوا

جھولوں میں نوجوان ہیں پینگیں چڑھا رہے
اور بچے آم کے ہیں پپیئے بجا رہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شبِ سرما

اے زمستاں کہوں کس طرح تری رات کا لطف — تری شبہائے درازاور وہ ہر بات کا لطف
مارے سردی کے جگر سینوں میں تھراتے ہیں — بچے ماں باپ کی بغلوں میں گھسے جاتے ہیں
کہیں سُو سُو کہیں سی سی ہے کہیں سیٹی ہے — گرد سب بیٹھے ہیں اور بیچ میں انگیٹھی ہے
بزمِ احباب کی صحبت کا مزا ہے تجھ سے — سازِ عشرت کے لئے برگ و نوا ہے تجھ سے
صوفی و رند کے جلسے کا توہی ساقی ہے — مایۂ عیش و طرب دم سے ترے باقی ہے
میرے اللہ توہی اب ہے بچانے والا — تیرے آزاد کو پالے سے پڑا ہے پالا
آرزو کچھ نہیں دنیا کی رہی ہے دل میں — اب تمنا جو ہے باقی تو یہی ہے دل میں

طپشِ عشق سے دل میرا رہے نرم سدا
گرمیِ شعر و سخن سینہ رکھے گرم سدا

اسمٰعیل

قلعہ اکبر آباد

وہ بارگہِ خاص کی پاکیزہ عمارت — تاباں تھے جہاں نیرِ شاہی و وزارت
بڑھتی تھی جہاں نظمِ سیاست کی مہارت — آتی تھی جہاں فتحِ ممالک کی بشارت
جوں شحنۂ معزول پڑی ہے وہ اکارت — سیاح کیا کرتے ہیں اب اسکی زیارت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کہتا ہے سخن فہم سے یوں کتبہ دروں کا
تھا مخزنِ اسرار یہی تاج وروں کا

اورنگ سیہ رنگ جو قائم ہی لب بام
بوسہ جسے دیتا تھا ہر اک زبدہ عظام

اشعار میں ثبت اسپہ جہانگیر کا ہی نام
شاعر کا قلم اسکی بقا لکھتا ہے مادام

پر صاف نظر آتا ہے کچھ اور ہی انجام
سالم نہیں چھوڑیگی اسے گردشِ ایام

فرسودگی دہر نے شق اب تو کیا ہے
آئندہ کی نسلوں کو سبق خوب دیا ہے

ہاں کسلئے خاموش ہی او تختِ جگر ریش
کس غم میں سیہ پوش ہی کیا سوگ ہی درپیش

کملی ہی ترے دوش پہ کیوں صورت درویش
جوگی ہی تیرا پنتھ کہ صوفی ہی تیرا کیش

بولا کہ زمانے نی دیا نوش کبھی نیش
صدہا مجھے گذری ہیں بہاریں کم و بیش

صدقے کبھی مجھ پر گہر و لعل ہوئے تھے
شاہانِ معظم کے قدم میں نے چھوئے تھے

اس عہد کا باقی کوئی سامان ہی نہ اسباب
فوارے شکستہ ہیں تو سب حوض ہیں بے آب

وہ جام بلوریں ہیں نہ وہ گوہر نایاب
وہ چلمنیں زرتار نہ وہ بستر کمخواب

ہنگامہ جو گذرا ہی سو افسانہ تھا یا خواب
یہ معرض خدام تھا وہ موقفِ حجاب

وہ بزم نہ وہ دور نہ وہ جام نہ ساقی
ہاں طاق و رواق اور در و بام ہیں باقی

دشمن کے جھرکے کی پڑی تھی یہیں بنیاد
حق حق ملاداں میں کیا کیا دہش و داد

وہ عدل کی زنجیر ہوئی تھی یہیں ایجاد
جس سے شہنشہ میں پہنچتی تھی فریاد

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ نورجہاں اور جہانگیر کی افتاد — اس کاخ ہمایوں کو بہ تفصیل ہے سب یاد

ہر چند کہ بے کار یہ تعمیر پڑی ہے
قدر اس کی مورخ کی نگاہوں میں بڑی ہے

وہ دور ہے باقی نہ وہ ایام و لیالی — جو واقعہ جیسی تھا سو ہے آج خیالی
ہر کوشک و ایوان ہر اک منزل عالی — عبرت سے ہے پُر اور مکینوں سے ہے خالی
آقا نہ خداوند اہالی نہ موالی — جز ذات خدا کوئی نہ وارث ہے نہ والی

یہ جملہ محلات جو سنسان پڑے ہیں
پتھر کا کلیجہ کیے حیران کھڑے ہیں

شام کا جھٹ پٹا

جھٹ پٹا سا ہو گیا ہے شام کا — صاحبو یہ وقت ہے آرام کا
قصد چڑیوں نے بسیرے کا کیا — ڈھونڈتی ہیں اپنا اپنا گھونسلا
دیکھنا سورج ہے چھپنے کے قریب — تھم گئے چلتے مسافر بھی غریب
لو کبوتر بھی گرے پر جوڑ کر — لینگے اپنے چھوٹے بچوں کی خبر
شام کو بستی سے باغوں کی طرف — اُڑ چلے کوّے بھی مل کر صف بہ صف
کان میں جو آواز بھی مدھم پڑی — بھنبھناہٹ مکھیوں کی کم پڑی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu
اُردو مرکز لاہور

لسان العصر مولانا اکبر (مرحوم) الہ آبادی

تاریخِ تصویر ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۱ء
تاریخِ انتقال ۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جانور دن بھر قلانچیں بھر چکے
اپنا اپنا کام پورا کر چکے

وہ جو کٹ کٹ کر رہی ہیں مرغیاں
ڈھونڈتی ہیں اپنے دڑبوں کا نشاں

بھیڑ بکری اونٹ گھوڑا گاؤ خر
آن پہنچے اپنے اپنے تھان پر

اب ہوا کے تیز جھونکے رک گئے
سو گئے پیڑ اور پتے جھک گئے

اب کہاں باقی ہے موقع کام کا
صاحبو یہ وقت ہے آرام کا

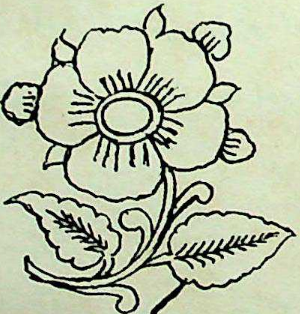

اکبر

آبِ لوڈور

اُچھلتا ہوا اور اُبلتا ہوا
اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا

یہ بنتا ہوا اور وہ تنتا ہوا
ٹپکتا ہوا اور چھنتا ہوا

روانی میں اک شور کرتا ہوا
رکاوٹ میں اک زور کرتا ہوا

پہاڑوں پہ سر کو ٹپکتا ہوا
چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا

وہ بہلوئے ساحل دباتا ہوا
یہ سبزہ پہ چادر بچھاتا ہوا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جھٹکتا ہوا غل مچاتا ہوا   وہ جل تھل کا عالم رچاتا ہوا
وہ گاتا ہوا اور بجاتا ہوا   یہ لہروں کو پیہم نچاتا ہوا
ادھر جھومتا اور مٹکتا ہوا   ادھر گھومتا اور اٹکتا ہوا
بپھرتا ہوا جوش کھاتا ہوا   بگڑ کر وہ کف منہ پہ لاتا ہوا
سدھرتا ہوا اور سنورتا ہوا   تھرکتا ہوا رقص کرتا ہوا
ادھر گونجتا گنگناتا ہوا   ادھر خود بخود جھنجھناتا ہوا
لپٹتا ہوا اور جھپٹتا ہوا   یہ پھٹتا ہوا وہ سمٹتا ہوا
سماتا ہوا اور چلپتا ہوا   سرکتا ہوا اور ملتا ہوا
یہ گھٹتا ہوا اور وہ بڑھتا ہوا   اترتا ہوا اور چڑھتا ہوا
یہ ہٹتا ہوا اور وہ بچتا ہوا   دباتا ہوا اور لچکتا ہوا
پھسلتا ہوا ڈگمگاتا ہوا   لچکتا ہوا لڑکھڑاتا ہوا
وہ روئے زمیں کو چھپاتا ہوا   وہ خاکی کو سیمیں بناتا ہوا
گل و خار یکساں سمجھتا ہوا   ہر اک سے برابر الجھتا ہوا
بہاتا ہوا اور بہتا ہوا   ہوا کے طمانچوں کو سہتا ہوا
لرزتا ہوا تلملاتا ہوا   بلکتا ہوا بلبلاتا ہوا
بلندی سے گرتا گراتا ہوا   نشیبوں میں پھرتا پھراتا ہوا
اچکتا ہوا اور اڑتا ہوا   اٹکتا ہوا اور مڑتا ہوا
وہ کھیتوں میں راہیں کترتا ہوا   زمینوں کو شاداب کرتا ہوا
یہ تھالوں کی گودوں کو بھرتا ہوا   وہ دھرتی پہ احسان دھرتا ہوا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh,Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ پھولوں کے گجرے بہاتا ہوا
وہ چکر میں بجرے پھنساتا ہوا
لپکتا ہوا دندناتا ہوا
امنڈتا ہوا سنسناتا ہوا
چمکتا ہوا اور چھلکتا ہوا
سنبھلتا ہوا اور چھلکتا ہوا
ہواؤں سے موجیں لڑاتا ہوا
حبابوں کی فوجیں بڑھاتا ہوا
تڑپتا ہوا جگمگاتا ہوا
شعاعوں کا جوبن دکھاتا ہوا

یونہی الغرض ہے یہ پانی رواں
بس اب دیکھ لیں شاعر نکتہ داں

جلوہ دربار دہلی

سر میں شوق کا سودا دیکھا
دہلی کو ہم نے بھی جا دیکھا
جو کچھ دیکھا اچھا دیکھا
کیا بتلائیں کیا کیا دیکھا

نظم ہے مجھ کو بادہ صافی
شغل یہی ہے دل کو کافی
مانگتا ہوں یاروں سے معافی
خیر اب دیکھئے لطف قوافی

جمنا جی کے پاٹ کو دیکھا
اچھے ستھرے گھاٹ کو دیکھا
سب سے اونچے لاٹ کو دیکھا
حضرت ڈیوک کناٹ کو دیکھا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پلٹن اور رسالے دیکھے　　گورے دیکھے کالے دیکھے
سنگینیں اور بھالے دیکھے　　بینڈ بجانے والے دیکھے

خیموں کا اک جنگل دیکھا　　اُس جنگل میں منگل دیکھا
برھما اور ورنگل دیکھا　　عزت خواہوں کا دنگل دیکھا

کچھ چہروں پر مردی دیکھی　　کچھ چہروں پر زردی دیکھی
اچھی خاصی سردی دیکھی　　دل نے جو حالت کر دی دیکھی

ڈالی میں نارنگی دیکھی　　محفل میں سارنگی دیکھی
بے رنگی بارنگی دیکھی　　دہر کی رنگا رنگی دیکھی

اچھے اچھوں کو بھٹکا دیکھا　　بھیڑ میں کھاتے جھٹکا دیکھا
مُنہ کو اگرچہ لٹکا دیکھا　　دل دربار سے اٹکا دیکھا

ہاتھی دیکھے بھاری بھرکم　　اُن کا چلنا کم کم تھم تھم
زریں جھولیں نور کا عالم　　میلوں تک وہ چم چم چم چم

پیش تھا پہلوئے مسجد جامع　　روشنیاں تھیں ہر سُو لامع

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کوئی نہیں تھا کسی کا سامع
سب کے سب تھے دید کے طامع

سُرخی سڑک پہ کٹتی دیکھی
سائنس بھی بھیڑ میں گھٹتی دیکھی
آتشبازی چھٹتی دیکھی
لُطف کی دولت لٹتی دیکھی

چوکی اِک چو لکھی دیکھی
خوب ہی چکھی پکھی دیکھی
ہر سُو نعمت رکھی دیکھی
شہد اور دودھ کی مکھی دیکھی

ایک کا حصہ من وسلوئے
ایک کا حِصّہ تھوڑا حلوا
ایک کا حِصّہ بھیڑ اور بلوا
میرا حِصّہ دور کا جلوہ

اوج برٹش راج کا دیکھا
پرتو تخت و تاج کا دیکھا
رنگ زمانہ آج کا دیکھا
رُخ کرزن مہراج کا دیکھا

اوج بخت ملاقی اُن کا
چرخ ہفت طباقی اُن کا
محفل ان کی ساقی اُن کا
آنکھیں میری باقی اُن کا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شوق

ہندوستان کی حسین لڑکی اور اُس کی ہنسی

دل کو لبھا رہا ہے انداز اس ہنسی کا — پیشِ نظر ہے نقشہ کھلتی ہوئی کلی کا
یہ دانت صاف اُسکے یہ ہونٹ لال اُسکے — دو نیم رنگ گل ہیں چہرے پہ گال اُسکے
قدرت نے اِن لبوں کو کیا لال کر دیا ہے — دو حرف لکھ کے گویا شنجرف کو بھر دیا ہے
چمکے وہ دانت اُسکے رنگیں دہن میں دیکھو — ہیروں کی کان نکلی ملک یمن میں دیکھو
دونوں لبوں کو دیکھو رخ دیکھکر دہن میں — جوڑا یہ لال کا ہی رہتا ہے جو چمن میں
اپنی ہنسی کی شاید اس کو خبر نہیں ہے — کیا پھول کھل رہے ہیں اسپر نظر نہیں ہے
واقف نہیں کہ کتنا زیبا ہی حسن اس پر — واقف نہیں کہ اُسنے بجلی گرائی کس پر
خود حسن کو سمجھتی تو شرم اُس کو آتی — ہونٹوں کو بند کرتی دانتوں کو یہ چھپاتی
گالوں میں پڑ گئی ہے کچھ کچھ شکن ابھی سے — چمکا ہے حسنِ فطرت اس حسنِ عارضی سے
دانتوں کے نور سے دل وارفتہ ہے ہنسی پر — کی ہے جلا ہنسی نے اس حسن قدرتی پر
چشمہ میں منہ کو دھونا اور بار بار ہنسنا — کیا لطف دے رہا ہے بے اختیار ہنسنا
پانی میں دیکھتی ہے رُخ اپنا پیارا پیارا — خوش کر رہا ہے شاید اس کو بھی یہ نظارا
جنبش میں عکس رخ کو ہنس ہنس کی دیکھتی ہی — لہروں سے کھیلنے کا شاید سبب یہی ہی
منہ دھو رہی ہے حسن جا ہیں مچھلیاں اُسی جا — شاید ہنسا رہا ہو نظارہ مچھلیوں کا
آئینہ ہے نہ اسدم پاس اُسکے آرسی ہے — دانتوں کو جانچ کر یہ پانی میں دیکھتی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لاہور

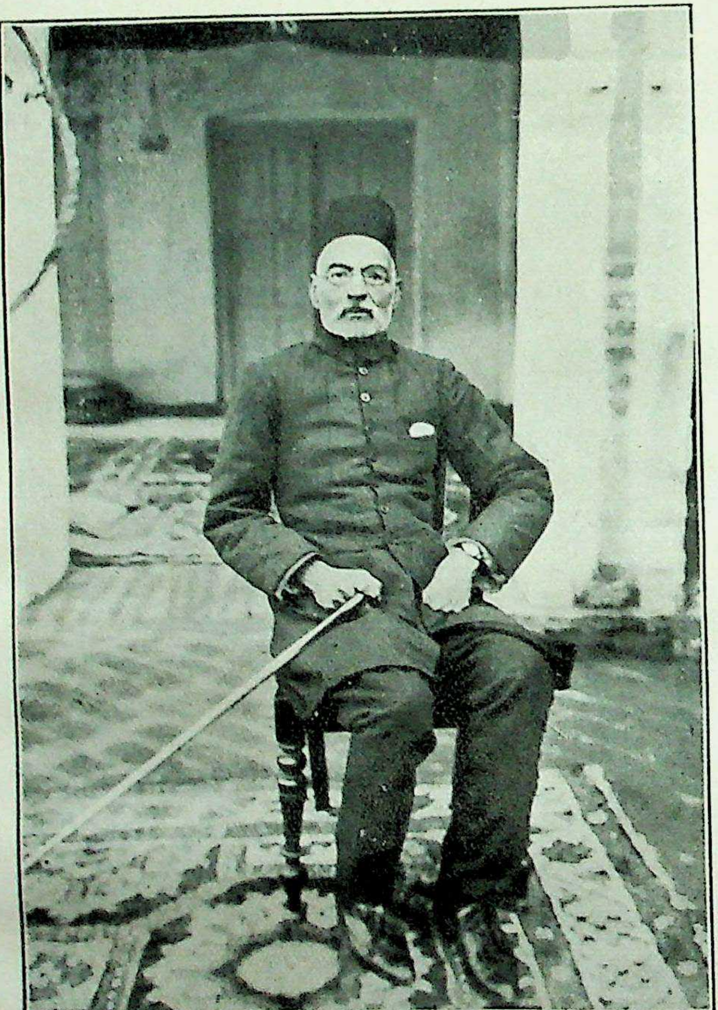

مولانا احمد علی شوق قدوائی لکھنوی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پانی میں صورت اپنی اُسنے جو دیکھ پائی — سمجھی کہ اور کوئی اِس کے مقابل آئی
واقف نہیں کہ ہے یہ اپنا ہی عکس پیدا — یہ راز ہو نہ یارب اس پر کبھی ہویدا
سمجھے گی عکس اپنا تو جھیپ جائیگی یہ — ہنس ہنس کی بھولپن سی پھر منہ چڑھائیگی یہ
ہلنے سے اسکے شاید کچھ لطف آرہا ہو — بُندوں کا گدگدانا اُس کو ہنسا رہا ہو
چھوٹی سی شاخ گل کو کرتے میں رکھ لیا ہے — کانٹے نے چبھ کے شاید اُسکو ہنسا دیا ہے
پیڑوں کو دیکھ کر یہ ہنستی ہے کس ادا سے — خوش کر رہی ہیں چڑیاں آواز نغمہ زا سے
پانی میں گر پڑی یہ پھر بھی ہنسی نہ چھوڑی — اُٹھتے ہی پھول اُٹھایا اور اوڑھنی نچوڑی
چھٹکا رہی ہے دیکھو ہنس ہنس کے بال اپنے — آنچل سے پوچھتی ہے ہر بار گال اپنے
آنچل تو خود ہی تر ہے گال اس سے خشک ہوں کب — دھوپ اور ہوا سے پانی ہو جلد جذب یارب!
کیا کھلکھلا رہی ہے اس کی ہنسی تو دیکھو — رُخ پر لٹیں پڑی ہیں وارستگی تو دیکھو
قدرت کا ہر کرشمہ اسکو ہنسا رہا ہے — اک کھیل بنکے اس کی نظروں میں آرہا ہے
ظاہر ہے بھولے پن سے قدرت کی کارسازی — خوبی کو ناز اس پر خود اس کو بے نیازی
کیا لطف ہو جو یہ لب باتوں سے آشنا ہوں — گو اب بھی خوش ادا ہیں تب اور خوش ادا ہوں
چھیڑوں میں اسکو لیکن چھیپے تو منہ چڑائے — چل دے تو لطف میرا حسرت کا داغ کھائے
غم سے کبھی نہ یارب اسکی ہنسی ہو زائل — رکھے لڑکپن اس کا اسکو ہنسی پہ مائل
یہ گل رہے شگفتہ یونہی ہنسی کے مارے — برجِ دہن سے یونہی چمکا کریں ستارے

کیا چیز ہے لڑکپن پروا نہیں کسی کی
اے شوق عمر طفلی ہے جان زندگی کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جنگل

پیڑ کچھ چھوٹے اِدھر ہیں، کچھ بڑے ہیں اُس طرف
کچھ اِدھر لیٹے ہوئے ہیں کچھ کھڑے ہیں اُس طرف

پتلی پتلی اُنکی شاخیں جنمیں پتے جنمیں پھول
وہ ہی ساکھو، وہ ہی شیشم، وہ ہی سنا، وہ ببول

کیا لبھاتی ہے نظارے کو ببولوں کی بہار
پتّیاں سرسبز اور اُنمیں زرد پھولوں کی بہار

مختلف شکلوں کے طائر مختلف رنگوں کے پر
کچھ زمیں پر چن رہے ہیں کچھ ہیں بالائے شجر

چلتے پھرتے ہیں بن میں پر مور طنازی کیساتھ
بلبلیں شاخوں پہ گاتی ہیں خوش آوازی کیساتھ

ابلقہ، کچھ پر سیاہ اسکے ہیں اور کچھ پر سپید
لال ہے جنکے سُرخ پر ہیں اور خال ان پر سپید

نغمہ پیرا شاخ پہ شاما کہیں دہیر کہیں
طوطی خوش لہجہ بیٹھا ہے پھُلائے پر کہیں

غُل ہے میناؤں میں لڑتی بھی ہیں چلاتی بھی ہیں
گھاس سے کیڑوں کو وہ چنتی بھی ہیں کھاتی بھی ہیں

وہ ہے اس شیشم پہ کوّا جس کا ہر انداز بد
سر سے پاؤں تک ہے کالا۔ رنگ بد، آواز بد

جابجا سبزہ زمیں پر، جابجا خالی زمیں
دھوپ سے زرد اور سائے سے کہیں کالی زمیں

جابجا خوش رنگ بوٹے جابجا بیلوں کے جال
پھول جس میں کاسنی، اُودے، گلابی زرد لال

اس طرف دیکھو نشیب اور اس طرف دیکھو فراز
دوب ایسی سبز جسکے رنگ پر فطرت کو ناز

خشک پتے جنکو پیڑوں سے گراتی ہے ہوا
ان کو ٹکرا کر بہم جھانجھیں بجاتی ہے ہوا

مائل جنبش ہیں شاخیں بھی ثمر بھی ہر طرف
ہلتے ہیں پھیلے ہوئے ہاتھ اور سر بھی ہر طرف

دن ہی کو پیڑوں کے سائے سے اندھیرا ہے کہیں
جھاڑیوں نے پھیل کر پیڑوں کو گھیرا ہے کہیں

مل گئیں جب صنعتیں فطرت کی اور انسان کی
تب ہوئیں پیدا زمیں پر خوبیاں اس شان کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مور

طاؤس کا رقص میں وہ آنا — آواز سے کرنا بجا نا
وہ تاج زمردی سروں پر — سونا ہے چڑھا ہوا پروں پر
دم کا پھیلاؤ حسن کی شان — گردن کا تناؤ حسن کی شان
ہر پر میں اُداہٹ اور سیاہی — اس میں پھر رنگ سبز کاہی
کیا لطف دکھا رہی ہے زردی — کیا خوب ہے رنگ لاجوردی
زردی کی چمک سے بڑھ گئی شان — سبزی میں چمک سے پڑ گئی جان
پکھراج اس میں زمرد اس میں — کندن کا جڑاؤ بے حد اس میں

چلنے پھرنے میں دم لڑی ہے
رقصاں ہے تو پھیلی ہے کھڑی ہے

باغ و بہار

کنج دلچسپ۔ ان میں کلیوں اور پھولوں کی بہار
سر پہ سایہ اور پاؤں کے تلے ہے سبزہ زار
ہر روش کے دونوں جانب سبز مخمل کا ہے فرش
ہے نئی دوب اس سبب سے رنگ میں ہلکا ہے فرش
کھلتی ہیں شاخوں میں کلیاں جب کھاتی ہے ہوا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہلتی ہیں پھولوں کی شاخیں جب ہلاتی ہے ہوا
ایک گیندا پتیاں خوش رنگ جس میں سینکڑوں
ایک گل پیشِ نظر ہیں جس کی قسمیں سینکڑوں
پتیاں ہیں لال لال اور ان میں زیرہ زرد زرد
گرد آگ اور بیچ میں سونا ہے لیکن آگ سرد
حوض بھی نہریں بھی فواروں کا جن میں لطف ہے
بلبلے شفاف سیاروں کا جن میں لطف ہے
لڑکھڑاتی چلتی ہے ہر موج متوالے کی چال
مچھلیاں پھرتی ہیں ان میں پیاری پیاری لال لال
ایں! جو سورج ڈوبتا ہے شوقؔ اب تو گھر چلو
اس چمن سے کل کے نظارہ کا وعدہ کر چلو

بندھیاچل کی چاندنی رات

چاندنی رات اور بندھیاچل کا جنگل پر فضا — مالوے کی شب کہ گرما میں بھی سرد اسکی ہوا
چاندنی کا صاف ستھرا فرش صحن کوہ پر — سایۂ اشجار سے چھٹکے ہوئے اُس پر شجر
چاندنی کے پھول روشن چاندنی کے نور سے — چاندنی ایسی کہ تم پتوں کو گن لو دور سے
گر رہا ہے کوہ پر جھرنوں سے پانی جابجا — دے رہی ہے لطف نہروں کی روانی جابجا
چاندنی کے نور سے شفاف نہروں کی چمک — چاند کے پرتو سے اُن نہروں میں لہروں کی چمک

CC-0 Agamnidam Digital Preservation Foundation Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

برگ برگِ نخل کو جنبش میں لاتی ہے ہوا
ڈالیوں کو دے کے جھٹکے پھل گراتی ہے ہوا

جا بجا پھولوں کے غنچے جا بجا بیلوں کے جال
جا بجا کھولے ہیں برگد کی جٹاؤں نے اپنے بال

وہ پپیہے کی صدا جو کہہ رہا ہے "پی کہاں"
کوئل اب بولی خدا جانے یہ اب تک تھی کہاں

کوئی نیچی۔ کوئی اونچی۔ ہر پہاڑی مختلف
شکل میں۔ پھیلا دیئیں جھاڑی سے جھاڑی مختلف

شپر اُڑتے پھرتے ہیں پیڑوں پہ پھل کھاتے ہوئے
جا رہے ہیں راق اُڑتے اور بل کھاتے ہوئے

وہ اِدھر سُرخاب پانی میں پڑے ہیں دیکھنا
وہ کنارے پر اُدھر سارس کھڑے ہیں دیکھنا

گونج اُٹھتا ہے پہاڑ ان سارسوں کے شور سے
تھوڑی تھوڑی دیر میں بول اُٹھتے ہیں کس زور سے

جانور جنگل میں آتے ہیں نظر پھرتے ہوئے
پہنچے کھانے کو ثمر دیکھے جہاں گرتے ہوئے

پیتے ہیں چشموں کا پانی لیکن اندیشہ کے ساتھ
خوف ہے ان کو کہ پڑ جائیں نہ یہ شیروں کے ہاتھ

نیلگوں رنگِ سما اس پر ستارے جلوہ گر
جیسے آئیں بلبلے جمنا کے پانی پر نظر

چاند پھرتا ہے زمیں کے گرد کس انداز سے
کوئی خوش رو جس طرح ٹہلے ادا سے ناز سے

ہے زمیں سے اُنس اُسے گو فاصلے پر ہٹ گیا
یہ زمیں کے دل کا ٹکڑا ہی تو ہے جو کٹ گیا

کون گھر جائے بھلا منہ اس ہوا سے موڑ کر
میں نہیں جانے کا شوق ایسی فضا کو چھوڑ کر

آمدِ بہار

ہوا چاروں طرف اقصائے عالم میں پکار آئی
بہار آئی بہار آئی بہار آئی بہار آئی

بہار آئی ہے نیچر اپنی نقّاشی دکھاتا ہے
بہت رنگین نقشے سامنے آنکھوں کے لاتا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جہاں سے مٹ گیا برگِ خزاں کا بدنما سکہ
بہار اب ڈھالتی ہے اشرفی کے پھول کا سکہ

ہوائے صبح اِسکے ساتھ پنکھا جھلتی آتی ہے
ہنسی آتی ہیں کلیاں جب یہ اُنکو مُنہ لگاتی ہے

پہاڑوں سے بہایا اُسنے برفِ صاف پگھلا کر
رواں ہو کر وہی پانی سمندر میں مِلا جا کر

شمیمِ باغ نے سیکھا چلن اِترا کے چلنے کا
زمانہ آ گیا پردہ سے سبزے کے نکلنے کا

دُلھن کی شکل ہر گُل نے لباسِ سُرخ پہنا ہے
شجر کے جسم پر کیا خوشنما پھولوں کا گہنا ہے

ہوا مشاطگی پر نیّرِ اعظم جو آمادہ
سنوارا مختلف رنگوں سے دُنیا کا رُخِ سادہ

تعجب کیا جو ہیبت سے خزاں کے رُخ پہ زردی ہے
کہ وہ فوج اسپہ غالب آئی جسکی سُرخ وردی ہے

نِکل آئے حجابِ اصل سے گل پیرہن لاکھوں
کہیں ہیں سروِ قد لاکھوں کہیں غنچہ دہن لاکھوں

پلاتی ہے شجر کو اوس اپنا دودھ لا لا کر
محبت سے ہوا منہ چومتی ہے بار بار آ کر

جڑیں اندر ہی اندر پھیل کر قوت پکڑتی ہیں
زمیں اُن کو جکڑتی ہے زمیں کو وہ جکڑتی ہیں

چمن اور دشت میں ہے ہر طرف انبار پھولوں کا
جدھر دیکھو زمیں پہنے ہوئے ہے ہار پھولوں کا

عیاں سبزہ پہ اُلفت کی ادائیں کی ہیں سورج نے
بڑھا کر ہاتھ کرنوں کی بلائیں لی ہیں سورج نے

ہیں روشن چاندنی کے پھول یا تارے چمکتے ہیں
کھلے ہیں پھول لالہ کے کہ انگارے دہکتے ہیں

ہزاروں رنگ کی چڑیاں ہیں شکلیں خوشنما جنکی
ادائیں دلربا جنکی صدائیں نغمہ زا جنکی

بہار آنیسے خوش ہیں ہر طرف اِتراتی پھرتی ہیں
ہوا تو ناچتی پھرتی ہے چڑیاں گاتی پھرتی ہیں

دیا ہے تتلیوں کو رزق کا سامان پھولوں نے
کیا بھونروں کو جوشِ فیض سے مہمان پھولوں نے

ہوا ہی نے کھلائے گل ہوا ہی پھر گراتی ہے
زمیں جسنے کیا پیدا وہی پھر ان کو کھاتی ہے،

غرض اے شوقؔ اِترانا عبث ہے حسنِ فانی پر
گھمنڈ انساں کو نازیبا ہے دو دن کی جوانی پر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لاہور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال ایم-اے-پی-ایچ-ڈی-بارایٹ-لا-لاہور

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چاندنی رات

آسماں بادل کا پہنے خرقۂ دیرینہ ہے — یعنی دھندلا سا جبینِ ماہ کا آئینہ ہے
چاندنی پھیکی ہے اس نظارہ خاموش میں — صبحِ صادق سو رہی ہے رات کی آغوش میں
اس قدر اشجار کی حسرت فزا ہے خامشی — بربطِ قدرت کی دھیمی سی نوا ہے خامشی

فطرتِ نظارہ امکاں سراپا درد ہے
اور خاموشی لبِ ہستی پہ آہِ سرد ہے

کنارِ راوی

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی — نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی
پیام سجدہ کا یہ زیر و بم ہوا مجھ کو — جہاں تمام سوادِ حرم ہوا مجھ کو

سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں
خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں

شرابِ سرخ سے رنگیں ہوا ہے دامنِ شام[۱] — لیے ہے پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام
عدم کو قافلۂ روز تیز گام چلا — شفق نہیں ہے یہ سورج کے پھول ہیں گویا
کھڑے ہیں دور وہ عظمت فزائے تنہائی — منارِ خوابگہِ[۲] شاہسوارِ چغتائی

---

۱ شفق ۲ جہانگیر کے مزار کے مینار

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل　　کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل
نظارہ موج کو پھر وجۂ اضطراب ہے کیا　　یہ کہنہ مشق نو آموزِ پیچ و تاب ہے کیا
مقام کیا ہے سرودِ خموش ہے گویا　　شجر! یہ انجمن بے خروش ہے گویا

رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینۂ تیز　　ہوا ہے موج سے ملّاح جس کا گرم ستیز
سبک روی میں ہے مثلِ نگاہ یہ کشتی　　نکل کے حلقۂ حدِّ نظر سے دور گئی
جہازِ زندگیِ آدمی رواں ہے یونہی　　ابد کے بحر میں پیدا یونہی نہاں ہے یونہی
شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا
نظر سے چھپتا ہے لیکن فنا نہیں ہوتا

صُبح

آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامن سحر　　منزلِ ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر
محفلِ قدرت کا آخر ٹوٹ جاتا ہے سکوت　　دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت
چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغامِ حیات
باندھتے ہیں پھول بھی گلشن میں احرامِ حیات

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خاموشی

ذیل کے اشعار علامہ ممدوح نے دریائے نیکر
(ہائیڈ برگ جرمنی) کے کنارے موزوں فرمائے تھے

خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا
فطرت ہے مراقبے میں گویا
وادی کے صدا فروش خاموش
کہسار کے سبز پوش خاموش
خاموش ہے چاندنی قمر کی
شاخیں ہیں خموش ہر شجر کی
تاروں کا خموش کارواں ہے
یہ قافلہ بے درا رواں ہے
کچھ ایسا سکوت کا فسوں ہے
نیکر کا خرام بھی سکوں ہے
اے دل خاموش تو بھی ہو جا
آغوش میں غم کو لے کے سو جا

صبح

پردہ مشرق سے جس دم جلوہ گر ہوتی ہے صبح
داغ شب کا دامنِ آفاق سے دھوتی ہے صبح

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ
بے زباں طائر کو سرمستِ نوا کرتی ہے یہ
سینۂ بلبل کے زنداں سے سرود آزاد ہے
سینکڑوں نغموں سے بادِ صبحدم آباد ہے
خفتگانِ لالہ زار و کہسار و رود بار
ہوتے ہیں آخر عروسِ زندگی سے ہم کنار

حُسن

محفلِ قدرت ہے اک دریائے بے پایانِ حُسن
دیکھتی ہے آنکھ ہر قطرہ میں طوفانِ حُسن
حسن کوہستان کی سنسان خاموشی میں ہے
مہر کی ضو گستری شب کی سیہ پوشی میں ہے
آسمانِ صبح کی آئینہ پوشی میں ہے یہ
شام کی ظلمت شفق کی گل فروشی میں ہے یہ
ساکنانِ صحنِ گلشن کی ہم آوازی میں ہے
ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے
عظمت دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں
طفلکِ ناآشنا کی کوششِ گفتار میں
چشمۂ کہسار میں دریا کی آزادی میں حُسن
شہر میں صحرا میں ویرانے میں آبادی میں حُسن

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وفا

شامِ غربت

وفاؔ صاحب کی اِن نظموں میں فطری جذبات کی جھلک پائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ تمام نیچرل خصوصیات بھی موجود ہیں اسلئے انہیں اس سلسلہ میں لیا گیا ہے۔"

الوداع اے وقتِ مغرب کی شعاعِ آخری
انعقادِ بزمِ شب کی اطلاعِ آخری
ہوتی جاتی ہے ہم آغوشِ سوادِ شام تو
ہے مگر خو کردۂ تاریکئے ایام تو

یوں نہ برباد اے سبیلِ اجتماعِ جلوہ ہو
جا نئی دُنیا میں گرم اختراعِ جلوہ ہو

اُف! یہ جاں پرور خرامِ دلرُبایانہ ترا
دامنِ دشت و جبل پر رقصِ مستانہ ترا
رقص کرتی تو اُترتی ہے در و دیوار سے
رقص کے انداز پیدا ہیں تری رفتار سے

رقص میں ہیں جانور تیری ادائے رقص پر
رقص کرتے ہیں شجر تیری ہوائے رقص پر

اُنکے دونوں وقت آپس میں گلے ملنے کو ہیں
یعنی باہم صبح کے بچھڑے ہوئے ملنے کو ہیں
طائر اُڑنے کو پر پرواز پھیلانے لگے
اپنے اپنے آشیانوں کی طرف جانے لگے

قلب زارم را سپردہ شامِ غربت کردۂ
با ملالم آشنائے رنجِ قربت کردۂ

چادرِ شب تان کر خورشید خاور سو چلا
وادی و کہسار و صحرا پر اندھیرا ہو چلا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چھا رہی ہے غم کی تاریکی دلِ صد پارہ پر — پھرتی جاتی ہے سیاہی دامنِ نظارہ پر

آہ! میں غربت نصیب اور یادِ یارانِ وطن — وہ مرے غمخوار۔ میرے غمگسارانِ وطن

آہ! کسکی یاد سے یہ ہچکیاں آنے لگیں — کثرتِ رقت سے آنکھیں اشک برسانے لگیں

موجزن ہے جوشِ طوفاں بحرِ محسوسات میں — اک تلاطم سا بپا ہے قلزمِ جذبات میں

میں ہوں اک بے بہرۂ لطفِ بہارِ زندگی — نذرِ غربت ہیں مرے لیل و نہارِ زندگی

زندگی نام آمد و رفتِ نفس کا ہے فقط — ورنہ جینے کا سہارا یہ تمنا ہے فقط

کر سکوں غربت میں کوئی کارِ بہبودِ وطن
کاشکہ میرا زیادہ ہو ہنر سودِ وطن

کسان

جب زمانے میں عمل ہوتا ہے پچھلی رات کا — بے خبر سوتا ہے ذرہ ذرہ موجودات کا

کشورِ عالم پہ ہوتی ہے حکومت نیند کی — زیر کر لیتی ہے دنیا بھر کو طاقت نیند کی

لیتے ہیں لطفِ نظارہ نیند کی وادی میں سب — پہنچے ہوتے ہیں اسی خاموش آبادی میں سب

ہوتی ہے ساری خدائی دوش بر دوشِ سکوت — شورشِ ہنگامۂ ہستی ہم آغوشِ سکوت

جنبشِ موجِ ہوا دیتی ہے پیغامِ سکون — دوڑتے ہیں تارِ خاموشی میں احکامِ سکون

برف بنجاتا ہے جب آبِ رواں دریاؤں میں — اور ہو جاتی ہیں ساکن آندھیاں صحراؤں میں

بند ہو جاتا ہی سطحِ بحر پر موجوں کا شور — دشت میں رہتا نہیں جنات کی فوجوں کا شور

چرخ پر یاروں کی ہو جاتی ہی جب رفتار سست — چلتی ہے جب نبضِ [illegible] یار سست

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جبکہ پڑ جاتی ہے مدھم گردشِ افلاک بھی
اونگھتی ہے پے بہ پے نوبیوہ غمناک بھی

طفلِ نوزائیدہ کی ماں کو خبر ہوتی نہیں
طبعِ شاعر کو تلاشِ شعرِ تر ہوتی نہیں

پیٹھ کر لیتا ہے سیدھی زاہدِ شب باش بھی
اور مندھ جاتے ہیں پیہم دیدۂ خفاش بھی

درد کے ماروں کو بھی مسحور کر دیتی ہے نیند
شورشِ زخمِ جگر کافور کر دیتی ہے نیند

کوئی پھرتا ہے بہ احوالِ پریشاں خواب میں
اور کرتا ہے کوئی سیرِ پرستاں خواب میں

الغرض چاروں طرف کامل سکوں ہوتا ہے جب
منجمد خوابیدہ شریانوں میں خوں ہوتا ہے جب

آبِ ساکن آسمانِ نیلگوں ہوتا ہے جب
بے صدا ہنگامۂ دنیائے دوں ہوتا ہے جب

ہوتا ہے جب شہرِ خاموشاں جہانِ زندگی
روئے عالم پر نہیں ملتا نشانِ زندگی

لے کے عین اسوقت اُٹھتا ہے خدا کا نام تو
یعنی پیارا جان سے رکھتا ہے اپنا کام تو

ملتوی کرتا ہے کل پر راحت و آرام تو
کھیت میں جاتا ہے پی کر چھاچھ کا اک جام تو

ہل چلاتا ہے وہاں اِک رنگ میں گاتا ہوا
گرد و پیش اپنے سرور و کیف برساتا ہوا

توڑ دیتی ہیں تری تانیں سکونِ شب کا تار
بربطِ گیتی میں ہو جاتے ہیں نغمے بیقرار

گونجتی ہے دور تک تیری صدائے خوشگوار
باغ میں۔ آوے پہ ٹیلوں سے پرے۔ نالے کے پار

طاری ہو جاتا ہے عالم وجد کا چاروں طرف
اور بندھ جاتی ہے مزا کی ہوا چاروں طرف

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈیک اُ

مرحبا اے ڈیک اُے جانِ تقدس مرحبا
مرحبا اے مظہرِ شانِ تقدس مرحبا

آتی ہے پربت سے تو اٹھکھیلیاں کھاتی ہوئی
ہر جگہ دامان اہلِ آرزو بھرتی ہوئی

تیرے گرد و پیش فیضِ عام جاری ہے ترا
قائم ابتک شیوہ شاداب کاری ہے ترا

پاس سے جن جن زمینوں کے گذر جاتی ہے تو
اک اچھالے سے انہیں سیراب کر جاتی ہے تو

وہ جو کہتے ہیں کہ تو بے مرشد و بے پیر ہے
کیا خبر ان کو تیری کیا عظمت و توقیر ہے

بےخبر شاکی عبث تیری غضبناکی کے ہیں
آہ! آخر رہنے والے عالم خاکی کے ہیں

تو تلاطم آشنائے انقلابِ روزگار
انکی ہستی سربسر موج سراب روزگار

رکھنا اپنا ہی خیال ان کا یہی دستور ہے
آپ اگر ڈوبے تو جگ ڈوبا مثل مشہور ہے

شانِ خلاقی کو خالق کھو نہیں سکتا کبھی
بندے کا چاہا ہمیشہ ہو نہیں سکتا کبھی

آدمی کو دخل قدرت کے اصولوں میں نہیں
کونسا گلشن ہے کانٹے جسکے پھولوں میں نہیں

آئیں جائیں اور مریں انساں بہے جاتی ہے تو
قائم اپنی وضعداری پر رہے جاتی ہے تو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اردو مرکز لاہور

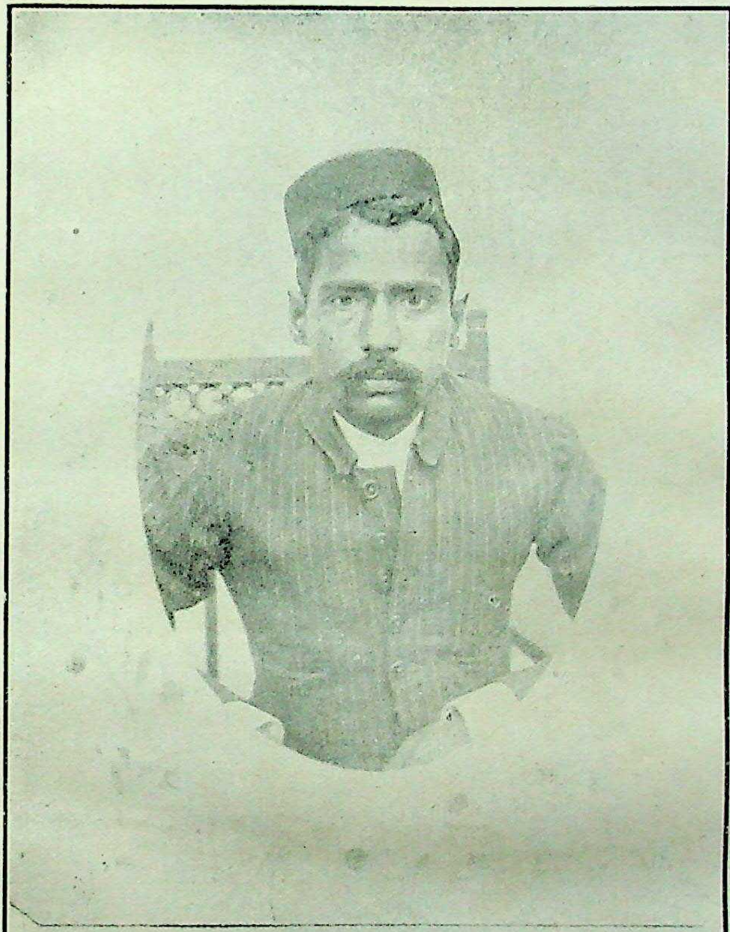

حضرت سرور جہان آبادی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرور

بیر بہوٹی

آہ! او ننھے سے کیڑے نازشِ صحرا ہے تو　　دشت میں اک سُرخ چھوٹا سا گلِ رعنا ہے تو
صفحۂ ہستی پہ اک نقشِ تحیر زا ہے تو　　شعلۂ زارِ حُسن کی چھوٹی سی اک دنیا ہے تو

برقِ عالم سوز کی ننھی سی ہیکل ہے کوئی
آتشِ یاقوت کی چھوٹی سی مشعل ہے کوئی

کچھ عجب عالم ہے تیرے حسن کے انداز کا　　سرخ ڈورا ہے کسی چشمِ فسوں پرداز کا
قطرہ مضطر ہے خونِ کُشتگانِ ناز کا　　قلب خوں گشتہ ہے مژگاں پہ کسی جانباز کا

یا شفق کا کوئی ٹکڑا ہے زمیں پر جلوہ گر
جامِ زریں میں ہے یا صہبائے احمر جلوہ گر

گل بداماں ہے شفق میں شعلۂ تنویرِ حسن　　خونِ عاشق یا زمیں پر ہے گریباں گیرِ حسن
یا عقیقِ سرخ کی چھوٹی سی ہے تعبیرِ حسن　　نقشِ نیرنگِ فسوں ہے یا کوئی تصویرِ حسن

جلوۂ گل ہے فضائے وادئ پرخار میں
سرخ تکمہ ہے قبائے سبزۂ کہسار میں

جلوۂ گل سے ہے رنگیں روئے زیبائے بہار　　نازنیں ہے یا کوئی محوِ تماشائے بہار
یا مے گلرنگ سے گلگوں ہے مینائے بہار　　یا ہے آغشتہ بخوں داغِ سویدائے بہار

سبزۂ کہسار نے یا لعل اگلا ہے کوئی
چُن رہی ہے پھول یا دوشیزہ رعنا کوئی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گنگا

اے آبِ رودِ گنگا! اُف ری تری صفائی — یہ تیرا حُسنِ دلکش! یہ طرزِ دلرُبائی
تیری تجلّیاں ہیں جلوہ فروشِ معنی — تنویر میں ہے تیری اِک شانِ کبریائی
جمنا تری سہیلی۔ گو ساتھ کی ہے کھیلی — اُس میں مگر کہاں ہے تیری سی جانفزائی
بے لوث تیرا دامن ہے داغِ معصیت سے — موزوں ہے تیرے قد پر ملبوسِ پارسائی

دلبند ہم ہیں تیرے۔ لختِ جگر ہیں تیرے
نخلِ مراد ہے تو اور ہم ثمر ہیں تیرے

مینو سواد تجھ سے ہیں وادیاں ہماری — اور کشتِ آرزو ہے رشکِ جناں ہماری
وہ دن بھی ہو گا۔ ہونگے جب ہم غریقِ رحمت — اور تیری نذر ہوں گی یہ ہڈیاں ہماری
گنگا میں پھینک آنا بعدِ فنا اُٹھا کر — برباد ہو نہ مٹی او آسماں ہماری

یارب نہ دفن کرکے احباب بھول جائیں
لیکر ہمارے خوش خوش گنگا کو پھول جائیں

او پاک نازنین! او پھولوں کے گہنے والی — سرسبز وادیوں کے دامن میں بہنے والی
او ناز آفریں! او صدق و صفا کی دیوی — او عفّتِ مجسم پربت کی رہنے والی
صلِّ علیٰ! یہ تیری موجوں کا گنگنانا — وحدت کا یہ ترانہ! او چپ رہنے والی

حُسنِ غیور تیرا ہے بے نیاز ہستی
تو بحرِ معرفت ہے او پاکباز ہستی

ہاں تجھ کو جستجو ہے کس بحرِ بیکراں کی — ہم پر تو کچھ حقیقت کھُلتی نہیں جہاں کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اے پردہ سوزِ امکاں! اے جلوہ ریز عرفاں
تو شمع انجمن ہے کس بزم دلستاں کی

کیوں جادۂ طلب میں پھرتی کشاں کشاں ہے
تجھ کو تلاش ہے کس گم گشتہ کارواں کی

جاتی ہے تو کہاں کو۔ آتی ہے تو کہاں سے
وابستگی ہے تجھ کو کس بحر بے نشاں سے

آئی نظر تجلی جب شاہدِ ازل کی
ذرّوں میں جا کے چمکی پھولوں میں جا کے جھلکی

ہندوستان ہے اک دریائے حسنِ قدرت
اور اسمیں پنکھڑی ہے تو خوشنما کنول کی

نکلی ہمالیہ سے محوِ خروش ہو کر
تو آہ تشنہ لب تھی وہ جلوۂ ازل کی

کرتی ہوئی زمیں پر موتی نثار آئی
درشن کو آہ! ہر کے تو ہردوار آئی

یہ جوش سبزۂ گل۔ یہ تیری آب باری
قدرت کے چپّہ چپّہ پر یہ شگوفہ کاری

ہندوستاں کو تو نے جنّت نشاں بنایا
نہریں کہاں کہاں ہیں تیرے کرم کی جاری

اے آب رودِ گنگا! موجوں میں تیرے ملکر
موج سراب ہستی ہو بے نشاں ہماری

بعدِ فنا ہمارے پھولوں میں بُو ہو تیری
گم ہوں رہِ طلب میں تو جستجو ہو تیری

آئے اجل کی زد پر جب اپنی عمرِ فانی
اور ختم رفتہ رفتہ ہو سیل زندگانی

دنیا سے آہ! جب ہو اپنے سفر کا ساماں
بالیں پہ اقربا ہوں سرگرم نوحہ خوانی

جب ہونٹ خشک ہوں اور دشوار ہو تنفّس
احباب اپنے منہ میں ٹپکائیں تیرا پانی

ہنستے ہوئے جہاں سے ہم شادکام جائیں
دنیا سے پی کے تیری اُلفت کا جام جائیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جمنا

دھیمی دھیمی بہنے والی ایک نہرِ دل نشیں
آبجو چھوٹی سی اِک نازک خرام و نازنیں

تشنگیٔ شوق گنگا میں بجھانے کے لئے
جا رہی ہے اپنی ہستی کو مٹانے کیلئے

یہ وہ جمنا ہے کہ دلکش جسکا ہے اندازِ حُسن
دیکھتے ہیں آہ عاشق جسکا خوابِ نازِ حُسن

یہ وہ جمنا ہے کہ گاتی ہیں سخنور جسکے گیت
مطربانِ خوش گلو کی ہیں زباں پر جسکے گیت

❖

یہ وہ جمنا ہی جہاں لے لیکے جلوت کے مزے
لُوٹے ہیں عشاق نے برسوں محبّت کے مزے

یہ وہ جمنا ہی کہ رادھا سی حسیں نے مدتوں
برج کی اِک پاکدامن نازنیں نے مدتوں

بنسی والے[۱] کی جدائی میں اُڑا کر سر پہ خاک
اپنے اشکوں سے کیا ہی دامنِ ساحل کو پاک

یہ وہ جمنا ہی جہاں اِک بانوے پردہ نشیں[۲]
آگرہ میں محوِ آسائش ہے جو زیرِ زمیں

رُخ سے آہستہ اُلٹ کر چادرِ آبِ رواں
دیکھتی تھی مُسکرا کر منظرِ آبِ رواں

❖

آہ! اے نہرِ لطافت! آہ! اے بحرِ جمال
دل میں ہے پہلو نشیں اب تک ترا نقشِ خیال

گرچہ تجھ میں اب نہیں وہ جلوۂ شانِ کہن
وہ حسیں تو ہے کہ ای شمعِ شبستانِ کہن

حُسنِ رفتہ میں ہی تیرے اب بھی اک دلکش ادا
تیرے کمُلائے ہوئے پھولوں میں ہی بوئے وفا

❖

تو وہ دریائے مقدّس ہی کہ ہی عصیاں سے پاک
تیرا دامن اب بھی ہی آلائشِ انساں سے پاک

---

[۱] مراد کشن جی — [۲] ممتاز محل بیگم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تیری شوکت کے ہیں شاہد لیے وفادارِ کہن — تیرے برجوں اور تیرے قلعوں کے آثارِ کہن
تیرے ساحل سے ٹپکتی اب بھی ہے شانِ بلند — آسماں فرسا ہیں اب بھی تیرے ایوانِ بلند
تیرے فرسودہ نشاں ہیں نقشِ نازِ حسن و عشق — تیری موجوں میں نہاں ہے آہ! اسرارِ حسن و عشق

آہ! او نرگسیں ادا! او! دلّی والی نازنیں — او! دو عالم کے حسینوں سے نرالی نازنیں
یاد آیا میکہ دلکش تھے تیرے نقش و نگار — دن مرادوں کے تھے - اور جوشِ جوانی کا ابھار
چڑھ کے جب مینار پر اک لعبتِ[1] ناز آفریں — دیکھتی تھی تیری موجوں کی ادائے دلنشیں
وہ کفِ سیلاب - وہ شورِ تلاطم ہائے ہائے — تیری موجوں کا وہ اندازِ تبسم ہائے ہائے

دھیمی دھیمی وہ تری رفتار بل کھائی ہوئی — وہ نظر جھینپتی ہوئی چتون وہ شرمائی ہوئی
وہ سُریلی نغمۂ جوشِ تلاطم کی صدا — آہ! وہ دلکش ترے سازِ ترنم کی صدا
برج کی او پاکدامن او مقدس نازنیں — نقش ہے دل پر تری اک اک ادائے دلنشیں

اب کہاں جمنا! تری موجوں کی مستانہ وہ چال — اب کہاں پانی کے جھرنے اور وہ لطفِ برشگال
اب کہاں چھوٹا سا وہ رادھا کا کنجِ خوشگوار — اب کہاں وہ آہ! متھرا! تیرے پھولوں کی بہار
اب کہاں وہ بنسی والے کی ادائے جاں نواز — اب کہاں وہ آہ! مُرلی کی صدائے جاں نواز
اب کہاں وہ خلوتِ راز و نیازِ حسن و عشق — بے صدا زیرِ زمیں ہے آہ! سازِ حسن و عشق

---

[1] روایت ہے کہ پرتھوی راج نے دہلی کا وہ مینار جو آج قطب کی لاٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس غرض سے بنوایا تھا کہ اس کی بیٹی مینار پر چڑھ کر جمنا جی کے درشن کر سکے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

او تلوّن کیش! او کافر ادا! اور دُوں سِتمگار
تو نے بدلے رنگ لاکھوں آہ! وضعِ روزگار

خاک اُٹھکر آہ! سرِ پر دامنِ ساحل اُڑا
ٹکڑے ٹکڑے کر جگر کو۔ پارہ ہائے دل اُڑا

سوزشِ غم سے پگھل جا آہ! اے ریگِ رواں
ذرّے ذرّے میں ترے تصویرِ عبرت ہی نہاں

اب کہاں وہ کنجِ دلکش۔ اب کہاں رُدہا کا عیش
ہے برنگِ خندۂ گل بے بقا دنیا کا عیش

اے خوشا قسمت تری جمنا! خوشا تیرے نصیب
واہ وا! تیرا مقدّر۔ واہ وا۔ تیرے نصیب

تو نے دیکھی ہا ہے وہ بن مرلی والے کی ادا
دونوں عالم کے حسینوں سے نرالے کی ادا

اور سُنی بنسی کی ہی برسوں صدائے دل نواز
داستانِ دردِ دل۔ افسانۂ سوز و گداز

محشرستانِ الم کمبخت ہی کر دل کو چاک
چیر پہلو کو کہ نکلیں نالہ ہائے دردناک

تا کُجا! یہ سرگذشتِ داستانِ درد و غم
چھیڑ اے جمنا! کوئی تازہ بیانِ درد و غم

ہو نہ لیکن آہ! تیرا شورِ ماتم دلخراش
تیرے نالوں کی صدا یعنی ہو کم دلخراش

اے لبِ ساحل! اُسنا ستیوں کی عصمت کا بیاں
پردۂ افسانہ میں سوزِ محبّت کا بیاں

تیرے پہلو میں ہی یہ کس حور وش کی یادگار
جس سے راتوں کو اُٹھا کرتے ہیں آہوں کے شرار

آہ! فرسودہ نشانِ عصمتِ جاں باز تو
کس پری پیکر کا ہے نقشِ وفائے ناز تو

ہے تری تعمیر میں مضمر وہی شانِ وفا
تیری ہر خشتِ کہن ہے جوہر کانِ وفا

غُل نہ کر۔ آہستہ آہستہ ہو اے جمنا! رواں
تاجِ عصمت کا یہاں ہی اِک دُرِ یکتا نہاں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اے زہے اشوکت تری جمنا - زہے اعزاز و شاں — تجھ پہ لہرایا گیا اسلام کا صدیوں نشاں
ہائے او وہ ترکوں کے دستے اور وہ سنگینوں کی شان — ترچھے بانکے وہ جواں - وہ چار آئینوں کی شان

بے صدا زیرِ زمیں ہے بزمِ شاہانِ غیور — آہ ! جمنا ! تجھ میں لیکن ہے وہی شانِ غرور
آہ ! او اشکوہ طرازِ دستِ بیدادِ اجل — رو نہ خونِ آرزو - او ! محوِ فریادِ اجل
آہ ! اس دارِ فنا میں ہے بقا کس کیلئے — چھوڑنے والا ہے شاہین قضا کس کیلئے

آہ ! اُس خوابِ شبانہ کا ہی مجھکو انتظار — اُس سرورِ عاشقانہ کا ہے مجھکو انتظار
تیری اِک اِک موج تھی جب آہ ! طوفانِ کوششِ شوق — حلقۂ گرداب تھا جب ہالۂ آغوشِ شوق
جب کسی کے گیسوئے پُرخم کی سودائی تھی تو — اور لبِ ساحل پہ روضہ کی تماشائی تھی تو
آہ ! جمنا ! تجھکو دورِ باستانی کی قسم — شوکتِ دیرینۂ صاحبقرانی کی قسم
کیا نہ ہونگے تجھکو وہ دلکش مناظر پھر نصیب — عظمتِ اسلام کے اگلے مظاہر پھر نصیب
ہو کے مضطر آہ ! جوشِ اضطرابِ دل سے کیا — یونہیں ٹکرایا کرے گی سر کو تو ساحل سے کیا

کون یہ پردہ نشیں ہے تیرے دامن میں نہاں — کِسکا چہرہ ہے نقابِ لف پُرفن میں نہاں
تیری موجوں میں ہے یہ کس کی صدائے دلفریب — گا رہی ہے کون یہ غارت گرِ صبر و شکیب
خانۂ دل میں ہے تیرے کون محوِ رقصِ ناز — آ رہی ہے کسکی چھاگل کی صدائے جاں نواز
وہ سمن اندام ہے یہ شاہدِ پردہ نشیں — جسکے پھولوں میں ہی اب تک بوئے فردوس بریں
حوریں آکر خلد سے طوفِ مزارِ پاک کو — جھاڑتی پلکوں سے ہیں گردِ جبیں [illegible] کو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

او اے نقش و نگارِ شوکتِ عہدِ کہن — آہ اے آئینہ دارِ شوکتِ عہدِ کہن
ہم نے مانا تجھ میں اب وہ شان برنائی نہیں — وہ غرورِ حسن۔ وہ تمکیں۔ وہ رعنائی نہیں
ہم نے مانا تیرے چہرے کی ضیا جاتی رہی — تیری موجوں کی وہ مستانہ ادا جاتی رہی
منہ پہ گمنامی کا آنچل لے نہ اے پردہ نشیں — یونہی سرگرم خرام ناز رہ اے نازنیں
سر کو ٹکرایا کرے ساحل سے سیلِ روزگار — تیری شہرت کے نشاں صدیوں رہینگے یادگار

چکبست

برسات

بندھ گئی ہے رحمتِ حق سے ہوا برسات کی — نام کھلنے کا نہیں لیتی گھٹا برسات کی
اُگ رہا ہے ہر طرف سبزہ در و دیوار پر — انتہا گرمی کی ہے اور ابتدا برسات کی
دیکھنا سوکھی ہوئی شاخوں میں بھی جان آ گئی — حق میں پودوں کے مسیحا ہے ہوا برسات کی
یار اُتر جائیں گے بحرِ غم سے رندِ بادہ نوش — لے اُڑیگی کشتیٔ مے کو ہوا برسات کی
خود بخود تازہ اُمنگیں جوش پر آنے لگیں — دل کو گرمانے لگی ٹھنڈی ہوا برسات کی
وہ دعائیں میکشوں کی اور وہ لطفِ انتظار — ہائے کن نازوں سے چلتی ہے ہوا برسات کی
میں یہ سمجھا ابر کے رنگین ٹکڑے دیکھکر — تخت پریوں کے اُڑا لائی ہوا برسات کی

ناز ہو جس کو بہارِ مصر و شام و روم پر
سرزمینِ ہند میں دیکھے فضا برسات کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کشمیر

پانی میں ہے چشموں کے اثرِ آبِ بقا کا　　ہر نخل پہ عالم خضرِ سبز قبا کا
جو پھول ہے گلشن میں وہ ہے نورِ خدا کا　　سائے میں شجر کے ہے اثر ظلِّ ہما کا
مُبداء کرمِ عام کی ہر جوئے رواں ہے
سرچشمۂ فیض چمن آرائے جہاں ہے

وہ موج ہوا کا حرکت ابر کو دینا　　چشموں سے پہاڑوں کے وہ اُڑتا ہوا پھینا
گاتے ہوئے ملاحوں کا وہ کشتیاں کھینا　　دل کا وہ سرِ شام ادھر کرڈمیں لینا
وہ عکس چراغوں کا جھلکتا نظر آنا
پانی کا ستارہ بھی چمکتا نظر آنا

ہر لالۂ کہسار ہے شکلِ گلِ راحت　　داغ اُس کے یا ہیں خالِ رُخ حورِ مسرت
کیا سبزۂ خوشرنگ ہے سرمایۂ عشرت　　دل کے لئے ٹھنڈک ہی جگر کیلئے فرحت
ایسا نہیں قدرت نے کیا فرش کہیں پر
اس رنگ کا سبزہ ہی نہیں روئے زمیں پر

وہ صبح کو کہسار کے پھُولوں کا مہکنا　　وہ جھاڑیوں کی آڑ میں چڑیوں کا چہکنا
گردوں پہ شفق کوہ پہ لالے کا لہکنا　　مستوں کی طرح ابر کے ٹکڑوں کا بہکنا
ہر پھول کی جنبش سے عیاں ناز پری کا
چلنا وہ دبے پاؤں نسیمِ سحری کا

۱؎ ایک جھیل کا نام ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ طائر کہسار لب چشمۂ کہسار　　وہ سرد ہوا وہ کرمِ ابر گہربار
وہ میوۂ خوشرنگ وہ سرسبز چمن زار　　اک آن میں صحت ہو جو برسوں کا ہو بیمار
یہ باغِ وطن رشکِ گلزارِ جناں ہے
سرمایۂ نازِ چمن آرائے جہاں ہے

ہے خطۂ سرسبز میں اک نور کا عالم　　ہر شاخِ شجر پر شجرِ طور کا عالم
پروین ہے یہ خوشۂ انگور کا عالم　　ہر خار پہ بھی ہے مژۂ حور کا عالم
نکلے نہ صدا ایسی مغنی کے گلو سے
آتی ہے جو آوازِ ترنم لبِ جو سے

میووں سے گرانبار وہ اشجار کے ڈالے　　بکھرے ہوئے وہ دامنِ کہسار پہ لالے
اڑتے ہوئے بالائے ہوا برف کے جھالے　　دیکھے جو کوئی دور سے ہیں روئی کے گالے
وہ ابر کے ٹکڑوں کا تماشا شجروں میں
جھرنوں کی صدائیں وہ پہاڑوں کے دروں میں

چھوٹے ہوئے اس باغ کو گذرا ہے زمانہ　　تازہ ہے مگر اس کی محبت کا فسانہ
عالم نے شرف جن کی بزرگی کا ہے مانا　　اٹھتے تھے اسی خاک سے وہ عالم و دانا
تن جن کا ہے پیوند اب اس پاک زمیں کا
رگ رگ میں ہماری ہے رواں خون انہیں کا

ہاں میں بھی ہوں بلبل اسی شاداب چمن کا　　ہے چشمۂ فردوس یہ عالم ہے دہن کا
کس طرح نہ سرسبز ہو گلزار سخن کا　　ہے رنگ طبیعت میں چمن زارِ وطن کا
تازے ہیں مضامین بھی طبیعت بھی ہری ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہاں گلشنِ قومی کی ہوا سر میں بھری ہے

روش

طاؤس

یہ کیف گہ دشت یہ برسات کا موسم + یہ وجد کا عالم
ہے رقص میں طاؤس کہ اک رنگ مجسم + رقصدۂ پیہم
سینائے کلیمی ہے کہ ہے سینۂ زریں + یا چشمۂ سیمیں
جنبش میں ہے اعجاز ہے اک ادائے رنگیں + یا گردنِ پر خم
نیلوفری دم پر ہیں یہ پاشیدہ جواہر + یا چرخ پہ اختر
یا نیند سے جاگے ہوئے سبزے کی جبیں پر + ہے رقص میں شبنم
موسیقیِ صحرا تو نہیں وجد میں رقصاں + صد رنگ بداماں
یا نغمہ سرا ہے کوئی طاؤس خراماں + برہم زنِ عالم
اے جانِ ترنم! یہ تری زمزمہ سازی + جذبات نوازی
یہ سلسلۂ مستیٔ الحانِ حجازی + یہ نغمۂ پیہم
مدہوشیٔ "محویت کامل" سے جو جھوما + طاؤس نہیں تھا
میں نے ہی نہیں آج تو فطرت نے بھی دیکھا + نغمے کو مجسم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نادر

دھرتی ماتا

اے مری دھرتی ماتا مائی — اے سارے سنسار کی دائی
بوڑھے بچے پالنے والی — کچے بچے پالنے والی
آدم و حوا کی اولادیں — سب ہیں تیری ہی اولادیں
تیرے پیٹ پہ روویں گاویں — ناچیں کودیں شور مچاویں
تجھ سے پیدا چڑیا چنگل — طوطے - مینا - شاما - بلبل
کالی گھٹائیں ساقن تیری — بادِ بہاری مالن تیری
باغ میں ہے ہریالا تیرا — گاتی ہے بلبل سہرا تیرا
تیرے باغ اور تیرے جنگل — تیرے اکھاڑے تیرے دنگل
تیرے کھیت اور تیری جھیلیں — تیری دکانیں تیری سبیلیں
تیری نہر کا بہتا پانی — برسوں دیکھی اس کی روانی
گھنٹوں بیٹھا ہوں میں جا کر — پاؤں پانی میں لٹکا کر
ہری بھری پھلواریاں تیری — وہ بیلے کی جھاڑیاں تیری
پھرتی ہیں یوں میری نظر میں — پائیں باغ ہو جیسے گھر میں
کوسوں تک وہ تیرا سبزا — دھانی - ماشی - کاہی - بھورا
کوسوں تک وہ تیرے میداں — ستھرے صاف - چٹیلے میداں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

منشی نادر علی خاں نادر کاکوروی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چھٹکی چھٹکی جھاڑیاں اُس پر — قدرت کی گلکاریاں اُس پر
تال۔ تلیاں۔ دریا۔ ریتی — باغ۔ چمن۔ آبادی۔ کھیتی
ایسے تھے سب میری نظر میں — پائیں باغ ہو جیسے گھر میں
جب میں یہ سب دیکھ رہا تھا — خوش تھا دل اور یہ کہتا تھا
حدِّ نظر کو اور بڑھاؤں — ایسی بلندی پر چڑھ جاؤں
ایسی چوٹی پر بیٹھوں میں — صاف جہاں سے دیکھ سکوں میں
شہر اور صوبے۔ گاؤں اور قصبے — بکھرے بکھرے۔ چھٹکے چھٹکے
سارا قدرت کا فرنیچر — میرے آگے آئے سمٹ کر
ساری انسانی آبادی — یعنی دُنیا کی آبادی
میرے آگے کھیل رہی ہو — روتی گاتی اور ہنستی ہو
اس محویّت میں جب میں تھا — مجھکو ہُوا معلوم کہ گویا
کوئی مجھکو کھینچ رہا ہے — چونک پڑا میں کون ہے کیا ہے؟
لیکن آہ نہ جانا مَیں نے — تجھکو نہ تھا پہچانا میں نے
اب جو مَیں نے ہوش سنبھالا — غور سے تجھ کو دیکھا بھالا
کھل گئی تیری ظاہر داری — دھوکہ بازی اور مکاری
یعنی کشش وہ تیری ہی تھی — تو ہی مجھ کو کھینچ رہی تھی

آخر تو نے گرا کر چھوڑا
خاک میں مجھ کو ملا کر چھوڑا

اے مری جھوٹے وعدوں والی — چکنی چپڑی باتوں والی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جس کی دوست اُسی کی دشمن — جس کی مولد اُسی کی مدفن
جسکو سنوارے اُسکو بگاڑے — جس کو پالے اُسی کو مارے
جانی دشمن اچھی خاصی — جان کی بھوکی خون کی پیاسی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حیا

سکوتِ شام

حکومتِ صبح ختم ہوتی ہے، لشکرِ شام آ رہا ہے
شفق کے پردوں میں خسروِ آفتاب چہرہ چھپا رہا ہے
نظامِ عالم پہ ہے اُداسی، زمین ہیئت بدل رہی ہے
خموشیوں کا متین پرچم ہواؤں میں لہلہا رہا ہے
جہانِ فطرت میں لی ہے انگڑائی سب نے جو دن کو سو رہے تھے
اَب آسمان اپنی انجمن کو پھر از سرِ نو سجا رہا ہے

سکوت کا جام چل رہا ہے
سکوت دنیا بدل رہا ہے
سکوت ہر شے میں ڈھل رہا ہے

کنول خموشی کا جل رہا ہے۔ سکوت دنیا پہ چھا رہا ہے

۲

خموش ہیں دشت و کوہ و دریا ہیں محو گلزار و گلستاں بھی
ہر اک شے پر جمود سا ہے۔ یہاں بھی افسردگی وہاں بھی
نہ شور بازار میں کہیں ہے نہ غل ہے بچوں کا ہر گلی میں
اور اپنے گلے کو دشت سے لیکے لوٹ آیا ہے گلہ باں بھی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خبر نہیں حرکتِ نمو کو کیا یہ کس چیز نے معطّل ؟
خمیدہ سر ہیں تمام شاخیں سمٹتی جاتی ہیں پتیاں بھی
درخت پتھر بنے کھڑے ہیں، پہاڑ سایہ بنے ہوئے ہیں
سکوت میں آبشار بھی ہیں رواں ہیں چپ چاپ ندیاں بھی

عجب اداسی ہے مقبروں پر
عجیب ہیبت سی ہے دروں پر
تمام چھوٹے بڑے گھروں پر

تمام پُر جوش منظروں پر سکوت پردے گرا رہا ہے

(۱۳)

پرند پھر اپنے آشیانوں کی سمت جنگل سے آ رہے ہیں
جو نغمہ زن جوشِ صبح سے تھے "وہ شام" کے گیت گا رہے ہیں
دوپٹے جھاڑے ہوئیں روانہ پھر اپنے گھر کھیت والیاں بھی
پھر اپنے تھانوں پہ بیٹھنے کو کساں کے بیل جا رہے ہیں
تمام دن واقعاتِ نو نے بھرا ہے سازِ حیات ان کا
طیور کے پُرسکوں ترانے نئے فسانے سنا رہے ہیں

اُداس ہے شورشِ جہاں بھی
ہے سست رفتارِ کارواں بھی
تھکی ہوئی رجزِ ساریاں بھی

یہ آخری نطق کا سماں بھی خموشیوں میں سما رہا ہے

CC-0 Agamnidam Digital Preservation Foundation, Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ظفر علیخاں

دھوپ اور چاندنی

روزِ روشن میں مجھے کل ماہتاب آیا نظر — دھوپ کی تیزی تھی اور ڈھلنے لگی تھی دوپہر
یوں فلک پر ماند اور پھیکا نظر آتا تھا چاند — طفلِ مکتب کا پتنگ اُڑتا ہو جیسے اوج پر

✣

روزِ روشن میں پڑھی کل میں نے اِک شاعر کی نظم — اس کو نثر ہی سے بھی پایا میں نے بڑھکر منتشر

✣

لیکن آخر جذبۂ دل کے تلاطم کیطرح — چشمۂ خورشید کی موجیں گئیں یکسر گذر
اور شب نے آکے شہر و وادیِ کہسار کو — چھپا لیا اپنی خموشی اور حیا سے سر بسر

✣

چاند نکلا اوڑھ کر اسوقت چادر ناز کی — حورِ عیں آکر ہوئی جنّت سی گویا جلوہ گر
وادیِ شب پر بہایا اُس نے دریا نور کا — نقرئی ابر اُس نے برسایا زمیں پر یا مگر

✣

اب جو پھر اس چاندنی میں نظم وہ میں نے پڑھی — وجد طاری ہو گیا مجھ پر ہوا ایسا اثر
منکشف مجھ پر کئے بنکر مفسّر رات نے — وہ دقائق اور معارف تھی جو اُس میں مستتر

✣

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

طوفانِ عظیم حیدرآباد دکّن

او نامراد ندی تجھ پر غضب خدا کا — اُلٹا ہے تو نے تختہ یارانِ آشنا کا
اچھا کیا ادا حق ہمسائیگی کا تو نے — ہم تجھ سے لو لگائیں تو نے ہمیں کو تاکا
اِک کاروانِ آصف اُترا ترے کنارے — او ناسپاس تو نے ڈالا اسی پہ ڈاکا
تیری ہر ایک ٹکر داعی بنی اجل کی — تیرا ہر ایک تھپیڑ قاصد بنا قضا کا
منجدھار میں ہے کشتی ٹوٹا ہوا ہے لنگر — سر پر ہے رات کالی طوفان ہی بلا کا
شب ہے شبِ قیامت دن ہے حساب کا دن — وقت آ گیا سزا کا عہد آگیا جزا کا

اِس واقعہ کا ماتم برسوں بپا رہے گا
کانٹا ہر ایک دِل میں غم کا چبھا رہے گا

اُمڈی ہوئی ہے ندی چھایا ہوا ہے بادل — پاٹ اسقدر بڑا ہے سب ہو گیا ہی جل تھل
اِکبار گی گئے کھل گردوں کے سب دریچے — بادل چلا ہے بن کر طوفان کا ہراول
قدرت کی طاقتوں کو دستِ قضا ہی روکے — اِنساں کی کوششیں ہیں بیکار اور معطّل
ساحل پہ گھر ہیں جنکے وہ دلمیں کہہ رہے ہیں — مرنا ہمیں ہے آخر مرنا ہمیں ہے اوّل
پانی ہر اِک طرف سے گھیرے ہوئے ہی گھر کو — جاں تلملا رہی ہے دل ہو رہا ہے بیکل
گرنے لگے مکاں جب کہنے لگے مکیں سب — ہے آج کوچ اپنا ساماں چلا گیا کل
ہر ہر کھنڈر میں لاشے صدہا پڑے ہوئے ہیں — بلدہ کا ہر محلّہ ہے کربلا کا مقتل
واں موجبِ اجل تھی پیاسوں کی تشنہ کامی — یاں باعثِ فنا ہے آبِ بقا کا چنگل
محشر کا صور پھونکا [illegible] — شورِ نشور برپا بلدہ میں ہو رہا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لاہور

مولانا غلام بھیک نیرنگ بی اے ایل ایل بی پلیڈر انبالہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

برسات

ابر تھا چھایا ہُوا اور فصل تھی برسات کی
تھی زمیں پہنے ہوئے وردی ہری بانات کی

آفتاب اوڑھے ہوئے تھا چادرِ آبِ سیاہ
برق کی چشمک زنی سے خیرہ ہوتی تھی نگاہ

بادل اتنے میں دُرِ ناسفتہ برسانے لگا
داستانِ قلزم و عمّاں کو دوہرانے لگا

جُھوم کر اٹھی گھٹا برسی برس کر چُھٹ گئی
گرد کی چادر زمیں کے مُنہ سے فوراً ہٹ گئی

بادلوں سے نورِ خورشید اُس طرف چھننے لگا
سائباں قوسِ قزح کا اِس طرف بننے لگا

جنگلوں میں مست ہو کر ناچتے پھرتے تھے مور
کوہساروں میں چکوروں نے مچا رکھا تھا شور

ڈھل کے پہنچا تھا افق کے آستاں تک آفتاب
تھی شفق کی اُسکے مُنہ پر ایک نارنجی نقاب

یہ نظر آرا مناظر تھے کچھ ایسے دل فریب
ہاتھ سے جاتا رہا دل میرے اور دل سے شکیب

عالم از خود رفتگی کا مجھ پہ طاری ہو گیا
جوشِ مستی کا میری رگ رگ میں ساری ہو گیا

نیرنگ

نیرنگِ شفق

ہوا ہے واردِ مغرب جو خسروِ خاور
بنا ہے اسکے لئے قصرِ زر نگار شفق

نگاہِ شوق کی گرمی سے جھینپ جاتی ہے
حیا کے جوش سے ہے سُرخی عذارِ شفق

دیا ہے ابر کو اک دھوپ چھاؤں کا خلعت
لگا جو بانٹنے انعام تاجدارِ شفق

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اِسی کے شوق میں دن بھر سفر میں تھا خورشید ہُوا ہے کیا ہی محبّت سے ہمکنارِ شفق
خمِ فلک کو مے لالہ گوں سے پُر کر کے قدح کشی میں ہے مصروف بادہ خوارِ شفق

عیدِ باراں

وہ بھیجا ابرِ دریا بار خالق کی عطاؤں نے اثر آخر دکھایا تشنہ کاموں کی دعاؤں نے
منادی رعد نے کی آمدِ بارانِ رحمت کی دیا ہے تار پیغامِ طرب ٹھنڈی ہواؤں نے
گُہر برسے فلک سے لعل و نیلم خاک سے نِکلے جواہر ریزیاں کیا کیا دکھائی ہیں گھٹاؤں نے
غضب ہے ابروئے قوسِ قزح کا غمزۂ رنگیں نگاہوں کو بنایا خون بجاں اسکی اداؤں نے
لگایا ناخنِ قوسِ قزح نے زخمۂ رنگیں سماں باندھا ہے کیا سازِ تماشا کی نواؤں نے
مچی ہیں رنگ رلیاں جنگلوں میں سبزہ و گل کی منائی عیدِ باراں باغ کے رنگیں قباؤں نے
سریلے راگ سوجھے مطربانِ بزمِ فطرت کو اُڑائیں چھوٹ کی تانیں چمن کے خوش نواؤں نے

فصلِ بہار

گلشن میں آمد آمدِ فصلِ بہار ہے ہر طیرِ نغمہ سنج سرشاخسار ہے
سرگرم ہیں جو ایسے ہی قدرت کے کارکن کل لالہ زار ہوگا جو اب کوہسار ہے
محسوس کون باغ کی کرتا نہیں کشش ہے کون دل پہ آج جسے اختیار ہے
مخمل کا فرش باغ میں سبزہ بچھا چکا اب تو عروسِ گل کا فقط انتظار ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کچھ حظ اٹھالے تو بھی کہ دو دن ہیں سیر کے
ناداں! بہار باغ کا کیا اعتبار ہے

منہ موتیوں سے گل کا بھرا ہے بہار نے
جو قطرہ اسکا ہے وہ دُرِ شاہوار ہے

ہے موسم بہار جنوں خیز بیخودی
جو شے ہے بیقرار ہے بے اختیار ہے

برکھا رُت

جھوم جھوم آتی ہیں مستانہ گھٹائیں کیا کیا
رات دن چلتی ہیں جاں بخش ہوائیں کیا کیا!

آہ! کوئل کی یہ تانیں یہ پپیہے کا الاپ
شورش انگیز جنوں ہیں یہ صدائیں کیا کیا!

اُٹھتی ہیں سینکڑوں بے نام اُمنگیں سمیں
آگ سی دل میں لگاتی ہیں ہوائیں کیا کیا!

برق کو دیکھ کے کیا دل پہ گھٹا سی چھائی
بجلیاں دل پہ گراتی ہیں گھٹائیں کیا کیا!

کج کلاہانِ گل و غنچہ کی سج دھج کیا خوب
جامہ زیبانِ چمن کی ہیں قبائیں کیا کیا!

جلیل قدوائی

ابرِ بہار

اُٹھ رہی ہے سمتِ مشرق سے گھٹا مستانہ وار
پھیلتا جاتا ہے تا حدِ نظر ابرِ بہار

چھپ رہا ہے پردہ ابر میں آسماں
چل رہی ہے کوہساروں میں ہوائے خوشگوار

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وادیوں میں ہر طرف چھائی ہوئی ہے خامشی　　کس قدر وجد آفریں ہے یہ سکوتِ کوہسار
جلوہ دِکھلاتی ہے اپنا زیرِ دامانِ سحاب　　نوعروسِ برق یعنی دخترِ ابرِ بہار
ذرّہ ذرّہ میں نظر آنے لگی ہے تازگی　　انبساطِ روح سے لہرا رہا ہے سبزہ زار
کالی کالی یہ گھٹائیں، منبعِ آبِ رواں　　بھینی بھینی یہ فضائیں مایۂ صبر و قرار
طائرانِ خوشنوا پیغامِ آزادی لئے　　ق　　اُڑتے پھرتے ہیں ہوا پر ہر طرف مستانہ وار
بارشِ ابرِ کرم سے یہ فضائے کائنات　　دیکھتے ہی دیکھتے ہوجائیگی جب لالہ زار
شور سے اُس دم اُٹھا لینگے یہ سر پر آسماں　　دم زدن میں ٹوٹ جائیگا سکوتِ کوہسار

بوئے اُلفت سے میرا سینہ بھی بس جائے کبھی
کاش دل کی بھی گھٹا یارب برس جائے کبھی

محروم

ہلال عید

دیکھو دیکھو وہ میں نے دیکھ لیا　　قلّۂ کوہ سے ذرا اونچا
چھپ گیا چھپ گیا کہیں دیکھو　　پھر نظر آئے گا وہیں دیکھو
وہ جو ہے سامنے شجر دیکھو　　اس سے اوپر اُٹھا نظر دیکھو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اے لو اے لو وہیں نظر آیا

مژدہ اے شائقیں نظر آیا!

مرحبا اے ہلالِ شامِ سعید — لے کے آیا ہے تو بشارتِ عید

مخبرِ صُبحِ عیش و عشرتِ عید — تجھ سے وابستہ ہے سعادتِ عید

مژدۂ عید ایک شب پہلے — لائے گا، جانتے تھے سب پہلے

پر یہ تھی انتظار کی صورت — کہ نہ دیکھی قرار کی صورت

تھا تری جستجو میں پیکِ نظر — دشتِ بالا میں گرمِ قطعِ سفر

کہ یکایک کرم کیا تو نے — اپنا چہرہ دکھا دیا تو نے

تو کفیلِ نشاطِ عالم ہے — باعثِ انبساطِ عالم ہے

تو عجب شے ہے میکشوں کیلئے — کشتیِ مے ہے میکشوں کیلئے

دور سے یہ ترا اشارا ہے

اوج پر عیش کا ستارا ہے

واہ اے شاہدِ کماں ابرو — کس ادا سے تنا ہوا ہے تو!

خود نمائی بھی ہے، ادا بھی ہے! — اس پہ پھر کاہشِ حیا بھی ہے۔

یہ ترا بانکپن! یہ رعنائی! — بزمِ بالا میں خلوت آرائی!

ہے سزاوار تجھ کو ناز و غرور • — کھینچ بیشک تو اپنے آپ کو دور

سارا عالم ہے تیرا شیدائی — سب کو دیکھا ترا تماشائی!

تھی زمانے کو جستجو تیری — محفلوں میں تھی گفتگو تیری

چشمِ بد دُور! کیا نزاکت ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تجھ پہ بارِ نظر بھی آفت ہے

یوں عیاں ہے شفق کے دامن میں
جیسے مہ رُو ہو کوئی گلشن میں

یا کوئی جیسے نقرئی کشتی
قلزمِ سُرخ پہ ہو تیر رہی

اِک جہاں اُسکا ہو تماشائی
کرتی جائے وہ بحر پیمائی

رفتہ رفتہ نظر سے غائب ہو
تکتے رہ جائیں لوگ سب اُسکو

اے لو! سچ مچ وہ صورتِ زورق
ہو گیا گم میانِ بحرِ شفق!

برق

جوشِ بہار

گھرا ہوا سرِ فلک جو ابرِ قطرہ بار ہے
خزاں پہ اوس پڑ گئی چمن چمن بہار ہے

جمی تھی برگ برگ پر جو گرد اب وہ دھل گئی
کلی کلی نکھر گئی گرہ دلوں کی کھل گئی

گرا رہا ہے بجلیاں چنار شعلہ خو کہیں
ضیا فگن ہے نیلوفر میانِ آبِ جو کہیں

ادا سے زیبِ شاخ ہے گلِ شگفتہ رو کہیں
بسی ہوئی ہے عطر میں صبائے مشک بو کہیں

بنا ہے تختۂ چمن مجسمہ بہار کا
شگفتگی کا دور ہے سماں ہے برگ و بار کا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کرشمۂ بہار ہے کہ نخلِ گُل بدن بنے
یہ زینتیں نمو کی ہیں گھڑی میں سب دُلھن بنے
یہ فیضِ برشگال ہے کہ خاک سے چمن بنے
یہ رحمتِ کریم ہے کہ غیرتِ عدن بنے
ضیا میں مثلِ برق ہے ادائے دلفریبِ گُل
کہ جنتِ نگاہ ہے جمالِ دیدہ زیبِ گُل

شب ماہتاب

مہرِ جہاں فروز نے رخ پہ جو لی نقابِ شام
بامِ سپہر پر ہوا جلوہ فگن مہِ تمام
دامنِ کوہ و دشت پر بچھ گیا فرش نور کا
چشمِ نظارہ باز میں جلوہ ہے برقِ طور کا
موج میں اضطراب ہے جوش پہ سیلِ آب ہے
تیرے جمال میں کشش اے مہِ جلوہ تاب ہے

ماہِ دو ہفتہ تو کوئی چشمۂ نور خیز ہے
تیری شعاعِ جلوہ زا موجِ سرور خیز ہے
تابشِ مہرِ نیمروز کتنی تھی اُف نظارہ سوز
تیری تجلّیاں مگر ہیں کیسی باصرہ فروز
تاروں کی جلوہ پاشیاں کیوں نہ ہوں تیرے آگے ماند
اختر ضو فروش وہ! اور تو چودھویں کا چاند
تیری نگاہ میں نہیں شاہ و گدا کا امتیاز
جلوہ نمائیاں تری سب کیلئے ہیں جاں نواز
ایک سا تیرا نور ہے دشت میں سبزہ زار میں
قصرِ گہر نگار میں۔ حجرۂ تنگ و تار میں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ستارۂ صبح

ضیا فروز سرِ چرخ ہے ستارۂ صبح　　نشانِ محفلِ انجم ہے ماہ پارۂ صبح
اسے نصیب کہاں فرصتِ نظارۂ صبح　　فسردہ ہونے کو چمکا ہے یہ ستارۂ صبح

ملی ہے ہستیِ بے بود نیست ہونے کو
کہ آنکھ کھولی ہے خوابِ عدم میں سونے کو

شبِ گذشتہ کے جلووں پر اشکبار ہے یہ　　اُداس صورتِ شمعِ سرِ مزار ہے یہ
خزاں نصیب کوئی غنچہ بہار ہے یہ　　نظر کو پیرہنِ لوز میں بھی نار ہے یہ

چراغِ کشتہ ہے بامِ سپہرِ اخضر پر
یہ داغ ہے فلکِ نیلگوں کی چادر پر

نمودِ صبح سے گل ہو گئے چراغِ نجوم　　نسیمِ سرد کا جھونکا تھا موجِ بادِ سموم
طلسمِ زینتِ لیلائے شب ہوا معدوم　　عیاں شفق سے ہے نیرنگِ دہر کا مفہوم

اس انقلاب کی ہے یادگار اخترِ صبح
برنگِ اشک ہے بے آب و تاب گوہرِ صبح

تپِ الم سے ہے فق رنگِ روئے رنجیدہ　　ہے مانندِ صورتِ یاقوتِ ناتراشیدہ
سحر کے جلوے ہیں مشرق میں نیم خوابیدہ　　یہ ڈالتا ہے اُنہی پر نگاہِ دزدیدہ

پیامِ نور کے تڑکے سحر کا لایا ہے
نویدِ مقدمِ خورشید دینے آیا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈلیا کا پھول[۱]

اے گلِ رنگیں ادا۔ تصویرِ رعنائی ہے تو — دی ہے صنعت آفریں نے شانِ زیبائی تجھے
آنکھ کا تارا ہے چشمِ تماشائی ہے تو — حسنِ دلکش پر ہے زیبا نازِ یکتائی تجھے

حُسن کی تو ایک جیتی جاگتی تصویر ہے — چھینتی ہے دل مرا تیری ادائے دلفریب
شمعِ جان افروز تیرا روئے پر تنویر ہے — برق عارض پھونکتی ہے خرمنِ صبر و شکیب

صبحدم کرتا ہے تو جلوہ فشانی کوہ پر — شعلہ روئی میں تجھے نسبت ہے شمعِ طور سے
پڑتی ہے جب روئے آتشناک پر تیری نظر — دامنِ نظارہ بھر جاتا ہے تیرے نور سے

شانِ رعنائی میں تو رکھتا نہیں اپنا جواب — رنگ تو ہمشکل ہے افسوس! بو تجھ میں نہیں
یہ تو مانا پانی بھرتا ہے ترے آگے گلاب — حُسنِ صورت ہے مگر اُس کی سی خو تجھ میں نہیں

پردۂ شب میں بکھرتا ہے ترا حُسنِ شباب — زینتیں ہوتی ہیں چشمِ شوق سے پنہاں تری
لب بلب ہوتی ہے جب تجھ سے شعاعِ آفتاب — نور کے سانچے میں ڈھل جاتی ہیں سب کلیاں تری

---

۱ کوہستانی پھولوں میں بلحاظ خوبصورتی کے یہ چوٹی کا پھول ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چھاؤں ہیں تاروں کی آتی ہے نسیمِ خوشگوار
وار کر ۔ کرتی ہے تجھپر گوہرِ شبنم نثار

نور کے تڑکے جگانے تجھکو خوابِ ناز سے
مسکرا کر دیکھ لیتا ہے جو تو انداز سے

تجھکو اک تو حسن کی صورت ملی ہے ہبقیاں
صاف کھلجاتا ہے ہر اک رنگ کا تجھپر لباس

جامہ زیبی اسپہ کرتی ہے دل آویزی فزوں
سُرخ ۔ اودا ۔ زعفرانی ۔ ارغوانی نیلگوں

بھونرے ہوتے ہیں تصدق تجھپہ فرطِ شوق سے
چُوستے ہیں رس تیری کلیونکا کسِ کسِ ذوق سے

ان سیہ مستوں کے حق میں چشمۂ شیریں ہے تو
گویا اک معشوق کمسن کا لبِ لعلیں ہے تو

تجھکو زیبا ہے اگر کہئے عروسِ کوہسار
تیرے ہر ہر رگ سے ہے حسنِ قدرت آشکار

دیکھکر تجھکو پھڑک اٹھتے ہیں جذباتِ لطیف
روح پرور تیرا جلوہ ہے بناتاتِ لطیف

کیسے گل بوٹے کئے پیدا خس و خاشاک سے
راز سربستہ ہیں باہر قوتِ ادراک سے

صانعِ قدرت کی یاد آتی ہے قدرت دیکھکر
برقِ حیرت میں ہیں اک اک گل کی رنگت دیکھکر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جلوۂ قدرت

یہ جاں فروز نظارے یہ رنگ باغِ جہاں — یہ صبح و شام کے جلوے یہ دلفریب سماں
یہ فرشِ خاک، یہ گلکاریاں، یہ صحنِ چمن — یہ شمعِ انجمِ تاباں، یہ سقفِ چرخِ کہن

یہ کشت زار، یہ سبزہ، یہ وادیٔ گلپوش — سکونِ دشت، یہ صحرا کا منظرِ خاموش
فضائے دامنِ بستاں، یہ اوجِ کوہِ گراں — صفائے آئینۂ آب، جوشِ سیلِ رواں

یہ آفتابِ لبِ بام و شامِ نورانی — یہ چرخ پر مہِ تاباں کی جلوہ افشانی
یہ شب کے پردہ میں گوہر فشانیٔ شبنم — یہ نورِ صبح یہ تاروں کی محفلِ برہم

یہ سرد سرد ہوا موسمِ زمستاں کی — یہ عہدِ گل یہ فضا گلشن و بیاباں کی
نسیمِ صبح کے جھونکوں کی عطر افشانی — یہ طائرانِ نوا زن کی زمزمہ خوانی

شبابِ فصلِ بہاری یہ جوشِ خندۂ گل — یہ جامِ غنچۂ نوخیز رشکِ ساغرِ مُل
یہ جھلملاتے ہوئے اوجِ چرخ پر تارے — سوادِ شام، و بہارِ شفق کے نظارے

یہ قطرہ باریٔ ابرِ کرم — یہ دلِ بادل — یہ کالی کالی گھٹائیں یہ برق کی مشعل
فرازِ کوہ سے گرنا یہ آبشاروں کا — اندھیری رات یہ پانی میں عکس تاروں کا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ سب کرشمے ہیں کسکے خدا کی قدرت کے
یہ سارے جلوے ہیں کسکے خدا کی قدرت کے

جلوۂ سحر

نکلا وہ آفتاب شبستانِ شرق سے
پھیلی ضیائے صبح درخشاں قریب و دور
ملبوس بادلوں کے ہیں کیا زرق برق سے
افلاک سے زمیں پہ برستا ہے ایک نور

تاروں کی اب کہاں ہیں وہ جلوہ نمائیاں
گُل ہیں چراغ مہرِ منوّر کے سامنے
چھٹتی ہیں ماہتاب کے رُخ پر ہوائیاں
کیا رنگ جم سکے شہِ خاور کے سامنے

زرتار ہو گئی ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں
سیماب پیرہن ہے ہر اک موجِ آبشار
پانی میں کوندتی ہیں شعاعوں سے بجلیاں
خیمے حباب کے ہیں لبِ آب زرنگار

ہیں نغمہ زن طیورِ سحر خیز باغ میں
محوِ سپاسِ حق ہیں یہ طاعت گذارِ صبح
شبنم کی ہے شراب گلوں کے ایاغ میں
کتنی سرور خیز ہے۔ سیرِ بہارِ صبح

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیا تازگی ہے خندۂ گل کی شمیم میں　　فرحت فزائے قلب ہے۔ تازہ کنِ دماغ
اعجازِ جانفزائی ہے موجِ نسیم میں　　وقتِ سحر بجھے ہوئے دل بھی ہیں باغ باغ

مصروفِ کاروبارِ جہاں ہے ہر اک بشر　　ہو کر شرابِ خوابِ شبانہ سے تازہ جاں
منزل سے قافلے بھی ہیں گرمِ رہِ سفر　　پرچم شعاعِ مہر کا ہے۔ کوچ کا نشاں

بیٹھا جہاں پہ سکۂ خورشیدِ خاوری　　زیرِ نگینِ مہر ہے اورنگِ کائنات
ظاہر ہیں ذرّے ذرّے سے آثارِ زندگی　　چاروں طرف ہے گرمیٔ ہنگامۂ حیات

------ ⁘ ------

شاکر میرٹھی

مناظر

یہ جوششِ لالۂ صحرا، یہ سبزۂ کہسار　　یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا، یہ نسیمِ عنبر بار
یہ شاخ شاخ پہ اندازِ زمزمہ خوانی　　یہ طائرانِ ترنّم سرا، یہ فصلِ بہار
یہ چھاؤں تاروں کی کم کم، یہ نور کا تڑکا　　گلوں پہ شبنم تر کے یہ گوہرِ شاہوار
نظر فریب یہ منظر شفق کا گردوں پر　　ہوائے شاہدِ گل جس طرح سے ہو گلنار
فضائے عرش میں نغمہ طرازیٔ قدرت　　ہوا کے پردوں میں بانگِ سرودِ موسیقار
سپیدۂ سحری کا یہ دلفریب سماں　　فضائے دشت کا عالم۔ ہرے ہرے اشجار

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کلی کلی میں حجاب و سکوت کے انداز — گلوں میں جلوۂ رعنائی عروسِ بہار
یہ دلفریبیٔ دریا کا دلِ رُبا منظر — دمِ خرام یہ موجوں کی شوخیٔ رفتار

جنگل کی برسات

یہ نظر فریب منظر یہ فضائے ترسگالی یہ نسیم روح پرور یہ گھٹائیں کالی کالی
لبِ جو برسنے والی

یہ بہارِ سبزہ و گل یہ ادائے سروِ رماں یہ صدائے بانگِ بلبل یہ طیور زمزمہ خواں
یہ ہرے بھرے خیاباں

کہیں مینھ کے ہیں جھالے کہیں بادلوں کے ہیں دل کہیں بھر رہے ہیں نالے کہیں روپ پر ہیں جنگل
کہیں کوکتی ہے کوئل

کہیں قمریوں کی کوکو کہیں مور کی صدائیں کہیں بھر رہے ہیں آہو کہیں چر رہی ہیں گائیں
کبھی اُٹھتی ہیں گھٹائیں

کہیں بگلوں کی قطاریں ہیں ہوا میں اونچی اونچی کہیں مینہ کی پھواریں لبِ جو ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی
کہیں بہہ رہی ہے کشتی

جو اُبل پڑے ہیں چشمے تو چڑھی ہوئی ہیں ندیاں جو برس گئے ہیں جھالے تو ہرا بھرا ہے میداں
ہے زمیں کا سبز داماں

جو چٹک رہی ہیں کلیاں تو لہک رہا ہے سبزا جو ہوا ہے عنبر افشاں تو مہک رہا ہے صحرا
کہ ہوا بنی ہے روح افزا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آردو مرکز لاہور

مولانا شبیر حسین خان جوشؔ ملیح آبادی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جوش

آمدِ شباب

گیا لڑکپن، نئی جوانی نئی ادائیں سکھا رہی ہے
نگاہوں میں بھر رہی ہے جادو نظر کو بجلی بنا رہی ہے

شباب سے کمسنی بدل کر بڑھا رہی ہے لہو میں سُرخی
کلی لڑکپن کی مُسکرا کر جبیں پہ غنچے کھلا رہی ہے

نظر میں عشوے تڑپ رہے ہیں رگوں میں شعلے دہک اُٹھے ہیں
چراغِ طفلی کی لَو ہوائے شباب سے جھلملا رہی ہے

سحر کی تابندگی ہیں گویا پڑی ہے پہلی کرن کلی پر
سیاہ آنکھوں کی سادگی میں خفیف سُرخی سی آ رہی ہے

نگاہ میں تیر افگنی کا ارمان فسوں کو بیدار کر رہا ہے
دلوں کی تسخیر کی تمنا، نظر میں جادو جگا رہی ہے

کشاکشِ ناز ابروؤں کو بنا رہی ہے ہمت کے ملنا
ادائے مستانہ لڑکھڑا کر قدم اُٹھانا سکھا رہی ہے

ہر اک قدم پر لچک لچک کر کمر کو جھٹکے پہنچ رہے ہیں
سنک سنک کر نسیمِ گلشن گھنیری زلفیں ہلا رہی ہے

نظر فریب انکھڑیوں کے اندر بشاشتیں جگمگا رہی ہیں
گلاب سے عارضوں کی تہ میں شگفتگی مسکرا رہی ہے

دراز پلکیں جھپک جھپک کر زباں کے سانچے میں ڈھل رہی ہیں
نظر کو جذبات کی لطافت کلام کرنا سکھا رہی ہے

نگاہ میں وہ گلابی پن ہے، کھلا ہے جیسے شراب خانہ
نظر میں ہے وہ خمار گویا ذرا ذرا نیند آ رہی ہے

جھلکتی چاندی پہ کمسنی کی چڑھا رہا ہے شباب سونا
سفید ہلکی سی چاندنی کو سحر گلابی بنا رہی ہے

شفق

یہ شفق کی سرخیاں ہیں یا کوئی گلزار ہے
فرش سے [illegible] جو ذرہ ہے وہ شعلہ ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE 2025 Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

رنگ کی شہزادیوں کا چرخ پر دربار ہے

یہ شفق ہے یا جبینِ حُسن پر رنگِ شباب
خوابگاہِ خسروِ خاور کا ہلکا سا حجاب
کون شاعر کے سوا اِس بزم میں ہے بار یاب؟

یہ سُنہری دھاریاں ہیرے کے یہ نقش و نگار
یہ زمرد کے بیاباں یہ طلائی برگ و بار
آئینہ ہے انتہائے صنعتِ پروردگار

یہ وہ جلوے ہیں کہ دل کے زخم دیتے ہیں لہو
قلب میں بیدار ہوتی ہے کسی کی جستجو
دفعتاً سینے میں جل اُٹھتی ہے شمعِ آرزو

ان مناظر میں اُبلتی ہے ندی جذبات کی
تیز ہو جاتی ہے دل میں آنچ محسوسات کی
خون کے آنسو رُلاتی ہے شفق برسات کی

اک ردائے خواب میں ملفوف ہے سارا جہاں
ملتا جاتا ہے شفق کے رنگ میں کچھ کچھ دھواں
تیرگی میں سر بہ سجدہ ہے غرورِ آسماں

یاد آتی ہے کسی کی کجکلاہی کیا کروں
چھائی جاتی ہے ہر اک شے پر سیاہی کیا کروں
یہ مناظر کھائے جاتے ہیں اِلٰہی کیا کروں؟

جنگل کی شاہزادی

پیوست ہے جو دل میں وہ تیر کھینچتا ہوں
اک ریل کے سفر کی تصویر کھینچتا ہوں

کچھ تازہ شعر پڑھتا مسرور جا رہا تھا
اجمیر کی طرف سے جے پور جا رہا تھا

طوفان چھپکلیوں کا، چڑیوں کا تھا بسیرا
گنجان جھاڑیوں کے سایہ میں تھا اندھیرا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس وقت جنگلوں میں یوں ریل جا رہی تھی
لیلیٰ ستارا اپنا گویا بجا رہی تھی

کچھ دور پر تھا پانی، موجیں رُکی ہوئی تھیں
تالاب کے کنارے شاخیں جھکی ہوئی تھیں

خورشید چھپ رہا تھا رنگیں پہاڑیوں میں
طاؤس پر سمیٹے بیٹھے تھے جھاڑیوں میں

مستی شراب کی سی آنکھوں میں چھا رہی تھی
ہر سانس اک چھلکتا ساغر پلا رہی تھی

لہروں میں کوئی جیسے دل کو ڈبو رہا تھا
"مَیں سو رہا ہوں" ایسا محسوس ہو رہا تھا

موسیقیت سے دل کو معمور کر رہے تھے
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے مخمور کر رہے تھے

تھیں آخری کرن سے سب وادیاں سُنہری
ناگاہ چلتے چلتے جنگل میں ریل ٹھہری

(۲)

کانٹوں پہ خوبصورت اک بانسری پڑی ہے
دیکھا کہ ایک لڑکی میدان میں کھڑی ہے

کافر ادا، ستمگر، ساحر، دراز مژگاں
سیمیں بدن، پری رخ، گلرنگ، حشر ساماں

خوش چشم، خوبصورت، خوش رنگ، ماہ پیکر
نازک بدن، شکر لب، شیریں ادا، فسونگر

غارت گرِ تحمل، خونریز، دشمنِ جاں
پرور دۂ مناظر، دوشیزۂ بیاباں

پرتو ہے بجلیوں کا آئینہ گلی میں
یا جان پڑ گئی ہے جنگل کی تازگی میں

صورت میں عارضوں کی یا گل بدل گئے ہیں
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اعضا میں ڈھل گئے ہیں

حوریں ہزار دل سے قربان ہو گئی ہیں
رنگینیاں سمٹ کر "انساں" ہو گئی ہیں

ہر چیز پر نگاہیں حیرت سے ڈالتی ہے
جھونکے جو چھیڑتے ہیں چادر سنبھالتی ہے

لفظ "غرور" دل پر مرقوم ہی نہیں ہے
"مَیں کون ہوں" یہ اس کو معلوم ہی نہیں ہے

خونریزیوں سے اپنی واقف مگر نہیں ہے
کس پر چھری چلا دی مطلق خبر نہیں ہے

ناآشنائے راہ و رسمِ فسونگری ہے
درپردہ اس کی فطرت سرگرمِ دلبری ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

(۳)

کچھ دیر تک تو میں نے اس کو بغور دیکھا
گم تھے حواسِ خمسہ ہر مو تھا چشمِ بینا

گاڑی سے پھر اُتر کر اس کے قریب آیا
جذباتِ دل کی رو میں پھر یہ زباں سے نکلا

اے تو کہ تیری نازک ہستی میں کام آئی
فطرت کی انتہائی تخئیل دلربائی

اے درسِ آدمیت اے شاعری کی جنت
اے صانعِ ازل کی نازک ترین صنعت

جلووں سے تیرے روشن صحرا و دشت و وادی
عفت کی پاک دیوی "جنگل کی شاہزادی"

گیسو پہ تیرے صدقے زلفیں سیہ گھٹا کی
گاتی ہیں گیت تیرے رنگینیاں فضا کی

بستی میں تو جو آئے اک حشر سا بپا ہو
آبادیوں میں ہلچل شہروں میں غلغلہ ہو

میکش جو تجھ کو دیکھے تھرا کے جام چھوٹے
تسبیحِ شیخ اُلجھے زاہد کا زہد ٹوٹے

افلاک سے فرشتے لیکر خراج اُتریں
زہاد کے عمامے شاہوں کے تاج اُتریں

آنسو ہوں خوں بداماں نالے شرر فشاں ہوں
کیا کیا نہ شاعروں کے ملبوس دھجیاں ہوں

چہروں کو اہلِ دل کے بے آب زنگ کر دے
دنیا کو حسن تیرا میدانِ جنگ کر دے

تیرے پجاریوں میں میرا بھی نام ہوتا
اے کاش جنگلوں میں میرا قیام ہوتا

شام و سحر کے جلوے مجھ سے قریب ہوتے
یہ چاند اور ستارے میرے قریب ہوتے

کیوں میری گفتگو سے حیرت کا جوش کیوں ہے؟
اے زمزموں کے چشمے اتنا خموش کیوں ہے؟

بجنے لگیں وفا کی محفل میں شادیانے
کچھ بول بھی زباں سے اے سرمدی ترانے

یوں چپ ہے جیسے کوئی اب کام ہی نہیں ہے
یہ وہ ادا ہے جس کا کچھ نام ہی نہیں ہے

(۴)

یہ سن کے وہ پری وش اس طرح مسکرائی
سینہ میں روح میری گھبرا کے تھرائی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دل کو شکست دینے سامانِ جنگ آیا
چہرہ پہ خون دوڑا آنکھوں میں رنگ آیا
شرما کے آنکھ اُٹھائی زلفوں پہ ہاتھ پھیرا
اتنے میں رفتہ رفتہ بڑھنے لگا اندھیرا
کچھ جسم کو سمیٹا کچھ سانس کو سنبھالا
کاندھے پہ سرخ آنچل انگڑائی لیکے ڈالا
ہر شے سے پھوٹ نکلے جذباتِ عاشقانہ
اور ہو گئی وہ کافر منہ پھیر کر روانہ

(۵)

آنکھوں سے اشک ٹپکے سینہ سے آہ نکلی
گردوں پہ رات لیکر فانوس ماہ نکلی
آواز ہر طرف سے آئی کراہنے کی
اے جوشؔ، یہ سزا ہے اچھوں کو چاہنے کی
کیا جانے دل نے کب تک غفلت کا راگ گایا
المختصر غشی سے جب مجھ کو ہوش آیا
مڑ کر جو میں نے دیکھا امید مر چکی تھی
پٹڑی چمک رہی تھی، گاڑی گذر چکی تھی

گرمی

پھر زمانہ جون کا آیا درِ دوزخ کھلا
آگ برسی غیظ سے پھر تمتما اٹھی فضا
خون کھولا ہر بن مو سے پسینہ پھر چلا
پھر بخاراتِ زمیں کھڑے تلاطم آگیا
خیر ہو یارب کہ پھر برہم مزاج نار ہے
جو کرن ہے خون میں ڈوبی ہوئی تلوار ہے
دہکے انگارے سے آنکھوں میں رگوں میں گرم خون
چل گیا پھر اک زمانہ پر تمازت کا فسوں
شیرنی کی طرح چنگھاڑتی پھرتی ہے لُو ن
آگ برسانے لگا گرمی کی دیوی کا جنوں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دھوپ نے کھولا کے موجوں کو جہنم کر دیا
آتشِ سیال سے دریا کا سینہ بھر دیا

پھر زمیں سے آنچ سی اُٹھنے لگی بھڑکے تنور
لُو کے جھونکے دوپہر تک بن گئے طوفانِ نوحؑ

پھر گھنے پیڑوں کے پتوں میں چھپے جا کر طیور
انتہا پر آگیا پھر تیز سُورج کا غرور

کوہ کی چوٹی پہ جتنا برف تھا سب گھُل گیا
بادشاہِ شرق کا پھر سُرخ پرچم کھُل گیا

فصلِ گُل کا سرخ پتوں سے کفن سِلنے لگا
جل گئے سینے کے ٹانکے زخمِ دل کھلنے لگا

پھر زمیں کو زلزلہ آیا فلک ہلنے لگا
پھر عالمتاب پھر جھک کر گلے ملنے لگا

لڑکیاں پھولوں سے پھر کورے گھڑے سجنے لگیں
پھر ہوا سے روزنوں میں سیٹیاں بجنے لگیں

خشک کلیاں ہو گئیں مرجھا گئے سبزہ و برگ و بار
پھر چڑھا ہے دُھوپ کی تیزی سے دنیا کو بخار

چرخ پر چھایا ہوا ہے صبح سے گرد و غبار
کتنا آتش ریز ہے اے جون تیرا ابرِ نار

ابرِ مصنوعی نے گُم کی آبِ تابِ آسماں
یہ غبارِ زرد ہے گویا سرابِ آسماں

حلق میں کانٹے پڑے ہونے لگا پھر رنگ زرد
لب پہ خشکی طبع میں آشفتگی آنکھوں میں گرد

کنپٹی کی رگ چلی پیہم اُٹھا پھر سر میں درد
حد سے گرمی بڑھ گئی پھر ہو گئے جذبات سرد

کس سے وحشت کیجئے کس کی تمنا کیجئے
کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ اب کیا کیجئے

اُس جگہ پانی بہتے تھے کبھی دریا جہاں
اوڑھ کر ذروں کی چادر سو گئی ہیں ندیاں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دوپہر کا اژدہا ہے غیض میں کف در دہاں ۔۔۔ یہ زمیں جھلسی ہوئی تپتا ہوا یہ آسماں
پتیوں کے سائے میں جھینگرے یہ تھراتے ہوئے
یہ بگولے خشک میدانوں میں بل کھاتے ہوئے
ایک ہنگامہ بپا ہے زمیں سے تا فلک ۔۔۔ رنگ سبزے سے اڑا ہے سینۂ گل سے مہک
سرخ ذروں کی حرارت گرم سورج کی لپک ۔۔۔ چارپائے جھیل میں ڈوبے ہوئے گردن تلک
خوابگاہیں نوجوانی کی بھی اب بھاتی نہیں
کنج میں ہے اور چڑیا ہے کو نیند آتی نہیں

فصلِ بہار

پھر طبیعت جوش کی ہے جوش پر آئی ہوئی ۔۔۔ پھر گھنے باغوں پہ ہے کالی گھٹا چھائی ہوئی
مست بھونرا گونجتا پھرتا ہے ہر سو باغ میں ۔۔۔ رُوح پھرتی ہے کسی وحشی کی گھبرائی ہوئی
فصل کی رگ رگ میں گردش کر رہا ہے خون گرم ۔۔۔ کوکتی ہیں کوئلیں فرقت کی گھبرائی ہوئی
پی کہاں کے دلنشیں نغموں سے جنگل مست ہیں ۔۔۔ عشق کے عالم پہ ہے اک بیخودی چھائی ہوئی
مہوشوں کی کاکلیں شاخوں کے جھولے دیکھئے ۔۔۔ آم کے باغوں پہ ہے کیسی بہار آئی ہوئی
پھر ہوا نے سوز بخشا پھر کسی کی یاد میں ۔۔۔ اشک چھلکے نور سے لبریز بینائی ہوئی
پوست خوشبو دے رہا ہے آم میں رس آگیا ۔۔۔ سبز گلشن ہو گئے دنیا تماشائی ہوئی
غنچہ غنچہ اپنے فطری حسن میں ڈوبا ہوا ۔۔۔ پتی پتی اپنے اصلی رنگ پہ آئی ہوئے
پھر ہوا نے ساز چھیڑا روح سے نغمے اٹھے ۔۔۔ پھر گھٹا سے کیف ٹپکا بادہ پیمائی ہوئی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آگئیں بازار میں نوخیز جامن والیاں
جن پہ سر سے پاؤں تک دوشیزگی چھائی ہوئی

پنڈلیاں بھیگی ہوئی ہیں دم سماتا ہی نہیں
آرہی ہیں دور کی کھیتی سے گھبرائی ہوئی

گفتگو میں گاؤں کے سادہ تمدن کی لچک
عارضوں پر کمسنی کی سُرخیاں چھائی ہوئی

دونوں ہاتھوں سے سنبھالے ہیں سر پر ٹوکرے
ہاتھ انگڑائی کی صورت آنکھ شرمائی ہوئی

کالے کالے گیسوؤں پر جامنوں کا رنگ ہے
اُودے اُودے جامنوں پر ہے گھٹا چھائی ہوئی

اور وہ بل کھاتا کمر کا جامنوں کے وزن سے
وہ لچکتی گردنیں وہ چال اٹھلائی ہوئی

پتلے پتلے وہ سُبک چھلے وہ نازک اُنگلیاں
وہ سیہ زلفیں بھرے شانوں پہ بل کھائی ہوئی

وہ جھجک اُٹھنا جوانوں کی نظر سے بار بار
وہ نگاہیں شہر کی گلیوں میں گھبرائی ہوئی

آہ یہ کافر مناظر ہوش میں رکھتے نہیں
اکثر اپنی جوش اِن فصلوں میں سودائی ہوئی

طوفانِ بے ثباتی

چاندنی تھی صبح کا ہنگام تھا
میں یکایک اپنے بستر سے اٹھا

ڈوبتے تاروں کو دیکھا غور سے
آنکھ میں اشکوں سے طوفاں آگیا

ذرہ ذرہ میں زمیں سے تا فلک
موج زن تھا اک سمندر حسن کا

وہ گلابی روشنی ہلکا وہ نور
وہ تڑپ دریا کی وہ ٹھنڈی ہوا

وہ نسیم صبح کی اٹھکھیلیاں
وہ ترنم خیز جھونکے وہ ہوا

آنکھ اٹھائی روح بالیدہ ہوئی
سانس لی اور خون تازہ ہوگیا

دل ہلا [illegible] کے جوش سے
سجدہ معبود میں سر جھک گیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

زمزمۂ سحر

غنچوں کے دل ہوئے ہیں چاک رازِ طلسم حق ہے فاش
قلب و جگر میں ارتعاش
آنکھوں میں سوزشِ تلاش
ناخنِ حُسن کی خراش
سینۂ عشق پاش پاش
ذوقِ نگاہ زندہ باش
غنچوں کے دل ہوئے ہیں چاک رازِ طلسم حق ہے فاش

اُٹھ کہ طلوعِ صبح سے روئے اُفق ہے زرنگار
رقصِ ہوائے مشکبار
نغمۂ سازِ آبشار
نزہتِ کنج و لالہ زار
چشمِ بتانِ سحر کار
آنکھوں میں نیند کا خمار

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُٹھ! کہ طلوعِ صبح سے روئے اُفق ہے زرنگار

دیکھ کھلی ہے چاندنی، پھوٹی نہیں ابھی کرن

جوئے حیات موجزن

سرو ہوا چمن چمن

تازہ عروس گلبدن

ماہِ دو ہفتہ سیمتن

پہنے ہے شب کا پیرہن

دیکھ کھلی ہے چاندنی، پھوٹی نہیں ابھی کرن

لائی وہ مژدۂ حیات بادِ سحر کی نرم رو

ایک روشِ طیور سو

کثرتِ نور و جوشِ ضَو

گاتی ہے جھلملا کے لَو

نقش و نگار نَو بہ نَو

. . . .

لائی وہ مژدۂ حیات بادِ سحر کی نرم رو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بہار کا نغمۂ خونیں

آگئی فصلِ بہار مژدہ دلِ بے قرار
دشت ہے پھر لالہ زار
مست ہے پھر آبشار
پھر کوئی مستِ خمار
چھیڑ کے چنگ و ستار
جھومتی ہے یار بار
آگئی فصلِ بہار مژدہ دلِ بے قرار

حسن ہے پھر بے نقاب آئیں کدھر ہیں کلیم
مژدہ اے طبع سلیم
وا ہے بہشتِ نعیم
تازہ گلوں کی شمیم
لائی ہے موجِ نسیم
رقص کر اُٹھ اے ندیم
حسن ہے پھر بے نقاب آئیں کدھر ہیں کلیم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اوس میں ڈوبی ہوئی چلتی ہے بادِ سحر

زہرہ جبیں سیم بر

غرق ادا سر بسر

زلف رسا تا کمر

....

وجد میں ہیں بام و در

اوس میں ڈوبی ہوئی چلتی ہے بادِ سحر

مناظرِ سحر

کیا روح فزا جلوۂ رخسارِ سحر ہے — کشمیر دلِ زار ہے فردوس نظر ہے

ہر پھول کا چہرہ عرقِ حسن سے تر ہے — ہر چیز میں اک بات ہے ہر شے میں اثر ہے

ہر سمت بھڑکتا ہے رخِ حور کا شعلہ

ہر ذرّہ ناچیز میں ہے طور کا شعلہ

لرزش وہ ستاروں کی وہ ذرّوں کا تبسّم — چشموں کا وہ بہنا کہ فدا جس پہ ترنّم

گردوں پہ سپیدی و سیاہی کا تصادم — طوفان وہ جلووں کا وہ نغموں کا تلاطم

اُڑتے ہوئے گیسو وہ نسیمِ سحری کے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شانوں پہ پریشان ہیں یا بال پری کے

وہ پھیلنا خوشبو کا وہ کلیوں کا چٹکنا
وہ چاندنی مدھم وہ سمندر کا چھلکنا
وہ چھاؤں میں تاروں کی گلِ تر کا مہکنا
وہ جھومنا سبزے کا وہ کھیتوں کا لہکنا

شاخوں سے ملی جاتی ہیں شاخیں وہ اثر ہے
کہتی ہے نسیمِ سحری عیدِ سحر ہے

خنکی وہ بیاباں کی وہ رنگینیٔ صحرا
وہ وادیٔ سرسبز وہ تالاب مصفّا
پیشانیٔ گردوں پہ وہ ہنستا ہوا تارا
وہ راستے جنگل کے وہ بہتا ہوا دریا

ہر سمت گلستاں میں وہ انبار گلوں کے
شبنم سے وہ دھوئے ہوئے رخسار گلوں کے

وہ برگِ گلِ تازہ وہ شبنم کی لطافت
اک حسن سے وہ خندۂ سامانِ حقیقت
وہ جلوۂ اصنام وہ بت خانے کی زینت
زاہد کا وہ منظر وہ برہمن کی صباحت

ناقوس کے سینے سے صدائیں وہ فغاں کی
وہ حمد میں ڈوبی ہوئی آواز اذاں کی

آقا کا غلاموں سے یہ ہے قرب کا ہنگام
دل ہوتے ہیں سرشار فنا ہوتے ہیں آلام
چھا جاتی ہے رحمت تو برس پڑتے ہیں انعام
اس وقت کسی طرح مناسب نہیں آرام

رونے میں جو لذت ہے تو آہوں میں مزا ہے
اے شیخ خودی چھوڑ کہ نزدیک خدا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گرمی

موجِ ہوا کے اندر شعلہ بھڑک رہا ہے
گرمی کی دوپہر ہے سورج دہک رہا ہے

تپتی ہوئی زمیں سے آنچیں نکل رہی ہیں
پتھر سلگ رہے ہیں کانیں پگھل رہی ہیں

ہر ملب پھنک رہا ہے تہ خانہ چاہتا ہے
پردے میں لو کے گویا عالم کراہتا ہے

لو دے رہے ہیں کانٹے اور پھول کانپتے ہیں
طائر سکوت میں ہیں چوپائے ہانپتے ہیں

رات

خاموش رات اپنا سکہ جما چکی ہے
زلفِ سیہ کمر تک لہرا کے آ چکی ہے

پیشانیٔ فلک پر تارے جھلک رہے ہیں
نگیوں پہ مہ وشوں کے عارض چمک رہے ہیں

خاموش ہیں ہوائیں ذرے جمے ہوئے ہیں
شاخیں جھکی ہوئی ہیں دریا تھمے ہوئے ہیں

پھولوں کے عارضوں پہ باغ و چمن اک نمی ہے
شبنم کے موتیوں کی سبزہ پہ شبنمی ہے

خاموشیوں میں سن سن آواز آ رہی ہے
لیلائے شب پھریرا شاید اڑا رہی ہے

وہ غل نہ اب جہاں میں وہ شور و شر رہا ہے
گویا تمام عالم کچھ غور کر رہا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نظیر

ہلالِ عید

اے ہلالِ عید اے دیوانۂ گردوں نورد — ہیں ستارے تیرے صحرائے جنوں افزا کی گرد
آہ کس کی جستجو میں شعلہ در داماں ہے تو — شام کی ظلمت میں جگنو کی طرح پرّاں ہے تو
تیرے آئینے میں تصویرِ نگارِ عید ہے — تیری آمد آمدِ صبحِ بہارِ عید ہے
چند لمحے کے لئے اس بزم میں آیا ہے تو — عید کا پیغام میرے واسطے لایا ہے تو
تیرے دل میں عشق کتنا اپنے متوالوں کا ہے — گھر فلک پر ہے ترا مہماں زمیں والوں کا ہے
جامِ دل معمور ہے تیرا مئے تحقیق سے — بے خبر ہے تو بلند و پست کی تفریق سے
مسترِ آغاز میں تیرے ترا انجام ہے — ہر نفس تجھ کو کمالِ حسن کا پیغام ہے
نرم رو قاصد ہے پیکِ آسماں پیما ہے تو — محفلِ ہستی میں سرتا پا لبِ گویا ہے تو

ہاں زبانِ حال سے تو عید کا پیغام دے
ہر دلِ شوریدہ کو تسکین دے آرام دے

۱؎ گہوارہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جلوۂ شب

صحرائے ہست و بود میں ظلمت کا جوش ہے
ہر جاندار دشت ہیں وارفتہ ہوش ہے
صحن چمن میں مرغ خوش الحاں خموش ہے
تاروں کی آنکھ چرخ پہ حیرت فروش ہے
دنیا کے خشک و تر پہ حکومت ہے رات کی
[illegible] چیز بے خبر ہے جہانِ حیات کی

بامِ فلک ہے انجمِ تاباں سے زرنگار
یا پُر ہے جگنوؤں سے یہ پہنائے روزگار
یا عرش ہے جبینِ ملائک ہے اشکبار
یا باصرہ فروز ہے جنت کا لالہ زار
ظلمت میں یا خضر نے جلائے چراغ ہیں
لبریز یا شرابِ طرب سے ایاغ ہیں

دامانِ کوہسار ہے تصویرِ لامکاں
ہیں محوِ خواب ساحلِ یم پر جہازراں
غافل پڑے ہوئے ہیں بیاباں میں کارواں
آتی ہے گاہ گاہ یہ آوازِ پاسباں
گنجِ گراں بہا سے خبردار غافلو
رہزن کی دستبرد سے ہشیار غافلو

اے رات تیرے فیض سے عالم ہے بہرہ ور
شاکر ہے تیرے پردۂ ظلمت کا ہر بشر
ظاہر ہے تیری آنکھوں پہ احوال سر بسر
عابد سے بے خبر ہے نہ میکش سے بے خبر
تو دیکھتی ہے اور لبِ اظہار بند ہے
رندِ سیاہ رو ترا احسان مند ہے

عشاق کی نگاہ میں آرامِ جاں ہے تو
صحرا نشیں کے واسطے باغِ جناں ہے تو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شمشیر زن کے حق میں حصارِ اماں ہے تو
ناموسِ عافیت کیلئے پاسباں ہے تو

رہزن پہ جو نظر ہے وہی کارواں پہ ہے
یکساں تری نگاہِ کرم سب جہاں پہ ہے

نمودِ سحر

کھولا جو روزگار نے بندِ نقابِ صبح
پیدا ہوئی دریچۂ مشرق سے تابِ صبح
مینائے لاجورد میں چھلکی شرابِ صبح
پیرِ فلک نے پائی بہارِ شبابِ صبح

ظلمت کا تخت پردۂ روشن میں چھپ گیا
ابرِ سیاہ برق کے دامن میں چھپ گیا

ٹھیری نہ فوجِ شب شہِ مشرق کے سامنے
چھوڑا فرازِ چرخ کو ماہِ تمام نے
طے کی کتاب منشیٔ گردوں مقام نے
گل کر دئے چراغ سحر کے پیام نے

ہر شعلہ تن فضائے فلک سے رواں ہوا
اور خشک و تر میں نور کا جلوہ عیاں ہوا

در کھل گیا زمین پہ دارالسلام کا
ظاہر ہوا جمالِ حیاتِ دوام کا
آیا جہاں میں دور حقیقت کے جام کا
دوشِ شفق پہ خم ہے مے لالہ فام کا

عالم فروز برق سرِ طور ہو گئی
اور آنکھ انجمِ صبح کی بے نور ہو گئی

بہنے لگی شرابِ شفق فام ہر طرف
پہنچا چمن میں صبح کا پیغام ہر طرف

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE 2025 Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

باندھا گلوں نے حُسن کا احرام ہر طرف　　فطرت نے درسِ عشق کیا عام ہر طرف
ہر طائرِ ریاض و جبل حمد خواں ہُوا
خونِ حیات مُردہ رگوں میں رواں ہُوا
مرغانِ خوش نوا نے گلستاں کا رُخ کیا　　دلدادۂ جنوں نے بیاباں کا رُخ کیا
اطفالِ سست رو نے دبستاں کا رُخ کیا　　مرد ہنر و پیشہ نے میداں کا رُخ کیا
خورشید آسماں پہ نمودار ہو گیا
ہر ذرّہ خاک دہر کا بیدار ہو گیا
گلشن میں نغمہ ریز وہ مرغانِ خوش کلام　　وہ مست ذکرِ حق سے نہالاں سبز فام
وہ نور وہ سرور وہ بادِ خجستہ گام　　وہ سروِ سر بلند وہ نہر سبک خرام
سرگرم جست و خیز وہ آہو قطار میں
وہ سُرخ سُرخ پھول عیاں سبزہ زار میں
موجِ نسیم صحنِ گلستاں میں عطر ساز　　اور درجِ گل میں گوہرِ شبنم نظر نواز
طاؤس محو رقص عنادل نوا طراز　　وقفِ نیاز جن و ملک کا سرِ نیاز
ہر جاندار مست وہ خالق کی یاد میں
ہر ذرّہ محو عالم کون و فساد میں
مسجد میں عابدوں کے وہ لب پر خدا کا نام　　مندر میں برہمن کی زباں پر وہ رام رام
گنگ و جمن پہ لالہ رخوں کا وہ اژدہام　　پربت کی وادیوں میں وہ جنّت کا اہتمام
عکسِ شفق سے پھول وہ چشموں کے طشت میں
وہ چہل پہل قافلہ والوں کی دشت میں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شاعر

اے ہزار خوش نوا اے شاعرِ شیریں بیاں — تیرے دلکش زمزموں میں گم ہیں اصواتِ جہاں
تیرے دم سے گلستانوں کی ہوائیں مست ہیں — تیرے نغموں سے بیاباں کی فضائیں مست ہیں
سنگ کو الماس و مروارید کر دکھلائے تو — ذرۂ ناچیز کو خورشید کر دکھلائے تو
سرو سے سرکش کرا دے سبزۂ پامال کو — بازوِ شاہیں سے لڑا دے قمریٔ بے بال کو
کوہ پابستہ کا استحکام دل میں ڈال دے — روحِ صد افلاک تو اک مشتِ گل میں ڈال دے
تیرا لب گر ترجماں ہو عاشقِ ناشاد کا — دل تڑپ جائے حسینانِ ستم ایجاد کا
نالہ کش ہو تو اگر فرہاد کے انداز میں — زلزلہ سا ڈال دے شیریں کے قصرِ ناز میں
گر زبانِ قیس میں تو شکوۂ ہجراں کرے — پردۂ ناموس کو لیلیٰ ابھی قرباں کرے
چھیڑ دے گر داستانِ لذتِ صہبائے ناب — ڈال دے تو زاہدِ صد سالہ میں روحِ شباب
تجھ سے سن لیں قصۂ عفو و کرم اک بار اگر — قدسیوں کو رشک ہو رندانِ ظلمت کار پر
گر دکھا دے تو شہنشاہوں کی عظمت کا مآل — تاجِ زریں پائے استحقار سے ہوں پائمال

شائق

شاعر اور دریائے گنگا

آہ اے دریائے گنگا۔ آہ۔ اے سیلِ رواں — تیری موجوں میں ہے پنہاں رازِ نیرنگِ جہاں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تیری موجوں کا تموّج کیسا عبرت خیز ہے
یعنی رفعت تیری لہروں کی زوال آمیز ہے

تیرے پہلو میں قیامت کی تڑپ خوابیدہ ہے
اک جہاں کا درد تیرے قلب میں پوشیدہ ہے

اضطراب آموز ہیں پیہم تیری طغیانیاں
یعنی لاکھوں بجلیاں ہیں تیرے پانی میں نہاں

آہ۔ یہ کیا غم ہے جو تجھ سے الگ ہوتا نہیں
جاگتا رہتا ہے پیہم تو کبھی سوتا نہیں

سچ بتا کس کی طلب آوارہ رکھتی ہے تجھے
مست کیفِ بادۂ نظارہ رکھتی ہے تجھے

جلوۂ سیماب پیدا ہے تری رفتار سے
شورِ غم اُٹھتا ہے تیرے ساز کی جھنکار سے

کس غمِ جانکاہ سے تیرا جگر پانی ہوا
کون ڈوبا ہے کہ تو وقفِ پشیمانی ہوا

عین تیرے زعمِ آزادی کو باطل کر دیا
تیری موجوں نے تجھے بندِ سلاسل کر دیا

اختر شیرانی

جوگن

دیکھو وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے
موسیقیِ حزیں کے دریا بہا رہی ہے

غمگیں نوائیوں سے بے خود بنا رہی ہے
دُنیا کے ہر اثر کو دل سے مٹا رہی ہے

سوئی ہوئی فضا کا شانہ ہلا رہی ہے
ہر جنبشِ زباں سے مُردے جلا رہی ہے

بیدار کر رہی ہے مدہوش گھاٹیوں کو
خوابیدہ ساحلوں کی نیندیں اُڑا رہی ہے

ہر لرزشِ صبا میں طوفاں امنڈ رہے ہیں
پنچم میں کیا رسیلی تانیں اڑا رہی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

اٹھکیلیوں کا سن ہے ہنسنے بولنے کے دن ہیں ۔۔۔ لیکن نہ جانے وہ کیوں آنسو بہا رہی ہے
آئینہ رنگ سینہ کچھ کھل رہا ہے جس میں ۔۔۔ دوشیزگی کی گنگا طوفاں اُٹھا رہی ہے
اک گیروانہ ساری میں ہے بدن چھپائے ۔۔۔ یا ہلکی ہلکی بدلی سورج چھپا رہی ہے
اک بحرِ یاسمیں پر لہرا رہی ہے ناگن ۔۔۔ یا اسکی زلفِ مشکیں سینہ پہ آ رہی ہے
ہے اِک ستار اسکے آغوشِ نازنیں میں ۔۔۔ وہ نازک انگلیوں سے جسکو بجا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

سبزہ پہ چاندنی کے بادل برس رہے ہیں! ۔۔۔ یا کوئی حورِ جنت آنسو بہا رہی ہے
ہے موجزن فضا میں اک آبشار سیمیں! ۔۔۔ یا ملکۂ پرستاں موتی لُٹا رہی ہے
اک گرد مرمریں ہے چھائی ہوئی افق پر ۔۔۔ جسکو ہوائے صحرا کوسوں اُڑا رہی ہے
اک موج گوہریں سی ہر پھول پر ہے رقصاں ۔۔۔ نغمہ کی بوئے رنگیں جس میں سما رہی ہے
یا ان کے مقبرہ پر دوشیزۂ شب آ کر ۔۔۔ گلہائے نور کی اِک چادر چڑھا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

فرشِ زمردیں پر کچھ پھول سو رہے ہیں ۔۔۔ نغمہ کے پر کی جنبش جن کو جگا رہی ہے
جنگل مہک رہا ہے کلیاں چٹک رہی ہیں ۔۔۔ ہر تان میں الٰہی کیا گُل کھِلا رہی ہے
وادی میں موجزن ہے نغموں کی کیف رنگی ۔۔۔ ہر پھول ہر کلی پر مستی سی چھا رہی ہے
اِک نہر بہ رہی ہے تھوڑے سے فاصلہ پر ۔۔۔ گاتی ہوئی جو اپنی منزل کو جا رہی ہے
یا ملکۂ سمندر موجوں کے زمزموں میں ۔۔۔ تاروں کے دیوتا کو نغمے سُنا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ موہنی بنی ہے کسکی لگن میں جوگن؟ — یہ سیلِ درد کسکے غم میں بہا رہی ہے
ہاں شاید اسکی ننھی معصوم آتما میں! — ہر کی پریم اگنی لَو کے لگا رہی ہے
ہر بن میں ہر نگر میں ہر گھر میں ہر ڈگر میں — پھر پھر کے اپنی دل کی چنتا مٹا رہی ہے
یا ہر کی جستجو میں پیتم کی آرزو میں — کاشی سے آ رہی ہے متھرا کو جا رہی ہے
یا جگ کی آفتوں سے تنگ آ کے بن میں جا کر — پرماتما کو اپنا دکھڑا سنا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

ہر لفظ میں چھپی ہے وحشت کی ایک دنیا — دل کی ہر آرزو کو مجنوں بنا رہی ہے
اک آگ سی بھری ہے غمگین راگنی میں — دیپک سنا سنا کر تن من جلا رہی ہے
روحانیت کے نغمے منہ سے نکل رہے ہیں — ملکِ ابد کی جانب سب کو بلا رہی ہے
پردہ سا اٹھ گیا ہے آنکھوں کے سامنے سے — کیا جانے کس جگہ کے جلوے دکھا رہی ہے
کچھ سوز ہے بیاں میں کچھ درد داستاں میں — شعلے اگل رہی ہے چھریاں چلا رہی ہے

دیکھو! وہ کون جوگن جنگل میں گا رہی ہے

دنیا سے ہو رہی ہے بیزار میری ہستی — دل ہاتھ سے چلا ہے جاں لب پہ آ رہی ہے
بتخانۂ جبیں میں سجدے مچل رہے ہیں — کافر ادا صنم ہے کافر بنا رہی ہے
معمورِ غمنوائی ہے ہر کلی کا دامن! — فیاضِ مطربہ ہے نغمے لٹا رہی ہے
اک صوتِ سرمدی ہے ہر ذرہ کی زباں پر — موسیقیٔ ازل کے نغمے سنا رہی ہے
ساری فضا پہ طاری ہے اک غبارِ ماتم — گویا تمام وادی آنسو بہا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

اب نغمے سو گئے ہیں باجہ بھی تھک چلا ہے — محشر اٹھا چکی ہے فتنے جگا رہی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ایسی دبی صدا ہے گویا عروسِ نغمہ
منہ پھیر کر ہوا سے دامن چھڑا رہی ہے
یا کچھ غنودگی کے عالم میں مست کوئل
دھرتی کے گوپیوں کے دل گدگدا رہی ہے
کچھ کھل گیا ہے جیسے بادل کوئی برس کر
یا شمع جل جلا کر اب جھلملا رہی ہے
لو! وہ ستار کو بھی نیند آ گئی بغل میں
لو! وہ ستار اٹھا کر جنگل سے جا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل سے جا رہی ہے

مَیں تو مگر کچھ ایسا محسوس کر رہا ہوں
جیسے وہ ظالم ابتک ویسے گا رہی ہے
ابتک فضا پہ ہے وہ کھویا ہوا سا عالم
ابتک افق پہ یکسر مستی سی چھا رہی ہے
ابتک اٹھا رہا ہے ساز اسکا ابر نغمہ
ابتک زبان اس کی بجلی گرا رہی ہے
پھولوں سے ابتک اسکے نغمے ٹپک رہے ہیں
پتوں سے ابتک اُسکی آواز آ رہی ہے
ابتک میں سر جھکائے حیرت زدہ کھڑا ہوں
ابتک وہی تجلی آنکھوں پہ چھا رہی ہے

دیکھو! وہ کوئی جوگن جنگل میں گا رہی ہے

رات کے فرشتے

ہواؤں میں رات کے فرشتے روپہلی پر پھٹ پھٹا رہے ہیں
سکوت کے میٹھے میٹھے لہجوں میں نیند کے گیت گا رہے ہیں
نظامِ ہستی پہ سر بسر، غفلتوں کے پردے گرا رہے ہیں
نظر سے نقشے، سروں سے خاکے، دلوں سے باتیں مٹا رہے ہیں
زمین، سے آسماں تلک، ایک مرمریں فرش بچھ رہا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بہار کی چاندنی کے رمنوں میں رنگ لیاں منا رہے ہیں

خموش و مدہوش ہیں فضائیں، صدا فراموش ہیں ہوائیں

پروں سے گویا تھپک تھپک کر زمانہ بھر کو سُلا رہے ہیں

مناظرِ کائنات پر اک سکوت کا نشہ چھا رہا ہے

نگاہوں کی شوخ مستیوں سے ہزاروں نیندیں لٹا رہے ہیں

چمن کی کرنوں بھری فضاؤں میں نور کا راستہ بنا کر

کبھی اِدھر اُڑ کے آ رہے ہیں، کبھی اُدھر اُڑ کے جا رہے ہیں

یہی خدا سے کرینگے جا کر شکائتیں سب کی غفلتوں کی

یہی ہمیں لوریاں سنا کر خدا سے غافل بنا رہے ہیں،

اُدھر ستاروں کی بزم میں زہرہ اپنا بربط بجا رہی ہے

اِدھر یہ پھولوں کی انجمن میں رسیلے نغمے سُنا رہے ہیں

زمانہ خاموش ہو چکا ہے، خدائی مدہوش ہو گئی ہے!

چمن کی خوشبوؤں سے لپٹ کر پڑی فطرت بھی سو گئی ہے!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سکوت زا بانسری ہیں کوئی پیامِ فطرت سُنا رہی ہے

خالد بٹالوی

ڈل دھرم سالہ

"دھرم سالہ سے سات آٹھ میل اوپر ایک نہایت ہی مصفّا اور شفاف جھیل ہے۔ جس کے چاروں طرف بلند پہاڑ اور دیودار کے خاموش اور حسرت بار درخت کھڑے ہیں۔ پانی کی ساکن سطح پر کبھی کبھی ہلکا سا تموّج ہوا سے پیدا ہوتا تھا اور کبھی، کوئی ہلکی سی بدلی اوپر سے گذر کر پہاڑ کی درمیانی گہرائیوں میں غرق ہو جاتی تھی۔"

لہرا رہا ہے چار طرف سبزہ زارِ حُسن
اللہ رے سحر کلک نُرمردِ نگارِ حُسن

اے وہ کہ تیرے جذبے ہیں بیقرارِ حُسن
چل اُٹھ کے دیکھ شوکتِ شانِ بہارِ حسن

یہ ڈل نہیں ہے معجزہ کردگار ہے
محبوبۂ جمیلِ دلِ کوہسار ہے

منظر سکوت خیز ادھر دیودار کے
اور سلسلے بلند ادھر کوہسار کے

جلوے نشاط کارئ فصلِ بہار کے
شاہد ہیں حسنِ صنعتِ پروردگار کے

ہلکی سی ایک بدلی جو آکر بکھر گئی
جذباتِ حسن و عشق کو بیتاب کر گئی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ زیر آب ہی عکس [illegible] رخ آفتاب کا
وہ حُسن دلنوازِ خرام سحاب کا

موجِ ہوا سے ٹوٹ کے بننا [illegible] کا
عالم وہ سطح آب پہ اک اضطراب کا

میرے [illegible] شوق کو بیتاب کر گئے
سرمایۂ شکیب کو سیماب کر گئے

ہر منظر ایک نقش ہے ذوقِ وجود کا
یا آئینہ ہی فطرتِ جوشِ نمود کا

قائم اسی سے سلسلہ ہے ہست و بود کا
یہ ڈل کہ انتخاب ہے بزمِ شہود کا

یہ ڈل نہیں ہے پیکرِ رعنائے حُسن ہے
پانی نہیں ظہورِ تمنائے حُسن ہے

تاجور

کوہسار شملہ

ہمالیہ پہاڑ کی بلندیوں کے سلسلے!
نپولین کے حوصلے پہاڑیوں کے سلسلے!!

پہاڑ در پہاڑ ہیں زمیں سے لے کے تا فلک
یہ سیڑھیوں کا سلسلہ ہے بامِ آسماں تلک

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

پلین میں برس رہی ہو آگ تو پہاڑ چل!
پلین کی فضائے آتشیں کو چھوڑ چھاڑ چل!

بلندیوں پہ چڑھ کے لطفِ سیرِ کوہسار دیکھ!
پہاڑ چل پہاڑ! کوہسار کی بہار دیکھ!

لہ پہاڑ در پہاڑ کی ترکیب انجمن ارباب علم کے پروگرام کے مطابق ارادۃً استعمال کی گئی ہے [illegible]

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

کالکا سے شملے کو روانگی

بلندیوں کے دیکھنے کی آرزو نکل گئی
بڑھی جو کالکا سے ریل سینری بدل گئی

یہ جانفروز چاندنی یہ دلنواز چاندنی
پہاڑیوں سے کر رہی ہے ساز باز چاندنی

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

کہیں ہے میل ریل میں کہیں ہے کھیل ریل میں
مسافروں کی ہو رہی ہے ریل پیل ریل میں

یہ سینری نظر پڑی تو کھیل ویل چھوڑ کر
ادھر کو جھک پڑے ہیں سارے شغل ریل چھوڑ کر

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

سرنگ اور ریل

نگاہیں محو تھیں کہ ریل آگئی سرنگ میں
ہو جیسے دوست دل میں یوں سما گئی سرنگ میں

سرنگ میں چلی ہے سین کیا دکھا رہی ہے ریل
کہ جیسے سانپ بل میں آ رہا ہو جا رہی ہے ریل

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

سرنگ ہے کہ خلوتِ دلِ سیاہ کار ہے
سرنگ ہے کہ ہیبت شبِ فراقِ یار ہے

سرنگ میں ہے ریل جیسے کوئی گرمِ جستجو
چلا ہو غمکدے سے اپنے لیکے دردِ آرزو

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

غار

یہ گہرے گہرے کھڈ یہ خوفناک غار دیکھئے!!
ضرور یہ مہیب سین ایک بار دیکھئے!!

خدا تیری پناہ! غار ہیں کہ بیشمار ہیں!!
الٰہی الاماں یہ غار ہیں کہ جاں شکار ہیں!!

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پہاڑ کی بلند آسماں وقار چوٹیاں — ہیں صنع صانع ازل کی شاہکار چوٹیاں
فلک سے ہمسری کے ولولے تھے تھم گئے ہیں کیا؟ — زمیں کے حوصلے بلند ہو کے جم گئے ہیں کیا؟

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

ریل سے ماہتاب کا نظارہ

یہ دل لگی یہ کود پھاند اے پہاڑ چاند کی — یہ ریل کے مسافروں سے چھیڑ چھاڑ چاند کی
کبھی اِدھر جھک گیا کبھی اُدھر نِکل گیا — اِدھر اُدھر جھک کے اپنی سمت پھر بدل گیا

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

نِکل رہا ہے چودھویں کا چاند آسمان سے — پہاڑیوں پہ چاند کھیت کر رہا ہے شان سے
پہاڑیاں چمک رہی ہیں کیسی آن بان سے — برس رہا ہے چودھویں کا چاند آسمان سے

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

پہاڑی لوگوں کے گیت

پہاڑیوں کے گیت سے ہیں وجد میں پہاڑیاں — درخت مست بے طرح ہیں جھومتی ہیں جھاڑیاں
فضا میں نشہ تیرتا ہے جس سے رات مست ہے — ہیں مست ہوں کہ آج رات کائنات مست ہے

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

دُھوپ

یہ کون جلوہ گر ہے اے پہاڑ تیری دُھوپ میں — ہے کس کا حُسن جلوہ ریز اس سنہری دُھوپ میں
چمک رہا ہے گوشہ گوشہ جس سے شش جہات کا — دمک رہا ہے ذرّہ ذرّہ تیری کائنات کا

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

شام

ہے کتنا دلگداز سین غم فشار شام کا
ہے چہرہ کس قدر حسین افق نگار شام کا
افق نگار شام کیا شفق سے لالہ فام ہے
شفق سے لالہ فام شام دلفریب شام ہے

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

دھنک کمان

حسینۂ فلک کی کیا یہ قوس ہفت رنگ ہے
کہ اسکے رنگ دیکھ کر ہر اک کی عقل دنگ ہے!!
یہ سین یہ حسین سین اک بلائے ہوش ہے
دھنک کمان کا نظارہ بیخودی فروش ہے

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

چیل کے درخت

یہ چیل کے درخت ہیں ستونِ سقفِ بے ستوں
یہ چیل کے درخت ہیں حریف چرخ نیلگوں
برس رہی ہے دلکشی قد فلک شگاف پر
خطوطِ مستقیم ہیں فضا کی سطح صاف پر

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

حسین فطرت اس چمن میں بے نقاب ہو گئی
یہ بے نقاب ہو گئی کہ لاجواب ہو گئی
نقابِ رخ اٹھا دیا دلوں پہ قہر ڈھا دیا
خدا پرست مولوی کو نیچری بنا دیا

یہ سین تیرا اے پہاڑ! کس قدر حسین ہے!!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

عابد

تاروں بھری رات

کیا دلفزا ہے تاروں بھری رات کا سماں — تنویر کہکشاں سے ہے معمور آسماں
یوں مرتعش ہیں قافلہ ہائے سیارگاں — جیسے کسی حسین کی آنکھوں کی پتلیاں

ہیں پھول طشت چرخ میں بکھرے پڑے ہوئے
یا دامن افق میں ہیں موتی جڑے ہوئے

طاری ہے گو جہاں پہ فسونِ ردائے شب — یاقوت و لعل سے ہے مزین قبائے شب
ہے شک نور ظلمتِ رنگیں ادائے شب — تاروں بھرا ہے گیسوئے لیلیٰ نمائے شب

آنچل ہے سطح چرخ کسی گلعذار کا
اور وہ بھی پارہ ہائے جواہر نگار کا

وہ کیف کا ہجوم وہ انوار کا وفور — وہ روشنی کا فرش سرِ عرش دور دور
وہ تابشیں کہ ماند ہو رنگِ ضیائے طور — تارے چمک رہے تھے مثالِ نگاہ حور

یکسر سفید پوش گلستاں بنے ہوئے
سب لالہ زار یاسمنستان بنے ہوئے

طاری ہے کائنات پہ عالم سکوت کا — گویا کہ خواب میں ہے ہر اک چیز مبتلا
کیفیت سرور میں ڈوبی ہوئی ہوا — دامانِ آبشار سے آتی ہے یوں صدا

جیسے کوئی رباب بجائے فراق میں
رو رو کے دوسروں کو رلائے فراق میں

تارے ہیں آسماں پہ زمیں پہ بہارِ گل — اللہ رے یہ جلوۂ رنگیں عذارِ گل

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آخر نسیم آ کے ہوئی ہم کنار گل — عنبر فشاں ہوا نفس مشکبار گل
برپا ہے باغ و راغ میں طوفانِ رنگ و بو
شیرازۂ نظر ہے پریشان رنگ و بو

"شام تاریک"

چھائی ہے جہاں پر شام تاریک — سر پر آنچل سیاہ و باریک
دریا ہیں ظلمتوں کے جاری — خاموش ہے کائنات ساری
آوازِ رحیلِ کارواں بند — دشوارئ راہ کا بیاں بند
طائر سب آشیاں میں روپوش — خوابِ معصومیت سے مدہوش
گلزار و ہزار و سار خاموش — یعنی ساری بہار خاموش
رنگینئ زر فشانِ انجم — شادابئ کاروانِ انجم
نورِ مہتاب کا تبسّم — دریا کے خرام کا ترنّم
گلہائے نظر نواز کے رنگ — گلہائے چمن طراز کے رنگ
تاریکئ انتظار میں گم — اندوہ غم آشکار میں گم
مطرب کا ساز سو گیا ہے — نغمہ خاموش ہو گیا ہے

۲

انوار سیاہ جاگ اٹھے ہیں — عشرت کے گناہ جاگ اٹھے ہیں
روشن ہے دیارِ عیش کوشی — رندی مستی شراب نوشی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نغمے رقصاں ہیں عاشقی کے　　شہہ دے رہے ہیں طریق آذری کے
غلبہ مستی نے پا لیا ہے　　نیکی نے منہ چھپا لیا ہے
برسیں گے یہاں گناہ کے پھول　　عشرت کی جلوہ گاہ کے پھول
کچھ نشہ فضا میں پیرتا ہے　　شیطاں ہوا میں تیرتا ہے

۲

وہ حسن سیاہ کار نکلا　　وہ غیرت صد بہار نکلا
اک بار چمک اٹھیں فضائیں　　اک بار مہک اٹھیں ہوائیں
شاداب و کامران وگل پوش　　رنگینیٔ عاشقی سے بیہوش
پیراہنِ ریشمی بدن پر　　گلرنگ و مرمریں بدن پر
انداز شباب گل بداماں　　آنکھوں میں شمع حسن روشن
ہر ایک ادا ہوس کا پیغام　　ہر ایک نگاہ عشرت انجام
آنکھوں کی سرمگینیوں میں　　(ق) غمزوں کی نازنینیوں میں
اطوار تمام دلبری کے　　انداز تمام ساحری کے
شانوں پہ فتنہ خیز گیسو　　بکھرے ہوئے مشک ریز گیسو
ہر عشوہ بیقرار عریاں　　ہر غمزہ سحر کار عریاں
بالکل سرشار ہیں نگاہیں　　شاداب بہار ہیں نگاہیں
پاؤں میں لچک جوانیوں کی　　بارش ہے گلفشانیوں کی
لغزش رفتار کی غضب ہے　　گویا کہ رواں ہے موجۂ مے
ہونٹوں پہ موجزن تبسم　　گویا کہ چمن چمن تبسم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اُردو مرکز لاہور

خواجہ دل محمد ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

۴

اس حُسن سے ہے بہارِ ہستی رنگینیٔ زر نگارِ ہستی
ننگ و ناموس کو بھلا کے بس میں ہو تو میں کہوں یہ جا کے
تم زینتِ شامِ زندگی ہو تم صبحِ دوامِ زندگی ہو

دِل

جامِ مہتاب

مہتاب کا روشن جام لئے مغرب سے شام نکلتی ہے
یہ جام چھلکتا جاتا ہے مے فرحت بخش اُچھلتی ہے
پھر چاندنی آ کر گلشن میں سائے کے ساتھ مچلتی ہے
کچھ گھیرا گھیری ہوتی ہے وہ گھیرتا ہے یہ ڈھلتی ہے
کیا ڈھلنا پھرنا چھایا کا خود عمر ہماری ڈھلتی ہے
یہ چاند نہیں آفاق پہ یہ ایام کی کشتی چلتی ہے

تارے

اکاس کے نیلے منڈل پر جو تاروں کی گلکاری ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سبج اسکی کیا من لبھا ہے درجہ کیسی پیاری پیاری ہے
اور کاہکشاں جو بیچ میں ہے وہ پھولوں کی پھلواری ہے

کیا نکھرا نکھرا جوبن ہے کیا پیاری پیاری کیاری ہے
تسنیم نکل کر کوثر سے فردوس کے اندر ساری ہے

یا سمجھو دودھ بتاشوں کی آکاس پہ گنگا جاری ہے
اور تارے جب اس ساگر پر کچھ ہنستے ہنستے آتے ہیں

مُنہ نور سے اپنا دھوتے ہیں اور خالق کے گن گاتے ہیں
دنیائیں لپٹی پھرتی ہیں ان شعلوں اور جوالوں میں

اور سورج ریلے کھاتے ہیں ان آتش کے پرکالوں میں
کیا چکر کاٹے جاتے ہیں دن رات سنہری ہالوں میں

کیا نور بھرا ہے ذرّوں میں اور برق بھری ہے چالوں میں
مقدار وہ جس کی گنجائش ناممکن فہموں خیالوں میں

اور دوری ایسی ۔کرنیں[ا] بھی آتی ہیں ہم تک سالوں میں
اک آگ ازل سے رکھی ہے ان آتشناک خزینوں میں

اک گرمی سی اک بجلی سی ہے پنہاں انہی دفینوں میں
کیا قدّت جلوہ پیرا ہے ان قدرت کے آئینوں میں

اَلْعِشق کی آیت لکھی ہے نیچر کے لال نگینوں میں

[ا] پانچ سال سے لیکر پانچسو سال تک کے عرصے میں ستاروں کی کرنیں زمین تک پہنچتی ہیں +

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اِک آتش سلگی رہتی ہے اِن تاروں اور زمینوں میں
اِنساں نہیں گر آگ نہ یہ ہم رکھیں اپنے سینوں میں
یہ گرمی جی میں رکھتے ہیں جو یہ اگن بھڑ کاتے ہیں
اَلعِشقُ کا منتر پڑھتے ہیں اور خالق کے گُن گاتے ہیں

شاعر

اِک صبح کی عبادت گذار

ایک تصویر کو دیکھکر

واہ کیا صبح کا عالم ہے خدا کی قدرت — مُہرِ خاموشی بس اب توڑنے کو ہے خلقت
جھلملا کر وہ چھپے جاتے ہیں تارے دیکھو — پڑ گئی پھیکی وہ مہتاب کی گہری رنگت
بام و در سے وہ ہٹا رات کا پردہ کم کم — وہ جھلکنے کو ہے خورشید کی بانکی صورت
آشیانوں میں چہکنے لگے خوش لہجہ طیور — بے زبانوں کی زباں پر بھی ہے بسِر وحدت
سنکھ پھکنے لگے بجنے لگے گھنٹے گھڑیال — اُٹھی ہر قوم عبادت کو بحسبِ عادت
بندھ گئیں لاکھوں صفیں اسکی حضوری کیلئے — وہ سُنی جانے لگی بعد اذاں قدقامت
مسلم و گبر و نصارا و چہ ترسا چہ یہود — پانی کی طرح سے ہر ظرف میں ہیں ہم صورت
ایسے عالم میں ہے اِک معبدِ عالی کی نمود — سامنے میز کے استادہ ہے اِک خوش قامت
میز کیا ہے کہ سراک رحل ہے قدِ آدم — ہے کھلی جسپہ کتاب ایک برائے قرأت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جو ورق پیش نظر ہیں وہ کھلے ہیں بالکل　　باقی فیتے سے بندھے ہیں کہ نہو کچھ وقت
پڑھنے والی کا جو انداز ہی وہ کیونکہ دکھائیں　　موقلم کی نہیں ہے اپنے قلم میں قدرت
دیکھنے والا ہے تو چشمِ تصور ہی سے دیکھ　　اس طرح کرتے ہیں خوش چشم خدا کی طاعت
بھولی بھولی سی ہے اِک چینی کی مورت گویا　　ہے فرشتہ۔ کہ پری کہیئے کہ حورِ جنت
کس قدر کھلتا ہے اس جسم پہ یہ گون سیاہ　　سینے پر جھاگ سی جھالر وہ کفوں کی حالت
گورا بھرا سادہ چہرہ تو ببھبوکا سے وہ گال　　جسپہ اک اور بھی معصوم پنے کی رنگت
کولوں تک آئے ہوئے اسکے سنہری وہ بال　　مانگ ہے یا کہ نشانے بہ بیاضِ قدرت
پتلیاں اٹھی ہوئی دھیان میں اوپر کیطرف　　چلیں نیلم کی یہ دو تیتریاں توڑ کے چھت
یہ دہن چہرے پہ ہے یا کوئی سربند کلی　　پھول کا بوجھ اٹھائے نہیں اتنا بھی سکت
لعل رنگیں کا دو ٹکڑا کہیئے اِن ہونٹوں کو　　اَب کھلی بات کسی طرح ذرا ہو حرکت
جیسے بلور چمکتا ہوا ایسی ٹھوڑی　　لمبی گردن سے صراحی کے گلے کو خجلت
چاند سا سینہ۔ بھرا جسم جوانی کا یہ جوش　　لطف آ جائے اگر جھومے یہ سرو قامت
وہاں اسوقت ہے معبود کی طاعت کا دھیان　　بات کرنے کے اشارے نہ زباں میں قدرت
کہنیاں ہاتھوں کی بس رحل کے اوپر ہیں ٹکی　　انگلیاں جنکی کہ پیوستہ ہوئی ہیں اَٹ گَت
ایسی صورت پہ بھی خالق کو نہ رحم آئیگا　　ایسے بندے پہ بھی کیونکر نہ کریگا رحمت

باش اے شاعرِ گستاخ کجا میرانی
آسمانے بہ زمین است کہ زیر قدمت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

روحی

مناظر برشگالی

رنگ و بوئے جانفزا لائی بہار برشگال — پھول برساتی ہوئی آئی بہار برشگال
آج وقف لغزش مستانہ ہے کالی گھٹا — کیا ہوا پر جھومتی آتی ہے متوالی گھٹا
موتیوں کے ہار ابر تیرہ کی گردن میں ہیں — لب پہ اک شور طرب ہے بجلیاں دامن میں ہیں
کس قدر صحن چمن میں فیض مستی عام ہے — خندۂ مستانہ سے ہر پھول گویا جام ہے
آج ذوق زہد بھی ہے مے پرستی کی طرف — دل کا ہر ذرہ کھنچا جاتا ہے مستی کیطرف
دیکھ کر سبزے کا خوش منظر یہ ہوتا ہے یقین — بال بکھرائے ہوئے بیٹھے ہیں صدہا نازنین
ہے ادائے رحمت خالق ادا برسات کی — ایک پیغام مسرت ہے ہوا برسات کی

نامعلوم

مناظر قدرت

پھر درد بھری ہر سو کوئل کی صدا آئی — پھر کالی گھٹا اُٹھی پھر ٹھنڈی ہوا آئی
بادل کے گرجنے سے پھر ہوک اُٹھی دل میں — برسات کی رُت آئی پھر مجھ پہ بلا آئی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دعوت ہے جوانی کی، ہنگامۂ مستی ہے
تاثیر کا عالم ہے تاثیر برستی ہے
چھایا ہے اندھیرا سا، تابش ہے نہ تاریکی
یہ خلد نما منظر، سرمایۂ ہستی ہے

ہر باغ ہے میخانہ، ہر نخل ہے مستانہ
ہر بوند مئے صافی، ہر پھول ہے پیمانہ
موروں کی ہم آہنگی، سبزہ کی یہ خوشرنگی
جمگھٹ سے حسینوں کے گلشن ہے پری خانہ

صحرا ہو کہ آبادی معمورِ تکلّم ہے
کانٹوں میں ہے شادابی غنچوں میں تبسم ہے
چڑھتے ہوئے دریا میں ہے شانِ دلاوری
پانی پہ جوانی ہے، موجوں میں ترنّم ہے

یہ جنّت نظّارہ، یہ جلوۂ بستانی!
موسم کی یہ رنگینی، فطرت کی یہ عریانی
اس رُت میں بھلا کیونکر احساس نہ جاگ اُٹھے
حاصل ہے مجھے اس سے اک نسبتِ پنہانی

بجلی کی ہے بے تابی، اس دل کے دھڑکنے میں
بادل کی تراوش ہے اشکوں کے ٹپکنے میں
ان ٹھنڈی ہواؤں میں شامل ہیں میری آہیں
ہے سوزِ جگر پنہاں کوندے کے لپکنے میں

ہو جاتا ہوں سودائی جب آتی ہیں برساتیں
یاد آتی ہیں رہ رہ کر کچھ گذری ہوئی باتیں
اس بھولنے والے سے اے کاش کوئی کہہ دے
کاٹے سے نہیں کٹتیں برسات کی یہ راتیں

(مُعارف)

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بالی

لالہ

میں تجھے اخگر کہوں یا لالِ انگارا کہوں مہرِ عالمتاب کا ٹکڑا کہ مہ پارا کہوں
ماہِ خوبی یا سپہرِ حسن کا تارا کہوں تو بتا دے میں تجھے کیا اے چمن آرا کہوں

لعل ہے۔ یاقوت ہے، یا لالۂ حمرا ہے تو!!
دُرِّ اشکِ سُرخ ہے، مرجان ہے، آخر کیا ہے تو!!

چشمِ پرخون ستمگر سے زیادہ سُرخ ہے سُرخ ہے، سرخاب کے پر سے زیادہ سُرخ ہے
سچ ہے تو خونِ کبوتر سے زیادہ سُرخ ہی لال سے یاقوتِ احمر سے زیادہ سُرخ ہے

سُرخ پوشوں سے زیادہ سرخ اے لالہ ہے تو
شمعِ بزمِ گل ہے یا آتش کا پرکالہ ہے تو

بادۂ گلگوں کا اِک جامِ نشاط آگیں ہی تو نو عروسانِ چمن کا جھمکۂ رنگیں ہے تو
نازشِ بزمِ چمن ہے لائقِ تحسیں ہی تو خونِ دل کی ہی جھلک وہ منظرِ خونیں ہی تو

داغ ہے تجھ میں بھی بزمِ عشق کے قابل ہے تو
آ تجھے سینے میں رکھ لوں یادگارِ دل ہے تو

اے گلِ بے خار اے فخرِ چمن! اے جانِ باغ زینتِ گلہائے گلشن! باغ کے چشم و چراغ!
گو بظاہر تو نظر آتا ہے خوش خوش باغ باغ قلبِ بالی کی طرح لیکن جگر ہے داغ داغ

تیری ہستی جلوہ گاہِ اشکِ گلگوں تو نہیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تو کسی درد آشنا کا قلبِ پرخوں تو نہیں

نازش

بہار

نورِ طبق کی ضو سے ہیں افلاک گلگوں پیرہن
موجِ شفق کی رَو سے ہے فرشِ زمیں رشکِ چمن

گوہر ہے آبِ حسن کا بزمِ عناصر کی چمک
جوہر ہے تابِ حسن کا اشیائے عالم کی پھبن

لالہ ہے اپنے ہاتھ میں یاقوت کا ساغر لئے
گلہائے سوسن کی زباں ہے غیرتِ نہرِ لبن

نرگس کی عشوہ سازیاں پردہ کشائے حور ہیں
شبنم کے آئینہ میں ہے روئے جناں پرتو فگن

وادی کی ہے دلکش فضا ٹیلے سرسبزی فزوں
موجوں پہ عالم وجد کا چشمے ہیں کوثر کا دہن

صحرائے حیرتناک میں یوں گونجتی ہے بادِ خوش
ہوں شانِ قدرت دیکھ کر جیسے فرشتے نغمہ زن

ہے لمبی لمبی گھاس پر قطراتِ شبنم کی جھلک
یا گلرخانِ شوخ کے دامن میں ہیں دُرِّ عدن

سرخیٔ شفق کی دور کر لیتی ہے بوسے پھول کے
غنچے ہیں قیل و قال میں حرفِ تبسّم ہے دہن

ہے آبشاروں کی صدا اک نغمۂ الہامِ نو
ہیں آسماں پر رقص کن سیارگانِ عشوہ فگن

حوروں کے گیسو چھوڑ کر آئی ہیں جھونکے خلد کے
فردوس کی ارواح ہیں یا عندلیبانِ چمن

آتی ہے رہ رہ کر صدا سجدہ کناں ہیں ڈالیاں
اللہ اکبر کیلئے ہے وقفِ غنچوں کا دہن

بلبل کے رنگیں بال و پر بنجائیں حیرت زرفشاں
ہے تاجدارِ نامیہ گلزار میں جلوہ فگن

[illegible] آواز سے اٹھتی ہے دل میں گدگدی
نیرنگِ ہستی کا سبق پڑھتے ہیں اشجارِ چمن

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE 2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حسرت

برکھا رُت کی ایک رات

"تصویر دیکھ کر"

اک فتنہ گر حسینہ جادو نظر حسینہ
اِک حورِ ماہ پیکر محبوب مہر منظر
بیٹھی ہے سر جھکائے پیتم سے لَو لگائے
آنسو نکل رہے ہیں
چشمے اُبل رہے ہیں
ارماں مچل رہے ہیں
پہلو بدل رہے ہیں

گردونِ دلبری کا چرخ فسونگری کا
ٹوٹا ہوا ہے تارا اخگر ہے یا شرارا
اِک شمع ہے لگن میں سُورج ہے یا گہن میں
بُلبُل ہے یا قفس میں مجبُوریوں کے بس میں
آنسو بہا رہی ہے
موتی لٹا رہی ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تن من جلا رہی ہے
طوفاں اُٹھا رہی ہے

ہونٹوں پہ سرد آہیں — اور مضطرب نگاہیں
اُلجھے ہوئے ہیں گیسو — بیتیا ہوں کے پہلو
پی کی لگن لگی ہے — اگنی سُلگ رہی ہے
آنکھیں ہیں جستجو میں — دِل غرق آرزو میں
ہر چیز سو رہی ہے
مدہوش ہو رہی ہے
وہ ہے کہ رو رہی ہے
دامن بھگو رہی ہے

بادل گرج رہے ہیں — طنبور بج رہے ہیں
تاریکیاں ہیں لرزاں — اور بجلیاں ہیں رقصاں
فِطرت کا ذرّہ ذرّہ — کچھ سوچتا ہے گویا
اِک خامشی کا عالم — وارستگی کا عالم
سکہ ہے شب کا جاری
اور کائنات ساری
مصروفِ اشکباری

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اِک بیخودی سی طاری

ساغر

جب بادل مجھ سے نیچے تھے!

منصوری کی ایک فلک بوس چوٹی پر

سب کپڑے تر ہو جاتے ہیں جب سرد ہوائیں آتی ہیں
لرزش بالوں کو ہوتی ہے سانسیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں
تا دُور عمیق خلاؤں میں ہر سمت فضائیں خالی ہیں
مستورِ نشیب رنگیں ہیں کچھ چیزیں کالی کالی ہیں
مَیں اُس چوٹی پر بیٹھا ہوں
جو سب سے اونچی چوٹی ہے
پستی کچھ دھندلی دھندلی ہے عالم کچھ میلا میلا ہے
دنیا پر کہرہ طاری ہے ہر سمت دھواں سا پھیلا ہے
شاداب درختوں کی شاخیں جھک کر سجدہ میں گرتی ہیں
آزاد بلند فضاؤں میں کچھ چڑیاں اڑتی پھرتی ہیں
مَیں اس چوٹی پر بیٹھا ہوں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جو سب سے اُونچی چوٹی ہے

نظروں سے دو خلاؤں میں ہیبت آگیں اک پستی ہے
جس کی وسعت میں فطرت کی خاموش اک بستی بستی ہے
سب گلشن مجھ سے نیچے ہیں سب جنگل مجھ سے نیچے ہیں
میں ہر بادل سے اوپر ہوں اور بادل مجھ سے نیچے ہیں
مَیں اُس چوٹی پر بیٹھا ہوں
جو سب سے اُونچی چوٹی ہے

کچھ ناہموار چٹانیں ہیں اُن پر سنگین کاشانے ہیں
آبادی میں ہر جا روشن بجلی سے خلوت خانے ہیں
ٹیڑھی، سیدھی، اُونچی، نیچی سڑکیں کوسوں پھیلادی ہیں
کہسار میں بھی انسانوں نے کیا زندگیاں دوڑا دی ہیں
مَیں اُس چوٹی پر بیٹھا ہوں
جو سب سے اُونچی چوٹی ہے

ایک ویران آبادی میں شکستہ عبادت خانہ

صحنِ حرم کے رُخ پر پتھر گرے ہوئے ہیں
مینار ٹوٹے پھوٹے ابتک کھڑے ہوئے ہیں
آثار سے عیاں ہے شانِ کمال اب تک
مٹی میں کوندتی ہے برقِ جلال اب تک
ٹوٹے ہوئے مصلّے اعلانِ پاکبازی
ہیں معتکف ابھی تک گویا یہیں نمازی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ذرّوں پہ کچھ مٹے سے سجدوں کے ہیں نشاں بھی — جھونکوں میں ہے ہوا کے گونجی ہوئی اذاں بھی
دھندلی سی چاندنی ہیں محراب و در شکستہ — دو طائرِ حجازی بیٹھے ہیں پر شکستہ

—————

سعید

گنگا اشنان

گنگا کے کنارے تم اشنان کئے جاؤ — مشتاق نگاہوں پر احسان کئے جاؤ
مذہب کی یہ پابندی اور اپنا یہ بن دیکھو — یہ وقت سحر دیکھو جاڑے کے یہ دن دیکھو
او حسن سے بے پروا او دھرم کی متوالی — ہٹ جائے نہ سردی سے رخسار کی یہ لالی
منظرِ لب دریا کا تھا یونہی بہت پیارا — سونے پہ سہاگہ ہے یہ صبح کا نظارا
مستغنی از آرائش کیا وضع نکالی ہے — ٹیکہ ہے نہ جھومر ہے پتے ہیں نہ بالی ہے
یہ سادگی بہتر ہے ہر ایک بناوٹ سے — اچھا ہے یہ بھولاپن ہر ایک لگاوٹ سے
ستارِ تنِ نازک گو ہلکی سی ساری ہے — ہے قول نزاکت کا پھر بھی کہ یہ بھاری ہے
بھیگے ہوئے کپڑوں سے ہے رنگِ بدن پیدا — یا ہلکے سے بادل سے سورج کی کرن پیدا
گو شانِ تقدس بھی چہرے سے نمایاں ہے — شوخیٔ ادا لیکن غارتگرِ ایماں ہے
اُس کو بھی پسند آئی یہ شکل ہی پیاری ہے — تصویر جو یوں دل میں دریا نے اُتاری ہے
یہ فتنۂ محشر ہے یا بانکی ادائیں ہیں — یہ گیسوئے پُرخم ہیں یا کالی بلائیں ہیں
اُوپر کو اُٹھاؤ تو تم بہرِ خدا آنکھیں — یہ سحر بھری آنکھیں تصویرِ حیا آنکھیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تم یُونہی نہانے کو اُن پر بھی کھڑی ہوتیں   اے کاش مری آنکھیں پتھر میں جڑی ہوتیں

گنگا میں تمھیں پیاری اشنان مُبارک ہو

اس دل کو محبت کا ارمان مبارک ہو

حامد اللّٰہ افسر

تربینی

(۱)

پریاگ پہ بچھڑی ہوئی بہنیں جو ملی ہیں   پانی کی زمیں پر بھی تو کلیاں سی کھلی ہیں

کچھ گنگا کا رُکنا

کچھ جمنا کا جُھکنا

پھر دونوں کا ملنا

وہ پھُول سے کھلنا

کِس شوق سے اٹھلاتی ہوئی ساتھ چلی ہیں   یہ عشق و محبّت کے نظارے ازلی ہیں

(۲)

کہتے ہیں کہ جنّت سے بھی آئی ہے بہن ایک   گو تینوں کا ہے اصل میں گھر ایک وطن ایک

گھر جب سے چھٹا تھا

دِل سرد ہُوا تھا

وہ کوہ سے گرنا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ دشت میں پھرنا

راتوں کو وہ سنسان بیابان میں چلنا سہمے ہوئے تاروں کا وہ سینے پہ مچلنا

(۳)

تنہا وہ سفر دشت میں میدان میں بن میں خاموش پہاڑوں میں بیاباں میں چمن میں

جنگل سے نکلنا

رُکتے ہُوئے چلنا

بڑھ بڑھ کے پلٹنا

ڈر ڈر کے سمٹنا

مر مر کے اکیلے یہ گزارا ہے زمانہ جیسے کوئی دنیا میں نہ ہو اپنا یگانہ

(۴)

خالی کبھی جاتی نہیں بے لفظ صدائیں آخر کو اثر کر گئیں خاموش دُعائیں

جاگا ہے مقدّر

پریاگ پہ آکر

اب غم نہ سہیں گی

تنہا نہ رہیں گی

پریاگ پہ بہنوں کو ملایا ہے خُدا نے مُدّت میں یہ دن آج دکھایا ہے خُدا نے

(۵)

کیا جوش محبت سے بغلگیر ہوئی ہیں وارفتگی شوق کی تصویر ہوئی ہیں

اللہ رے محبّت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرمایۂ راحت

یہ کس کو خبر تھی

دل ملتے ہیں یوں بھی

ہوں گی نہ جدا حشر تک اب ایسی ملی ہیں خوش بہنیں ہیں یا پانی پہ کلیاں سی کھلی ہیں

فاخر

سکائی لارک

آزاد سب افکار سے آزاد ہے ہستی تری
کیا چیز ہے مستی تری
دنیا کی شورش گاہ سے ہے دور تر بستی تری

تری نوائے شوق سے سارا جہاں معمور ہے
اور آسماں معمور ہے
کیا جانے کن اسرار سے تری فغاں معمور ہے

وہ اُڑنا اور آکاس میں نظروں سے چھپ جانا ترا
وہ دور کاشانہ ترا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گانے ہوئے اُڑنا تیرا اُڑتے ہوئے گانا تیرا

جاتی ہے جب تو عرش پر اپنے حریم ناز سے
آراستہ ہر ساز سے
گرتے ہیں نغمے فرش پر تیرے پر پرواز سے

تو اِک مجسم شعر ہے جذبات کا فوّارہ ہے
اور عشق کا گہوارہ ہے
یا آب و گل کی شکل ہیں کوئی صدا آوارہ ہے

ہے لیلی محمل نشیں اور تیرا بن ہے آسماں
دشت کہن ہے آسماں
او بادلوں کی نازنیں! تیرا وطن ہے آسماں

تو اس کی دلدادہ ہوئی وہ چاہنے والا تیرا
ہے چاند متوالا تیرا
یہ کہکشاں کیا چیز ہے اک منجمد نالا تیرا

اک تیر ہے تو وقت کی ٹیڑھی کماں کے درمیاں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جسم اور جاں کے درمیاں
یا ایک نقطہ ہے زمین و آسماں کے درمیاں

یا سازِ موجودات میں اِک نغمۂ بے تاب ہے
یا قطرۂ سیماب ہے
یا زندگی کی نیند میں کوئی پریشاں خواب ہے

اک نغمۂ سیال ہے یا روحِ آزادی ہے تو
ننھی سی شہزادی ہے تو
جنگل میں منگل تجھ سے ہے صحرا کی آبادی ہے تو

اُڑ کر زمیں سے چرخ پر تو صورتِ شبنم گئی
رستے ہیں لیکن تھم گئی
گویا لہو کی بوند تھی جا کر فضا میں جم گئی

تو رفعتِ پرواز سے سوئے زمیں تکتی نہیں
اُڑتی ہوئی تھکتی نہیں
اور اس بلندی تک نظر میری پہنچ سکتی نہیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کیا آسماں اور کیا زمیں　　یہ گردشِ ایام کیا

زنجیر صبح و شام کیا

تیری نظر میں ہیچ ہے　　آغاز کیا انجام کیا

ابوالحسن ناطق

میرا جھونپڑا

ہے تو پرانا دوست بچپن کی محبت تجھ سی ہے　　کیوں نہیں خوش ہوں کہ میرے دل کو راحت تجھ سے ہے

دل لگا ہے دل لگی کی آج صورت تجھ سی ہے　　کوئی وحشی ہوں جو کہدوں ہیں کہ وحشت تجھ سی ہے

تیری زینت مجھ سے ہے اور میری فرحت تجھ سے ہے

تجھ کو اُلفت مجھ سے ہے اور مجھ کو اُلفت تجھ سے ہے

یوں تو کہنے کے لئے تو چیز ہے کیا؟ جھونپڑا　　کوئی لیکن مجھ سے یہ پوچھے کہ کیسا جھونپڑا

میرا ہمدم اور میرا پیارا پیارا جھونپڑا　　میرا چھوٹا جھونپڑا اور میرا اچھا جھونپڑا

تیری زینت مجھ سے ہے اور میری فرحت تجھ سے ہے

تجھ کو اُلفت مجھ سے ہے اور مجھ کو اُلفت تجھ سے ہے

تیرے ہر ذرہ سے میری جان ہے پہچان ہے　　یہ مری دلبستگی کا اِک بڑا سامان ہے

جی نہیں گھُٹتا ہے تجھ سے تجھ میں میری جان ہے　　بولتا ہے تجھ سے تنہائی میں تو انسان ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تیری زینت مجھ سے ہے اور میری فرحت تجھ سے ہے
تجھ کو اُلفت مجھ سے ہے اور مجھ کو اُلفت تجھ سے ہے

امین

گلِ آخر بہار

اے گلِ آخر بہارِ چمن — ننگ و ناموس شاخسارِ چمن
مایۂ نازِ جانِ زارِ چمن — نشۂ باغ کا خمار ہے تو
عہدِ ماضی کی یادگار ہے تو!

ایک جانب خزاں کی یورش ہے — اک طرف آسماں کی یورش ہے
یعنی دورِ زماں کی یورش ہے — سب کے پہلو میں گویا خار ہے تو
عہدِ ماضی کی یادگار ہے تو

رنگ و بو ہے مگر ترنگ نہیں — ڈھنگ تیرے سلف کے ڈھنگ نہیں
اپنے آبا سا شوخ و شنگ نہیں — پُر تہوّر نہ باوقار ہے تو!
عہدِ ماضی کی یادگار ہے تو!

گو ترا عہد شاندار نہیں — گو ترا بخت کامگار نہیں
گو تری وضع باوقار نہیں — پھر بھی گلشن کا تاجدار ہے تو!
عہدِ ماضی کی یادگار ہے تو!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خمخانہ ہست

حُسنِ مہِ نوجواں ہے پُر کیف
تاروں بھرا آسماں ہے پُر کیف
زہرہ کی تجلیوں میں مستی
نظارۂ کہکشاں ہے پُر کیف
مے ریز ہے صبح کا ستارہ
اور مطلعِ ارغواں ہے پُر کیف
ہنگامِ طلوع کی صبُوحی
پُر لطف ہے ہنگیاں ہے پُر کیف
خورشید کی ہر کرن ہے مینا
اور جامِ بدست چشمِ بلینا
میخانہ بدوش خود صبا ہے
گلشن میں سرور بٹ رہا ہے
مرغانِ چمن کی بذلہ سنجی
غارت گرِ ہوش برملا ہے
جنگل کا نظارہ بیخودی خیز
ساقی نہیں ہر شجر تو کیا ہے
گرتے ہوئے آبشار کا شور
خمارِ الست کی صدا ہے
چشموں سے شراب بہ رہی ہے
بے کیف نہیں یہاں کوئی شے

قریشی

برکھا رت

سوئی ہوئی فطرت جاگ اُٹھی پھر کروٹ بدلی دُنیا نے

CC-0.Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آباد ہیں جس سے ویرانے وہ باغ لگا ہے جنگل میں
پُر شور ہیں موجیں دریا کی ہیں تیز ہوائیں صحرا کی
دیکھا جو نکل کر بستی سے ہنگامہ بپا ہے جل تھل میں
ہر گلشن گلشنِ جنت ہے ہر وادی وادیٔ ایمن ہے
خوشبو ہے بہار کی پھولوں میں برسات کا رنگ ہے کونپل میں
ہر بوند نے دنیا میں آکر اعجاز مسیحا دکھلایا
مُردوں کو کیا جس نے زندہ کیا چیز تھی ایسی بادل میں
پھر "بیر بہوٹی" نکلی ہے کھیتوں میں زمیں کے اندر سے
یا اک متحرک بوند ہے یہ لپٹی ہوئی ہے جو مخمل میں
حیرت ہے جہاں کو پل بھر میں آخر یہ ہُوا کیونکر ایسا
فطرت یہ کہاں سے لے آئی دنیا کے لئے منظر ایسا
گھنگھور گھٹائیں چھائی ہیں میلا ہے چمن میں جھولوں کا
ہر شاخ شجر کی وجد میں ہے پُر کیف ہوائے گلشن ہے
یہ گلشن ہے یا اک جنت ہیں جھول رہی حوریں جس میں
یہ نور کا زیور ہے کوئی یا ہار حمائلِ گردن ہے
ہر غنچۂ گل کھل کر ہے بنا اک جام شراب احمر کا
نرگس کی ہوئی ہیں بند آنکھیں خاموش زبان سوسن ہے
آئی ہے سنانے پھر کوئل دلسوز ترانے کو کو کے
معلوم ہوا اس کا سینہ غم ہائے نہاں کا مخزن ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس سے بھی نہ آخر ضبط ہؤا دیکھو وہ پپیہا بول اُٹھا

آثار یہ سب بتلاتے ہیں بیشک یہ مہینہ "ساون ہے"

یک لخت بدلنا موسم کا اک رازِ نہانی ہے گویا

کہتے ہیں جسے سب برکھا رُت گلشن کی جوانی ہے گویا

تھی رات اندھیری پہلے سے پھر اس پہ گھٹا چھائی کالی

دل کانپ گئے ہیں سینوں میں دیکھا ہے جو ایسے منظر کو

جنگل میں مسافر بے چارہ بچھڑا ہے جو اپنی منزل سے

ہے یاس کا عالم پیشِ نظر اور ڈھونڈھ رہا ہے رہبر کو

سنسان پڑے ہیں دشت و جبل سنّاٹا ہے میدانوں میں

اک گہری نیند میں ہے دنیا اوڑھے ہوئے شب کی چادر کو

انسان یہاں اس وقت کہاں؟ بجلی ہی فقط ہے راہ نما

رہرو کو دکھاتی ہے رستہ چمکا کے شعاعِ انور کو

ہیں ایسے بھی قسمت کے دھنی بیٹھے ہیں جو اپنے محلوں میں

ہے جمع حسینوں کا مجمع گردش ہے برابر ساغر کو

انسان لگائے دل نہ کبھی اس دنیا کی ان باتوں میں

پھر دیکھے قدرت کے جلوے برسات کی کالی راتوں میں

برسات کا موسم آیا ہے کہساروں میں سبزہ ہے اُگا

پستی سے بلندی تک جس نے مخمل کا فرش بچھایا ہے

یہ ننھی ننھی پھوار نہیں اک پردہ سا ہے زیرِ فلک

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہفتوں سے نیّرِ اعظم نے چہرہ کو اپنے چھپایا ہے
کل تک تھی جہاں خاموش فضا طوفاں بپا ہے آج وہاں
چشموں نے بلندی سے گر کر میلوں تک شور مچایا ہے
طائر ہیں ہوا میں تیر رہے ہیں ہوش ربا جن کے نغمے
ان چھوٹی چھوٹی جانوں نے جنت کا سماں دکھلایا ہے
چلتی ہے ہوائے مستانہ عاقل بھی یہاں ہے دیوانہ
جادوگرِ فطرت نے اپنے جادو کا رنگ جمایا ہے
جس کوہ پہ اب پڑتی ہے نظر ہے کوہِ طور حقیقت میں
ہے قدرت ہی خود جلوہ نما بے پردہ مناظر قدرت میں
صد رشکِ جناں دنیا کو کیا سامانِ حیاتِ انساں کو دیا
بھولے گا نہ اب جاندار کوئی احسان نرالے برکھا رت
اشجار بنایا دانوں کو جاندار کیا بے جانوں کو
باہر ہے بشر کی طاقت سے جو تو نے کیا اے برکھا رت
ٹوٹے ہوئے دِل کی اُمید ہے تو دہقاں کے گھر کی عید ہے تو
سب مانگ رہے تھے تیری دُعا ہر صبح و مسا اے برکھا رُت
مُدت سے زمیں میں تھے جو دبے ظاہر وہ خزانے تو نے کیے
نکلا وہ زمیں کے سینہ سے جو کچھ تھا چھپا اے برکھا رُت
مغموم تھا میں ناشاد تھا میں بےخود تھا میں ناکام تھا میں
دیکھی ہے جو تیری کیفیت سب بھول گیا اے برکھا رت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

برسات کا عالم دیکھ کے جو بنے چین نہیں حیران نہیں
واللہ قریشی سچ تو یہ ہے کچھ اور ہے وہ انسان نہیں

تبسم

فطرت میں ہے شانِ خود نمائی

وہ دیکھ اُفق ہُوا فروزاں — آثارِ سحر ہوئے نمایاں
تاریکیٔ شب ہوئی ہے روپوش — خورشید ہے نور سے ہم آغوش
تازہ ہُوا شورِ سازِ ہستی — وہ نغمۂ دل نوازِ ہستی
دریاؤں میں آگیا تلاطم — لہروں میں پڑی ہے شورشِ قم
گلزار کی خوشنما فضا دیکھ — اشجار کی دل رُبا ادا دیکھ
عریاں ہے جمالِ دشت و صحرا — آزاد خرام ہے صبا کا
دل چھین رہی ہے ہر کلی کا — نرگس کی نگاہِ بے محابا
آغوش کشا کلی کلی ہے — ہر گل میں خلش نمود کی ہے
قدرت ہوئی بے نقاب یکسر — اک جلوۂ بے حجاب یکسر

ہر ذرہ ہے محوِ جلوہ زائی
فطرت میں ہے شانِ خود نمائی

اب تو بھی نقاب کو اُٹھا دے — پردے کو جذب سے کو اُٹھا دے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حامد علی خاں

زورقِ ماہتاب

ہوا ہے مہر ابھی نہاں

ابھی شفق ہے ضو فشاں عجیب یہ بھی ہے سماں

فروغ لالہ زار ہے بہار ہی بہار ہے

سکوت شام میں کوئی نگار جلوہ بار ہے

کھڑے ہیں سرو صف بہ صف

ہجوم گل ہے ہر طرف کہ ہیں شہید سر بکف

بچھا ہے سبزہ سو بسو یہ کس کا انتظار ہے

کہ فرشِ مستِ رنگ ہے تو عرش میگسار ہے

اُفق کا سینہ چیر کر

ہوا ہے نور جلوہ گر جہاں تھا اِدھر اُدھر

یہ چشمہ رُک سکا نہ جب تو یک بیک اُبل پڑا

اُفق سے نورِ ماہ کا بہ رنگِ موج اُچھل پڑا

یہ نور کا وفور ہے

کہ ذرہ ذرہ طور ہے فروغِ سیلِ نور ہے

یہ سیل اپنے ساتھ ہی مجھے بہا کے لے گیا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خبر نہیں کہاں کہاں مجھے اُٹھا کے لے گیا؟

جلوہ آرائی نظر

جو ہر نگاہ کے

ہیں تمام شعبدے

کوہسار، آبشار، جوئبار، لالہ زار کائنات حُسن کے جلوہ ہائے سحر کار

ان میں دیکھتا ہوں حسن

دیکھتا رہا ہوں حُسن

میں نہ ہوں تو کچھ نہیں میں نہ تھا تو کچھ نہ تھا

میں ہوں حُسن آفریں

ہیں تمام شعبدے

جو ہر نگاہ کے

آفتاب، ماہتاب، اور نجوم بے حساب حسن کی کتاب کے پارہ ہائے برق تاب

ان میں دیکھتا ہوں حُسن

دیکھتا رہا ہوں حُسن

میں ہوں حسن آفریں + میں نہ تھا تو کچھ نہ تھا

میں نہ ہوں تو کچھ نہیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ماہر

برکھا رُت میں

پھر حسینوں کی طبیعت لاجونتی ہو گئی
تھی جو سادی ساری ساری وہ بسنتی ہو گئی

کالی کالی اور سنوالی گھٹائیں چھا گئیں
یا سیہ پریاں فضا میں بال کھولے آ گئیں

برق کی آواز پر ابرِ سیہ مرنے لگا
چوٹیوں سے کوہ کی سرگوشیاں کرنے لگا

پتی پتی ڈالی ڈالی کا نیا عالم ہُوا
اور سے کچھ اور اِک اِک قطرۂ شبنم [ہُوا] ہُوا

یوں نکل آئے شجر پہنے زمرد کی عبا
جیسے کیف وجد میں ہوں مست [ملّا] صانِ خدا

دوب نے مخمل بچھایا ہے پرِ طاؤس کا
رنگِ سبزہ نے اُڑایا تختِ کیکاؤس کا

جلال الدین اکبر

ایک تصویر کو دیکھ کر

کسی کا آئینہ خانہ نگاہ پرور ہے
کہ جلوہ ریز وہاں اک بہشت پیکر ہے
وہ حسن جس کی چمک ضوفشانِ دنیا ہے
کوئی کہے کہ مئے ارغوان موج میں ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ دلکشی کہ رُخِ ماہ زرد ہوتا ہے
یہیں تو جلوۂ خورشید گرد ہوتا ہے
بہشت زار ہے یہ حسنِ نازنیں اس کا
بنا ہے نور سے یہ جسمِ مرمریں اس کا
مصوروں کی نظر دیکھ کر پریشاں ہے
سمن فروشِ نظر ہے کمر تک عریاں ہے
فروغِ حُسن ہے یا رنگ و بُو کا طوفاں ہے
کوئی کہے کہ مجسم بہارِ خنداں ہے
مہک اُٹھی ہیں ہوائیں وفورِ خوشبو سے
چمک اُٹھی ہیں فضائیں نگاہِ جادو سے

ـــــــــــــ

شفقِ صبح

بہارِ صبح عجب دل فروز منظر ہے　　　ہوائیں مشک فشاں ہیں فضا معطر ہے
شفق کے رنگ سے لبریز چرخِ اخضر ہے　　　کوئی کہے کہ یہ موجِ شرابِ احمر ہے

جھلک پڑے ہیں ستاروں کے جام بلوریں
تو سطحِ چرخ ہوتی ہے شراب سے رنگیں

یہ خواب ہے کہ طلسمِ خیال ہے کیا ہے؟　　　ریاضِ خلد کا رنگِ جمال ہے کیا ہے؟
یہ غیرتِ شب کا [illegible] وصال کیا ہے؟　　　[illegible] نگاہ کی جذبِ کمال ہے کیا ہے؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بلندیوں پہ یہ رنگین مکان کیسا ہے
جہان بھر سے انوکھا جہان کیسا ہے

طلسم رنگ کہے مستیٔ بہار کہے — رُخِ نگار کہے، قصرِ زرنگار کہے
بلند بام کہے، آسماں وقار کہے — جو دیکھ لے کوئی شاعر تو لالہ زار کہے

فروغ نور سے کل کائنات رنگین ہے
مگر عروسِ فلک کو خیال تزئیں ہے

ہے سطح آب کی گہرائیوں میں طورِ شفق — بہارِ موج پہ رقصاں ہے عکس نورِ شفق
ہر ایک چیز ہے غرق مئے طہورِ شفق — ہر ایک چیز پہ طاری ہوا سرورِ عشق

چھلک رہی ہے یہ مینائے رنگ و بو گویا
شراب نوش ہے دُنیائے رنگ و بو گویا

شفق کا سُرخ سا آنچل نظر کی جنت ہے — وہ رنگ ہے کہ عیاں رنگ حسنِ فطرت ہے
لطافتوں میں شفق حاصل لطافت ہے — ہجوم کیف ہے دل پر وفورِ عشرت ہے

تاثراتِ ہجوم سرور میں گُم ہیں
تصوراتِ ہجوم سرور میں گم ہیں

کسی کی یاد ہے دنیائے دل میں عنبر بیز — کسی کی یاد ہے دنیائے عشق میں گل ریز
خیال پرور و کیف آشکار و عشرت خیز — بہار پیکر و درد آشنا و مہر انگیز

کسی کے حُسن کے جلوے نہاں ہیں آنکھوں میں
بہارِ عشق کی رنگینیاں ہیں آنکھوں میں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نظم

اَبرِ بہار

ہو گیا بیدار عالم آگئی فصلِ بہار — پڑ گئے باغوں میں جھولے گا رہے ہیں سب ملہار
کھِل گئے گلہائے رنگیں لہلہائے سبزہ زار — کوئلوں کی کوک نے ڈالی ہے دنیا میں پکار

بُلبلوں کے چہچہوں سے بوستاں پُرشور ہے
میکشوں کے جمگھٹوں سے اِک جہاں پُرشور ہے

مستیاں پیدا ہیں گلشن کے در و دیوار سے — لغزشِ پا کا مزا پُوچھے کوئی مے خوار سے
ٹپکی پڑتی ہے جوانی پھُول کی ہر خار سے — اِک سماں ہے نغمہ ہائے عندلیبِ زار سے

سازِ ہستی بج رہا ہے ابر کی رفتار پر
دوڑتے ہیں نغمۂ دلکش ہوا کے تار پر

ابر میں سے ہے چراغِ زیرِ داماں کی طرح — دھیمی دھیمی روشنی ہے داغِ پنہاں کی طرح
جلوہ گر پردے میں ہے شمعِ شبستاں کی طرح — چاہ میں بیٹھا ہے چھُپ کر ماہِ کنعاں کی طرح

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

جھانک لیتا ہے جو یہ پردہ اٹھا کر دور سے

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دفعتہً معمور ہو جاتی ہے دُنیا نور سے

آسماں پر ابر اندھیری رات میں چھایا ہُوا
چاند کا چھپنا نکلنا دل کو دیتا ہے مزا

ٹھنڈی ٹھنڈی چار جانب سنسناتی ہے ہَوا
دُور تک جاتی ہے سنّاٹے میں نغموں کی صدا

اپنے اپنے رنگ میں سب اہلِ محفل مست ہیں
شاخِ گل پر پہلوئے گل میں عنادل مست ہیں

عزیز

طلوعِ خورشید

جگہ پردۂ شب میں تاروں نے پائی
کھلا وقفِ شرحِ قدرت نمائی

بڑھا نور دریا میں اک لہر آئی
شفق نے ادھر سرخ برق دکھائی

ہوئی صبح تاثیر میں آہ ڈوبی
اُدھر بحر میں کشتیٔ ماہ ڈوبی

تجلی نے کی اپنی صورت نمائی
بڑھی نہر میں اور بھی کچھ صفائی

نمایاں ہوا ایک قرصِ طلائی
ادھر جگمگائی خدا کی خدائی

کیا کیسۂ زر کو گردوں نے خالی
چمکتی ہوئی اشرفی اک نکالی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

---

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ناظر

جوگی

کل صبح کے مطلعِ تاباں سے　　جب عالم بقعۂ نور ہوا
سب چاند ستارے ماند ہوئے　　خورشید کا نور ظہور ہوا
مستانہ ہوائے گلشن تھی　　جانانہ ادائے گلبن تھی
ہر وادی وادیٔ ایمن تھی　　ہر کوہ پہ جلوۂ طور ہوا
جب بادِ صبا مضراب بنی　　ہر شاخِ نہال رباب بنی
شمشاد و چنار ستار بنے　　ہر سرو و سمن طنبور ہوا
سب طائر مل کر گانے لگے　　عرفاں کی تانیں اُڑانے لگے
اشجار بھی وجد میں آنے لگے　　دِل کش وہ سماعِ طیور ہوا
سبزے نے بساط بچھائی تھی　　اور بزمِ سرور سجائی تھی
بن میں گلشن میں آنگن میں　　فرشِ سنجاب و سمور ہوا
تھا دِل کش منظرِ دشت و جبل　　اور چال صبا کی مستانہ
اس حال میں ایک پہاڑی پر　　جا نکلا ناظرِ دیوانہ

چیلوں نے جھنڈے گاڑے تھے　　پربت پر چھاؤنی چھائی تھی
تھے خیمے ڈیرے بادل کے　　کہرے نے قنات لگائی تھی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS,MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یاں برف کے تودے گلتے تھے — چاندی کے فوّارے چلتے تھے
چشمے سیماب اُگلتے تھے — نالوں نے دُھوم مچائی تھی
یاں قُلۂ کوہ پہ رہتا تھا — اِک مست قلندر بیراگی
تھی راکھ جٹوں میں جوگی کی — اور انگ بھبُوت رمائی تھی
تھا راکھ کا جوگی کا بستر — اور راکھ کا پیراہن تن پر
تھی ایک لنگوٹی زیبِ کمر — جو گھٹنوں تک لٹکائی تھی
سب خلقِ خُدا سے بیگانہ — وہ مستِ قلندر دیوانہ
بیٹھا تھا جوگی مستانہ — آنکھوں میں مستی چھائی تھی

میاں بشیر احمد

آب جو

اے صدائے کوہسار اے آبجوئے نغمہ خواں — اے بہارِ حسن لے آئینۂ صد گلستاں
قطرے قطرے میں ترے پوشیدہ ہے اک سازِ برق — تیری ہر جنبش سے ہے گویا عیاں اندازِ برق
کس قدر پُرسوز و درد انگیز تیرا راگ ہے — بجھ نہیں سکتی جو پانی سے بھی یہ وہ آگ ہے
گلشنِ ہستی میں گو بہنے پہ تو مجبور ہے — اپنی مجبوری پہ لیکن کس قدر مسرور ہے
جی میں آتا ہے کٹے صحبت میں تری زندگی — دور کر دے میری ظلمت کو تری تابندگی
آب جو میں تری موسیقی پہ سر دھنتا رہوں — سنگریزے ترے ساحل پہ سدا چنتا رہوں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اردو مرکز لاہور

میاں بشیر احمد بی اے (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا اڈیٹر ہمایوں لاہور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہو کے آئینِ عمل کے راز سے آگاہ ہیں
دیکھ لوں آنکھوں سے اپنی زندگی کی راہیں

ارشد

سُہا

مختصر ہستی سے اپنی جو درخشاں تو ہے — ایک معیارِ بصیرت پئے انساں تو ہے
بزمِ انجم کے لئے ننھا سا مہماں تو ہے — نقطۂ نورِ دل وسعتِ امکاں تو ہے

اہل نظارہ پہ طاری جو یہ تاثیریں ہیں
تجھ میں کیا برقِ سرِ طور کی تنویریں ہیں

خرطِ رفعت سے، چراغ تہ داماں ہے کبھی — شب کے کاشانہ میں اک شمع فروزاں ہے کبھی
سامنے ہوتے ہوئے آنکھ سے پنہاں ہے کبھی — نگہِ شوق کے مرکز پہ نمایاں ہے کبھی

دُور سے جلوۂ اُمید نظر آتا ہے
ذرہ بن کر کہیں خورشید نظر آتا ہے

کبھی پرتو میں ترے ابر کی سیمینی ہے — کبھی منظر میں ترے برق کی زرینی ہے
خودنمائی ہے کبھی اور کبھی خودبینی ہے — پھر بھی ہستی تری مستغنیِ رنگینی ہے

آئینہ آٹھ پہر پیشِ نظر رہتا ہے
ساتھ تیرے، ترا چھوٹا سا قمر رہتا ہے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہم سمجھتے تھے نہیں کوئی مماثل تیرا — پاک جذباتِ حریفانہ سے ہے دل تیرا
اس بلندی پہ کہاں مدِ مقابل تیرا — کوئی کر سکتا نہیں اوج پہ حاصل تیرا

کھل گیا راز مگر یہ کہ ترا ثانی ہے
شانِ تمکین تری وابستۂ حیرانی ہے

منفرد تو نہیں اندازِ خود آرائی میں — اور بھی کوئی ہے پنہاں تری پیدائی میں
مستترِ رشک جو ہے نازشِ یکتائی میں — ایک لرزش ہے تقابل کی بھی رعنائی میں

اہلِ بینش سے تو مخفی نہیں مستور نہیں
منظرِ عام بھی لیکن تجھے منظور نہیں

ایسی پاکیزہ فضاؤں میں بھی مسموم ہے تو — لطف بشاشی کے احساس سے محروم ہے تو
ایک اندوہِ خفی رکھتا ہے مغموم ہے تو — آہِ خاموش کا صوت شدہ مفہوم ہے تو

حسرت آلودہ، ترا جذبۂ خود داری ہے
ہے سبک سیر، مگر وقفِ گرانباری ہے

خلوتِ غم سے نکل محفلِ ہستی میں در آ — کرۂ ارض کی ہنگامہ پرستی میں در آ
شوقِ رفعت سے گذر، عالمِ پستی میں در آ — چھوڑ بزمِ فلک انسانوں کی بستی میں آ

دلِ عاشق میں سما نقشِ سویدا بن کر
رونقِ حسن ہو، خالِ رُخِ زیبا بن کر

۱۹۷۶

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ذوقی

باغباں کی لڑکی

ترا اندامِ سیمیں مخزنِ حسن و لطافت ہے
قیامت کا اثر پنہاں ہے چشمِ بے محابا میں
تری عصمت ابھی ناواقفِ لطفِ محبت ہے
تری سیرِ نظر محصور ہے پھولوں کی دنیا میں

تبسم رقص کرتا ہے ترے لبہائے لعلیں پر
تری زلفِ سیہ شانوں سے ہم آغوش رہتی ہے
بہاریں صدقہ ہوتی ہیں ترے رخسارِ رنگیں پر
تجلی تیرے جلووں کی وبالِ ہوش رہتی ہے
بہت پُر لطف ہے تیرے سکوتِ ناز کا منظر!
نگاہیں گفتگو کرتی ہیں تو خاموش رہتی ہے

ترے جذباتِ دل بیگانۂ عشق و محبت ہیں
تری معصومیت زینت دہِ حسنِ مجازی ہے،
تری رعنائیاں پروردۂ حسن و لطافت ہیں
تری رنگینیٔ رخسار صرفِ جلوہ سازی ہے،

جگر

پپیہا اور پی کہاں

سنا ہے پیپل کی ٹہنی پہ پپیہا آکے [illegible] [illegible] کس کو درد سے پی کہاں کہہ کر؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نالہ کش ہے فرقتِ دلبر کا صدمہ پا کے کون
"پی کہاں" رٹتا ہے تنہائی سے یوں گھبرا کے کون

کون خارِ دشتِ وحشت ہے پئے دامانِ ہوش
کس کی یہ آواز ہے غارت گرِ سامانِ ہوش

کس نے دل کی ٹیس کو اک آن میں چمکا دیا؟
کس نے اک دمِ آتشِ خاموش کو بھڑکا دیا؟

دفعتہً کس نے دلِ پُر درد کو برما دیا؟
کس نے کہکر "پی کہاں" اک بارگی تڑپا دیا؟

تو پپیہے! کیا ہے؟ اک درسِ فنا آموز ہے
"پی کہاں" تیری شرارِ برقِ ہستی سوز ہے

آمدِ فصلِ بہاری کی خبر دیتا ہے تو
مژدۂ ایامِ عشرت در بدر دیتا ہے تو

سر کو سودائے جنوں انگیز گر دیتا ہے تو
جامِ دل کو بادۂ مستی سے بھر دیتا ہے تو

تیرے آنے سے ہوا معلوم آغازِ بسنت
"پی کہاں" سے آرہی ہے صاف آوازِ بسنت

"پی کہاں" سے تو نے دامانِ ہوا کو بھر دیا
اک سرورِ روح پرور سے فضا کو بھر دیا

نشۂ صہبا سے ہر صوت و صدا کو بھر دیا
کیفِ مے سے عرصۂ ارض و سما کو بھر دیا

اے پپیہے! ساقیِ خمخانۂ مستی ہے تو
"پی کہاں" کی لے سے سازِ نغمۂ ہستی ہے تو

صفحۂ ہستی پہ رنج و غم کی تو تحریر ہے
کاشفِ اسرارِ جانبازی تری تقریر ہے

تیری آوازِ فغاں اک نالۂ شبگیر ہے
اے پپیہے! تو سراپا درد کی تصویر ہے

قطرۂ اشکِ تمنا خونِ صد ارمان ہے تو
مشہدِ امید و حسرت کشتۂ حرماں ہے تو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اپنے جسمِ ناتواں پر تجھ کو رحم آتا نہیں
پُھک رہے ہیں جان و دل لیکن تو گھبراتا نہیں

فصلِ گل میں اک نفس آرام تو پاتا نہیں
تجھ سے بے فریاد و بے شیون رہا جاتا نہیں

مُشتِ پر ہستی تری اور اس پہ یہ سوزِ فراق
پُھونک دے تجھ کو نہ تپ سے گرمیٔ روزِ فراق

دوپہر ہو شام ہو یا رات ہو یا ہو سحر
چاہے وہ کوئی گھڑی ہو چاہے وہ کوئی پہر

تیز بارش ہو کہ بارش سے ہوا ہو تیز تر
تجھ کو بادل کی گرج کا ڈر نہ بجلی کا خطر

مُنھ کھلا رہتا ہے تیرا "پی کہاں" کے واسطے
دِل مِلا ہے تجھ کو فریاد و فغاں کے واسطے

ہے زبان سوزِ دروں کی ترجمانی کے لئے
چشمِ پُرنم سیلِ گریہ کی روانی کے لئے

سینۂ بریاں طپش ہائے نہانی کے لئے
زندگی تیری ہے سوزِ جاودانی کے لئے

بیقراری سے نگاہِ دیدۂ بسمل ہے تو
اضطراب اعضا میں ہے گویا خود اپنا دل ہے تو

کِتنا حسرت خیز ہے ظالم ترا اندازِ درد
چٹکیاں لیتی ہے رہ رہ کر تری آوازِ درد

مُردہ دِل کو ہے دمِ عیسےٰ ترا اعجازِ درد
ہر نفس ہمدردِ درد اور ہر صدا دمسازِ درد

نالۂ جاں سوز ہے آہِ دلِ ناشاد ہے
تو پپیہے! شمع خلوت خانۂ فریاد ہے

صوفیوں کی رہنما ہے تیری آوازِ فغاں
رندِ مشرب سیکھتے ہیں تجھ سے اندازِ فغاں

کاش زاہد پر بھی کھل جائے ترا رازِ فغاں
نعرۂ ہو کھینچ کر دکھلائے اعجازِ فغاں

اے پپیہے تو ہے خضرِ منزلِ دیوانگی
تجھ سے ہے پُرنور شمعِ محفلِ دیوانگی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

"پی کہاں" کی وہ صدائے دلکش اب آتی نہیں
تجھ سے میری روح اب اپنی غذا پاتی نہیں
تو ہے چپ تو کیا طبیعت تیری گھبراتی نہیں؟
پی کی یاد اب کیوں ترے دل پر ستم ڈھاتی نہیں

تیری فریاد و فغاں کی لے ہوا میں مل گئی
اک صدائے سوز تھی سازِ فنا میں مل گئی

ننگ و غیرت کے فریبوں میں نہیں آتا ہے تو
ہوک اٹھتی ہے ترے دل میں تو چلاتا ہے تو
سوزِ پنہاں سے جگر میں آگ بھڑکاتا ہے تو
خود ہی اپنی آتشِ دل سے جلا جاتا ہے تو

دردِ دل تیرا نہیں شرمندۂ احسانِ ضبط
پھونک ڈالا آہِ آتش بار نے سامانِ ضبط

پھر گھٹائیں اودی اودی آسماں پر آگئیں
پھر ترے سر پر بلائیں کالی کالی چھا گئیں
آکے پھر بے چینیاں تیرے جگر کو پا گئیں
اٹھ کے پھر ہوکیں دلِ مضطر ترا برما گئیں

پھر وہی رٹ ہے تری غارت گرِ سامانِ جان
"پی کہاں" "پھر پی کہاں" "پھر پی کہاں" "پھر پی کہاں"

خوش نما ہے ابر و برق و باد و باراں کا سماں
دل کشا ہیں آسماں پر نیلی نیلی بدلیاں
ہے بہت فرحت فزا کوئل کی یہ کوکو بھی ہاں
روح سب میں پھونکتا ہے تو یہ کہہ کر "پی کہاں"

کیفِ مستی بن کے ابر و باد میں شامل ہے تو
نو عروسِ فصلِ بارش کا پپیہا! دل ہے تو

ہو گئی کوئل بھی ہم آہنگ تیرے ساز سے
پتّی پتّی رقص کرتی ہے تری آواز سے
مست ہے خلقت تری صوتِ نوا پرداز سے
کس پہ کیفیت نہیں طاری ترے اعجاز سے

کر رہے ہیں وجد دونوں کیا زمیں کیا آسماں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہاں سُنائے جا پپیہے نغمۂ سازِ فغاں

آم کے گنجان باغوں میں یہ تو بولا کہیں ابرِ غم میں گھر کے بارو تی ہے کوئی نازنیں

سُننے والوں کے دلوں پر برچھیاں سی چل گئیں ہوگئی بیزار قیدِ جسم سے جانِ حزیں

گو کہ برمانی ہے دل کو آہ! آوازِ فغاں

جان کو ہے جان سے پیاری مگر یہ "پی کہاں"

رو رہا ہے آہ بھر بھر کر کسی کی یاد میں درد ہے نالوں میں تیرے سوز ہے فریاد میں

جوشِ اُلفت بھر گیا تیرے دلِ ناشاد میں تو ہے اک عشقِ مجسّم عالمِ ایجاد میں

اے پپیہے! مایۂ نازِ غمِ ہستی ہے تو

"پی کہاں" سے نغمۂ سازِ غمِ ہستی ہے تو

کس کے دردِ ہجر سے دن رات چلّاتا ہے تو؟ کس کے آزارِ محبت میں گھلا جاتا ہے تو؟

کس کی لو میں جل کے مُنہ سے آگ برساتا ہے تو؟ کس کے غم میں ہر گھڑی خونِ جگر کھاتا ہے تو؟

تو پپیہے! آہ! کس کا کُشتۂ بیداد ہے

کون ہے وہ پی؟ جو وجہِ نالہ و فریاد ہے

کس کی خاطر یہ ترا سوز و گدازِ عشق ہے؟ کون وہ معشوق ہے جس سے نیازِ عشق ہے؟

کیا بہارِ فصلِ گل ہنگامہ سازِ عشق ہے ٹہنی ٹہنی پر جو شورِ دل نوازِ عشق ہے

جلوہ گر کو تو نے جلوے سے جدا سمجھا نہیں

محملِ لیلیٰ نگاہوں میں تری پردا نہیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

عابد

نورِ سحر

گردوں کا وہ رنگ ماہتابی
وہ نورِ سحر کی لاجوابی
طائر سب چہچہا رہے ہیں
یا حمد کے گیت گا رہے ہیں
کیا ظلمت و نور مل رہے ہیں
باغوں میں پھول کھل رہے ہیں
نکھرا ہوا باغ تازگی میں
ڈوبا ہوا دل شگفتگی میں
ذرّے پُر نور ہو گئے ہیں
یعنی سب طور ہو گئے ہیں
وہ چشمۂ آب کا ترنّم
وہ فطرتِ حسن کا تبسّم
ہلکی ہلکی سی نور پاشی
لائیگی کہاں سے "صبح کاشی"
پودے شبنم سے تربتر ہیں
شفّاف یہ کس قدر گہر ہیں
موتی شبنم کے کُھل گئے ہیں
چہرے پھولوں کے دُھل گئے ہیں
یہ حسنِ خیال کا تماشہ
یہ شب کے زوال کا تماشہ

ہے عکس فگن جمالِ ہستی
ہے نورِ سحر کمالِ ہستی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

عارف

دریائے راوی

ہے سکوتِ شب میں راوی ناز سے محوِ خرام
یا کوئی شمشیرِ صحرا میں پڑی ہے بے نیام

چاند کی کرنوں سے لہریں شوخیاں کرتی ہوئیں
ساحلِ خوددار کی اُلفت کا دم بھرتی ہوئیں

پتھروں سے بار بار آ آ کے ٹکراتی ہیں یہ
شاید اِس خاموش ویرانے میں گھبراتی ہیں یہ

کشتیاں ہیں نیل سطحِ آب پر بکھری ہوئی
کچھ اِدھر بکھری ہوئی ہیں کچھ اُدھر بکھری ہوئی

ہیں فضا میں منتشر آزاد ملاحوں کے گیت
کرتے ہیں دل پر اثر آزاد ملاحوں کے گیت

یہ کنارے پر مگر کس کا مزارِ پاک ہے
جس کے ماتم میں فرشتوں کا گریباں چاک ہے

یادگارِ عہدِ رفتہ ہے یہ ایوانِ کہن
ہے نمایاں ہر در و دیوار سے شانِ کہن

سو رہا ہے اس میں اِک خوابیدہ اخترِ تاجدار
خاندانِ مغلیہ کا عدل پرور تاجدار

صاف آتی ہے نظر ٹوٹی ہوئی بارہ دری
رو رہا ہوں دیکھ کر ٹوٹی ہوئی بارہ دری

ایک فرسودہ عمارت کے کھنڈر ہیں سامنے
کر دیا پامال جس کو گردشِ ایام نے

وہ کھجوروں میں نہاں ہے آصف الدولہ کی قبر
شکوہ سنجِ آسماں ہے آصف الدولہ کی قبر

اور اس کے متصل نورِ جہاں کی قبر ہے
کعبۂ اربابِ دل نورِ جہاں کی قبر ہے

ہیں یہ سب سامان اے دل تیری عبرت کے لئے
سرمۂ عرفاں ہے چشمِ بصیرت کے لئے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

فہمی

تنوعاتِ بہار

پھر جھوم کے وہ سحاب برسا اترائے چمن شباب برسا
یوں رحمتِ کردگار برسی پانی کے عوض بہار برسی
ہر قطرہ آب گل بدامن ہر بوند کی کف میں روح گلشن
شورش سے فضا ہوئی ہم آغوش
پانی سے خلا ہوئی ہم آغوش

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ظہیر

شبِ سیاہ

آخرِ سرما کی یہ پہلی اندھیری رات ہے ۔۔۔ ایک اِک ذرّے پہ طاری عالمِ ظلمات ہے
جس طرف دیکھو عجب اندھیر ہے چھایا ہوا ۔۔۔ پھر رہا ہے بادلوں میں چاند گھبرایا ہوا
ذرّہ ذرّہ پردۂ تاریک میں روپوش ہے ۔۔۔ قطرہ قطرہ تیرگیٔ شب سے ہم آغوش ہے
کس طرف دیکھیں کہاں جائیں کدھر ڈھونڈا کریں ۔۔۔ رہنما ہی جب نہیں کوئی نگاہیں کیا کریں

شہباز*

بہاو

اُدھر خرام البیلیوں سے ۔۔۔ چلا آبِ رواں اٹھکھیلیوں سے

* پروفیسر شہباز کی نظم اگرچہ اس سے پہلے درج ہونا چاہئے تھی۔ مگر یہ نظم ہمیں اس وقت ملی کہ اس مجموعہ کی ترتیب و کتابت ختم ہو چکی تھی اس لئے مجبوراً اسے یہاں درج کرنا پڑا ۔ ع ۔ ح

CC-0.Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE 2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کھلانا، کھیلنا، ہنسنا، ہنسانا   تھرکنا، ناچنا، گانا، بجانا

مٹکنا، جھومنا، تننا، اکڑنا،   گرجنا، گونجنا، بننا، بگڑنا

جھلکنا، جھلملانا، جگمگانا،   پھسلنا، لڑکھڑانا، ڈگمگانا،

دکھانا زور، غل کرنا، کڑکنا   مچانا شور، ڈانٹ اٹھنا، جھڑکنا

لپکنا، دوڑنا، پھرتی دکھانا   اچھلنا، کودنا، چکر لگانا،

اچکنا، پھاندنا، گرنا، لڑھکنا،   جھجکنا، روٹھنا، بھڑنا، بھڑکنا،

مچلنا، پاؤں پھیلانا، بلکنا،   سہمنا، کانپنا، رونا، سسکنا

لرزنا، تھرتھرانا، تلملانا،   بلکنا، بلبلانا، گڑگڑانا

سمٹنا، پھیلنا، مڑنا، مڑانا،   ابھرنا، ڈوبنا، اڑنا، اڑانا

کترنا، چھانٹنا، پرزے اڑانا   کچلنا، کوٹنا، چھکے چھڑانا

گریباں چاک کرنا، سر پٹکنا   رگڑنا ایڑیاں، دامن جھٹکنا،

کھسکنا، بھاگنا، رکنا، ٹھہرنا،   جھٹکنا، جھاڑنا، بننا، سنورنا،

لپٹنا، چھیڑنا، چھونا، چھلانا،   چھڑکنا، چھینٹنا، دھونا، دھلانا،

کبھی ڈنڑ پیلنا، جوڑی ہلانا،   کبھی خم ٹھونکنا، تیوری چڑھانا

پہاڑوں کا کہیں دامن دبانا   درختوں کی کہیں شاخیں چبانا

صدف میں گوہرِ نایاب بھرنا   گہر کی شیشیوں میں آب بھرنا

الجھنا خار سے، گل سے اٹکنا   پچکنا، پھولنا، دبنا، سٹکنا،

کٹر بجرے کو مرغابی بنانا   بشر کو مردمِ آبی بنانا

بھلانا، بھولنا، پینگیں بڑھانا،   کڑکنا، چیخنا، تانیں لگانا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بہک پڑنا، سنکنا، سنسناتا ۔ اُچک پڑنا، لپکنا، دندناتا
بڑھاتا ہر طرف سوجوں پہ موجیں ۔ چڑھاتا چار سو فوجوں پہ فوجیں
گراتا، بھبکنا، چِنتا، اُٹھاتا ۔ چمٹتا، چومتا، پلنا، سماتا
کبھی پتھّر سے ٹکراتا ہُوا سر ۔ کبھی ذرّوں پہ چمکاتا ہُوا زر
نگینے سنگ ریزوں کے بناتا ۔ طلسمی سُرمہ آنکھوں میں لگاتا
ہزاروں تازہ دم چشموں سے مِلتا ۔ کروڑوں پیارے ہم چشموں سے مِلتا
جلو میں ندّیوں نالوں کو لیتا ۔ کروڑوں کِشتیاں اُلفت کی کھیتا

بنا آبِ رواں اِک قلزمِ جوش
ہوا آخر سمندر سے ہم آغوش

خلیق

برسات کی بہار

موتی برسانے کو آئی ہے گھٹا ساون کی ۔ ابرِ دُربار نے باندھی ہے ہوا ساون کی
زیب بر سبزۂ تر کے ہے قبا ساون کی ۔ روئے گلشن سے برستی ہے فضا ساون کی
جلوۂ رحمتِ حق بنکے بہار آئی ہے ۔ فصلِ گُل ساتھ لئے پھولونکے ہار آئی ہے
گلشنِ دہر پہ ہے سایہ دامانِ بہار ۔ پردۂ غیب سے ظاہر ہوئے سامانِ بہار
چشم بد دور دوبالا ہے نہ کیوں شانِ بہار ۔ بارشِ ابرِ کرم بن گئی ہے جانِ بہار

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

غیرتِ دامنِ گلزار بیاباں ہوئے — یعنی جنگل میں بھی منگل کے ہیں ساماں ہوئے

ابرِ رحمت کے جو چھینٹوں سے زمیں ہے سیراب — کہیں کھیتی ہے ہری ہیں کہیں جنگل شاداب

ہیں بصد جوش کہیں آپے سے باہر تالاب — لبِ دریا ہیں کہیں پھول کنول کے خوش آب

جھولتے ہیں سمن اندام کہیں جھولوں میں — ڈالیاں نخل کی ملتی ہیں کہیں پھولوں میں

جس طرف دیکھئے آتی ہے نظر ہریالی — پتہ پتہ ہے ہرا سبز ہے ڈالی ڈالی

پھول کی بادۂ شبنم سے بھری ہے پیالی — چشمِ نرگس بھی ابھی دور کی ہے متوالی

مستئ حسن کے ہیں نازِ بہارِ گل میں — نشہ مے کے ہیں انداز بہارِ گل میں

دستِ مشاطۂ قدرت نے کیا ہے جو سنگار — آب آئینہ سے بڑھ کر ہے رخِ گل کا نکھار

قابلِ دید ہے غنچوں کے تبسم کی بہار — سیرِ گلشن سے خلیق ہوتی ہیں آنکھیں سرشار

موسمِ گل میں ہیں یہ زینت غضب کے جلوے — حق تو یہ ہے کہ ہیں یہ قدرتِ رب کے جلوے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اردو مرکز کی خدمات کے متعلق

مشاہیر ملک کی رائیں

خان بہادر ڈاکٹر سر محمد شفیع کے سی ایس آئی سی آئی ای

ایل ایل ڈی۔ ڈی لٹ سابق وزیر تعلیم گورنمنٹ ہند

مزنگ روڈ لاہور

۱۸ اکتوبر ۱۹۲۷ء

میں مولینا تاجور نجیب آبادی پروفیسر ڈی ایس کالج کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے اردو مرکز کی مطبوعہ چند جلدیں ہدیہ کرکے اس بات کا موقعہ دیا کہ میں اس نئی تحریک کے مقاصد اور کام کے متعلق رائے قائم کرسکوں۔ یہ جلدیں اردو مرکز کے مقصد اول یعنے "اردو لٹریچر کے ذخیرۂ بیکراں میں سے اس جاندار اور مفید حصّہ کو جو محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ حتی الامکان تاریخی ترتیب کے ساتھ مجلدات میں شائع کرنا" کے حصول میں احتیاط کے ساتھ مرتب کرنے کے بعد شائع کی گئی ہیں اور اردو لٹریچر میں یقیناً ایک قابل قدر رتبہ حاصل کریں گی۔ اردو نظم ونثر میں سے جس طرح مضامین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وہ نہایت مستحسن ہے۔ اور ان اشاعات کو دلچسپ بنانے کے لئے مختلف مصنفین اور شاعروں کی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

خوشنما تصاویر مضامین کی خوبی کو دوبالا کرتی ہیں۔ میں اُردو مرکز کو اُن کے مساعی جمیلہ کی اس کامیاب ابتدا پر مبارکباد دیتا ہوں۔ میری رائے ناقص میں اہلِ زبان و دیگر شائقین اردو کا فرض ہے کہ اِس تحریک کو کامیاب بنانے میں امداد کریں۔

خان بہادر شیخ سر عبدالقادر بی اے بار ایٹ لاء

اُردو مرکز لائبریری

ادب اردو کے بہترین نمونے ایک سلسلہ کتب کی صورت میں شائع ہوئے ہیں۔ اور اِس سلسلے کا نام "اردو مرکز لائبریری" رکھا گیا ہے۔ نام تو ایسا خوبصورت نہیں۔ مگر سلسلہ خود بہت پسندیدہ ہے۔ کچھ عرصہ ہؤا۔ مولینا تاجور صاحب نجیب آبادی کی کوشش سے ادیبوں کی ایک جماعت لاہور میں قائم ہوئی جس نے یہ تہیہ کیا۔ کہ اردو نظم و نثر کے علمی و ادبی خزانے سے کچھ بے بہا چیزیں یکجا کر کے اردو خوان دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اِس مرکز کا نام "اردو مرکز" تجویز ہؤا۔ صوبجات متحدہ سے بعض نامور ادیب بھی آکر مولینا تاجور اور ان کے رفقائے پنجاب کے شریک کار ہوئے۔ اور انہوں نے نہایت جانفشانی سے نظم و نثر کے عمدہ انتخابات فراہم کئے۔ ان کی کوشش کا نتیجہ فی الحال تین جلدوں میں شائع ہو

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہے۔ ان میں ایک سلسلہ گیارہ جلدوں کا ہے۔ جس میں مختصر فسانے یا فسانوں کے ٹکڑے ہیں۔ دوسرا سلسلہ تیرہ جلدوں کا ہے۔ اس میں مرثیوں کے ایسے حصّے ہیں۔ جو عام ادبی دلچسپی کے لحاظ سے نظم اردو کی جان ہیں۔ ۶ جلدیں دیگر اصناف نظم کے انتخابات کے لئے وقف کی گئی ہیں اور ایک جلد میں زمانۂ حال کے ایک نامی ادیب جناب جگت موہن لال صاحب رواںؔ کی رباعیات ہیں ہر جلد بالاوسط کوئی ڈیڑھ سو صفحے کی کتاب ہے جس میں کاغذ کتابت اور چھپائی کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔ اور ہر کتاب میں مشہور مصنّفین اردو کی تصویریں ہیں۔ جو اس کی دلآویزی کو بڑھاتی ہیں۔ ہر سلسلے کی پہلی جلد کے شروع میں اس مضمون کے متعلّق ایک دلچسپ دیباچہ ہے۔ اِن خصوصیات کے لحاظ سے یہ "لائبریری" اپنی طرز کا پہلا مجموعۂ کتب ہے۔ جو ہندوستان میں شائع ہوا ہے امید ہے کہ صاحبانِ ذوق اسکی قدردانی میں ویسی ہی فراخ حوصلگی دکھائینگے جس قدر اسکے جمع کرنے والوں اور شائع کرنے والوں نے دکھائی ہے۔ اس کی اشاعت کا بوجھ تمام تر "میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز" کے علم دوست اور مستعد مالکان نے اپنے ذمّہ لیا ہے۔ اور اس سلسلے کو دل پذیر بنانے کے لئے انہوں نے دل کھول کر روپیہ خرچ کیا ہے۔ ادب اردو پر اُن کا یہ احسان قابل قدر ہے۔ اور مولینا تاجور اور ان کے رفقائے کار کی یہ ادبی خدمت اردو زبان کے سب دوستوں اور خیرخواہوں کے دلی شکریہ کی مستحق ہے۔

اُردو مرکز کے اراکین وقتاً فوقتاً اِس تجویز کے متعلق انتخابات کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیتے رہے ہیں اور گو مجھ سے کوئی معتدبہ خدمت اِن کی بن نہیں

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پڑی۔ تاہم یہ میرے لئے باعث مسرت ہے۔ کہ ایسے مفید کام میں شرکت کا موقع مجھے بھی میسر آیا ؛

خان بہادر نواب سید اشرف الدّین احمد۔ سی آئی۔ ای۔

ممبر لیجسلیٹو اسمبلی۔ فیلو کلکتہ یونیورسٹی

ملک کی مشہور علمی سوسائٹی " اردو مرکز لاہور" آنریبل سر عبدالقادر کی زیر ہدایت اور پروفیسر تاجور ایڈیٹر اخبار اتحاد کی زیر نگرانی اردو زبان کی جو گراں مایہ خدمات انجام دے رہی ہے۔ قابل صد ہزار تحسین و آفرین ہے۔ تمام اردو لٹریچر کا ترتیب تاریخی کو ملحوظ رکھ کر انتخاب کرنا در حقیقت اردو زبان کا ایک مکمل اور جامع انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے کے ہم معنی ہے۔

اردو مرکز کا یہ علمی پروگرام نہایت شاندار ہے۔ مگر اس سے زیادہ شاندار جماعت اردو مرکز کا نمود و شہرت سے دور رہ کر اس کام کی تکمیل کے لئے خاموش انہماک ہے۔

اردو دنیا عام طور پر اردو مرکز کی ہستی سے اس لئے بے خبر تھی۔ کہ اس سوسائٹی کی جانب سے لمبے لمبے رعب انگیز اعلان نہیں شائع کئے گئے تھے۔ اِن اعلانات کی بجائے اچانک اور غیر متوقع طور پر اس کے کام کی پہلی قسط تیس مجلدات کی صورت میں ملک کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ مجھے یہ مفید تالیفات دیکھنے کی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ میں کہہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سکتا ہوں کہ اردو مرکز اگر اپنی پوری زندگی میں بھی صرف یہی مجلدات شائع کرتا۔ تو وہ اپنے لئے عزّت دوام حاصل کر سکتا تھا۔ دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں لٹریچر کا انتخاب درحقیقت اُن زبانوں کی زندگی کا حامل ہوا کرتا ہے۔ اردو مرکز کے انتخابی نظام کے ذریعے اردو زبان کے شرائین میں روح زندگی پھونکی جا رہی ہے۔

اردو ادب کے اس پروگرام کی تکمیل پر اندازہ ہو سکے گا۔ کہ اردو زبان نے اپنے کس کس شعبے میں کیا کیا ترقیاں کی ہیں۔ اور کونسا شعبہ تشنۂ ارتقا ہے۔ اسی کے ساتھ اردو مصنفین اردو مرکز کے مجلدات کی موجودگی میں کتب خانوں کی حوصلہ شکن جستجو و تلاش سے بے نیاز ہو جائینگے۔ اردو دنیا اردو مرکز کی ان انمول اور بے پایاں خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ اسی کے ساتھ میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز کی فرم بھی جو اردو لٹریچر کے اس بے بہا انتخاب پر پانی کی طرح اپنا روپیہ صرف کر رہی ہے۔ تمام بہی خواہان اردو کے شکریوں کی مستحق ہے۔

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی

۱۸ر جنوری ۱۹۲۸ء

لاہور میں "اردو مرکز" کے نام سے ایک علمی اکاڈمی قائم ہوئی ہے جس نے اردو ادب کی خدمت کو اپنے ذمّے لیا ہے۔ اِس اکاڈمی کے اراکین یوپی اور پنجاب کے بعض سرگرم ادیب اور شاعر ہیں۔ اپنے دائرۂ عمل میں انہوں نے اردو ادب کی اشاعت کے کام کو سب سے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

زیادہ اہمیت دی ہے۔ چنانچہ اسوقت زرِ کثیر کے صرف سے انہوں نے ایک سلسلہ کتابوں کا شائع کرایا ہے جنمیں اُردو نظم و نثر کا عمدہ انتخاب مندرج ہے۔ حصّۂ نظم کے سلسلے کا نام "پیامِ زندگی" ہے۔ اور اس سلسلے میں اب تک تیرہ جلدیں چھپی ہیں جن میں لکھنؤ کے مشہور اساتذہ کے مراثی کے انتخابات بلحاظ مضامین کئے گئے ہیں۔ حصّۂ نثر کا سلسلہ "منتخب افسانے" کے نام سے موسوم ہے جس میں گیارہ جلدیں طبع ہوئی ہیں۔ اور ان میں زبان اُردو کے مشہور اور مستند افسانہ نویسوں کے نتائج طبع درج ہیں۔ میری رائے میں اس نظم و نثر کے انتخاب کرنے میں اراکین اُردو مرکز نے اپنی محنت اور عمدہ مذاق کا ثبوت دیا ہے۔ طباعت بھی اچھی ہے۔ اِن کا ارادہ ہے کہ آئندہ جو سلسلے شائع ہونگے ان میں اُردو ادب کے دوسرے شعبوں کے انتخابات درج ہوں گے۔ حتّٰی کہ علوم طبیعی اور فلسفی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ میرے خیال میں یہ سلسلۂ کتب پبلک کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ اور اُردو خواں نوجوانوں میں اُردو ادب کا اچھا اور صحیح مذاق پیدا کرے گا۔

میسرز عطر چند کپور اینڈ سنز جو اس سلسلۂ کتب کے پبلشر ہیں مستحق تحسین ہیں۔ کہ انہوں نے اشاعت کا سارا خرچ اپنے سر لیا ہے۔ اور اب تک وہ تیس جلدوں کی اشاعت میں (جیسا کہ ممبرانِ اردو مرکز کا بیان ہے) پچاس ہزار روپیہ کی خطیر رقم صرف کر چکے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

علامہ ڈاکٹر عبداللہ یوسف علی ایم اے ایل ایل ایم ایل ایل ڈی

مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے۔ کہ اُردو کی خدمت کے سلسلے میں اُردو مرکز قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کی مساعی جمیلہ کا پہلا نتیجہ دو درجن سے زیادہ مجلدات کی صورت میں پبلک کے سامنے آ رہا ہے۔ اُردو مرکز کے اغراض کی پوری تفصیل اس کے چیف ایڈیٹر مولینا تاجور کے عالمانہ مقدمے میں درج ہے۔ جو ہر سلسلہ مجلدات کی پہلی جلد کے شروع میں درج کیا گیا ہے۔ مولینا نے موثر الفاظ میں دکھلایا ہے۔ کہ اُردو کی موجودہ حالت اس قدر گری ہوئی کیوں ہے اس حالت کی اصلاح کے لئے اُنھوں نے جو تجویز سوچی ہے۔ وہ ہر طرح قابلِ تعریف ہے۔

مَیں نے مختلف سلسلوں کی بعض کتابوں کا سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے۔ منتخب افسانوں کے سلسلے میں گیارہ جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ ان میں مختلف مصنفوں کے مختصر افسانے درج کئے گئے ہیں۔ اِس سلسلے کی پہلی جلد میں ایک مقدمہ از جانب کارکنانِ اُردو مرکز دیا گیا ہے۔ جس میں افسانہ نگاری کی تاریخ اور ہندوستان میں اِس فن کے نشو و ارتقا نیز اس کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انتخاب کے اصول اور طریقہ ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ کارکنانِ اُردو مرکز نے بہت محنت و جانفشانی سے موجودہ افسانہ نگاروں کی تصنیفات کا انتخاب ناظرین کیلئے مرتب کیا ہے میری ذاتی رائے میں اِنکا طریقہ ترتیب کسی قدر قابل غور ہے۔ مگر ہر ذمہ دار جماعت اپنے خاص اصول کے مطابق اپنی تالیفات کو ترتیب دے سکتی ہے۔ اور اس کے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اصول کو مدِّنظر رکھتے ہوئے نتیجہ قابلِ اطمینان پایا جاتا ہے۔ اکثر مصنّفین کی تصویریں بھی کتاب میں دی گئی ہیں +

صنفِ مراثی میں آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اِس سلسلہ کے شروع میں مرثیہ گوئی کی اجمالی تاریخ اور مرثیہ کے عناصر ترکیبی پر مشتمل ایک مقدمہ درج ہے۔ ہر عنصر یا مضمون کے متعلق خاص خاص حصّے منتخب کئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک جلد شہادت حضرت امام حسینؑ کے متعلق دوسری اور تیسری حضرت عبّاس کے متعلق اور چوتھی اور پانچویں حضرت علی اکبر کے متعلق اور باقی تین جلدیں حضرات عون و محمدؑ اور حضرت حر کے متعلق مرتب ہو چکی ہیں +

ایک اور سلسلہ رباعیات کا ہے۔ جس کی پہلی جلد رباعیات رواں پر مشتمل ہے۔ اور کارکناں کا ارادہ ہے۔ کہ دوسرے شعرا کی رباعیات بھی پبلک کے سامنے پیش کی جائیں +

میری رائے میں ان مختلف سلسلوں کی اشاعت سے اُردو کی بڑی خدمت سرانجام دی گئی ہے۔ انتخابات سے ناظرین میں اس امر کا میلان بھی پیدا ہوگا۔ کہ مختلف مصنّفین کی مکمّل تالیفات کا مطالعہ کیا جائے۔ اور اس طرح اُردو ادبیات کا پورا لطف اُٹھایا جائے۔ میری رائے میں اصل کتاب کا مطالعہ بہ مقابلہ انتخابات کے زیادہ پُراثر ہوتا ہے +

مجھکو اس امر سے بھی نہایت مسرت ہوئی۔ کہ اِن مجلدات کے پبلشر زمیسرز عطرچند کپور اینڈ سنز نے ایک کافی سرمایہ اس کام پر صرف کیا ہے اگر ان کی حوصلہ افزائی ہوئی تو آئندہ اِن سے اردو کی خدمت کے متعلق اور بہت کچھ امید ہو سکتی ہے +

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant